امام مہدی علیہ السلام
اور
احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از کتبِ اہل سنت)

بحث و تحقیق

ڈاکٹر محسن نقوی

محمد علی غلام حسین الہ دین ٹرسٹ
اسلامک اورینٹیشن (مطبوعات)

نام کتاب	حضرت امام مہدیؑ
	(احادیث رسول اکرمؐ کی روشنی میں)
مولف	ڈاکٹر محسن نقوی
سال طبع	۲۰۰۱ء
ایڈیشن	اول
کمپوزنگ	ولایت علی آغا
	وقار گرافکس اینڈ لیزر کمپوزنگ
	عباس ٹاؤن، گلشن اقبال، کراچی
تعداد	۱۰۰۰
ہدیہ	

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

انسان فطری طور پر مطلب پرست واقع ہوا ہے۔ مطلب پرستی خود بری چیز نہیں۔ اس کی اچھائی یا برائی کا معیار وہ "مطلب" ہے جس کے حصول کے لیے انسان کوشاں ہو۔ اچھے مطلب کا حصول اور اس کے لیے جانکاہی مذموم نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: من کتب عنی علما او حدیثاً لم یزل یکتب له الأجر ما بقی ذالک العلم والحدیث

(کنز العمال، ج ۱، ح ۲۸۹۵۱، بحار الانوار، ج ۲، ص ۱۴۴، باب ۱۹)

یعنی جس نے میرے علم یا حدیث میں سے کچھ لکھا تو جب تک وہ لکھا ہوا باقی رہے گا لکھنے والے کے لیے اجر بھی لکھا جاتا رہے گا۔ اسی مطلب و مقصد کے حصول کے لیے اس ناچیز نے ایک اہم موضوع پر نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی تحقیق و تحریر شروع کی۔ ثمرۂ کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

امام مہدی علیہ الصلاۃ والسلام کے ظہور پر عقیدہ تمام فرق اسلامیہ کے ناقابل تردید عقائد میں سے ہے۔ گو کہ اس عقیدے کے جزئیات اور تفاصیل، خاص کر علامات و کیفیات ظہور میں اختلاف بھی ہے لیکن اس قدر متفقہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور اس کی بنیاد نبی کریم اروا حنالہ الفدا کی وہ کثیر احادیث ہیں جن کو علمائے اہل سنت نے اپنے مجامیع احادیث میں روایت کیا ہے یا منفرد کتب اسی موضوع پر تالیف فرمائی ہیں۔

اپنی بے بضاعتی و کم علمی کے باوجود ہزاروں کتابوں کے لاکھوں اوراق کے

مطالعے کے بعد قریباً تین سال کے عرصے میں یہ حقیر اس لائق ہوا کہ حاصلِ مطالعہ کو کتابی شکل میں آپ کے سامنے لا سکے۔ اس کا ایک ایک حوالہ اور ایک ایک سطر انتہائی ذمہ داری سے بار بار میزان نقد پر تول کر لکھی گئی ہے پھر بھی نادانستہ اغلاط کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے کرداروں کو اس طرح سے درست کریں کہ اگر ہماری زندگی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو تو وہ اپنے لشکر میں ہمیں بھی شامل فرمائیں۔ آمین

والسلام

ڈاکٹر محسن نقوی

۲۶ جون ۲۰۰۱ء، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق میری یہ کتاب ایک طویل تحقیقی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آپؑ کی ذات اور موجودہ زمانے میں آپؑ کے ''موجود'' ہونے پر عقیدہ بچپن سے گویا گھٹی میں پلا دیا گیا تھا، جس کے اثرات اب بھی میں اپنی ذات، فکر اور شعور میں واضح طور پر پاتا ہوں۔

مطالعے کے تسلسل نے شعور کو جو استقامت بخشی اس کے نتیجے میں ''عقائد کو علم'' میں تبدیل کرنے کا نظریہ راسخ ہو گیا اور یوں ایک نئے سفر کی ابتدا ہوئی جس کی اگلی منزلوں میں، میں عقیدہ علم میں اور علم تجربے میں بدلنے کی سعی کرنے لگا۔ اس سفر کی اذیتوں کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے محض عقیدے کی نہیں بلکہ علم و تجربے کی زندگی گزارنے کی کوشش شعوری طور پر کی ہو۔ اثنائے سفر میں خود میرا شعور، میرا عقیدہ، علم و تجربہ سب ہی شکست و ریخت کا شکار ہوتے رہے۔ لیکن میرا شعور ان خون آلود قدموں سے اس راہ پر چلتا رہا جس کی ایک منزل کو عقیدہ اور دوسرے کو علم اور تیسرے کو تجربہ یا وارداتِ شخصی کا نام دیا جا سکتا ہے۔

میں اس موضوع پر زیادہ گفتگو نہیں کرنا چاہتا صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امام مہدی علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق یہ کتاب میں نے اس وقت لکھنی شروع کی تھی جب آپ کے بارے میں یہ حقیر عقیدے سے آگے علم اور تجربے کی منازل پار کر چکا تھا۔ اس موضوع پر دیگر کتابیں زیرِ تحریر ہیں۔

مذاہب عالم میں ایک ''نجات دہندہ'' کا تصور ہمیں مختلف صورتوں میں ملتا ہے۔ لیکن اس کے بنیادی اجزاء تقریباً مشترک ہیں: (۱) دنیا بدی اور غلط کاری میں مبتلا ہوگی۔ خدائی احکامات کی خلاف ورزی ہوگی۔ عدل وانصاف کا خون ہوگا اور ظلم وستم کی راجدھانی ہوگی۔ (۲) ایک نجات دہندہ آئے گا جو بدی کی طاقتوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا۔ (۳) اسے کامیابی ہوگی، ظلم کا خاتمہ ہوگا اور عدل وانصاف قائم ہوگا یا خدا کی حکومت قائم ہوگی۔ مطالعہ مذاہب عالم میں اس پورے عمل کے لیے ''اس کاتھولوجی اینڈ مزیانک ہوپ'' Eschatology and Messianic Hope) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

یوم قیامت یا دنیا کے خاتمے کے متعلق مربوط تعلیمات سامی مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ یہودی ایک ایسے ''مسیحا'' کی امید لگائے بیٹھے ہیں جو کرۂ ارض پر امن وانصاف کے عہد کا آغاز کرے گا اور اس کا تعلق حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے ہوگا۔

مسیحیت کی تعلیم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی وہ مسیحا تھے جو لوگوں کی نجات کے لیے تشریف لائے اور آپ دوبارہ دنیا کے امتحان کے لیے تشریف لائیں گے۔ اس عقیدے کے تفصیلی وتشریحی پہلوؤں کے بارے میں عیسائیوں میں مختلف آراء وجود رکھتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ انصاف کے قیام کے لیے تشریف لائیں گے۔ (Premillennialism) جبکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ کی تشریف آوری برائی اور باطل قوتوں کے زوال کے بعد الٰہی حکومت قائم کرنے کے لیے ہوگی۔ (Postmillennialism) بعض حضرات ان دونوں نظریات کو رد کرتے ہوئے کتاب مقدس کے متعلق عبارتوں کی تشریح ''روحِ فرد''

کے روحانی انجام کے حوالے سے کی ہے۔

عقیدۂ آخرت اسلام کے اساسی تصورات میں سے ایک ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بالآخر وہ وقت آئے گا جب دنیا اپنے انجام کو پہنچے گی۔ ہر شے فنا ہو جائے گی۔ لوگوں کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور لوگ اپنے اعمال کی بنا پر جنت یا دوزخ کے حقدار ہوں گے۔

ہندومت، بودھ مت اور زرتشتی مذہب میں یہ تعلیمات موجود ہیں کہ دنیا ایک ''کائناتی دائرے'' سے گزر رہی ہے۔ اس دوران مذہب اور اخلاقیات کا زوال ہو جائے گا اور دنیا انتہائی بری صورتحال کا شکار ہوگی۔ اسے ''کالی یوگا'' یا ''زوالِ مذہب'' کا عہد کہتے ہیں۔ یہ عہد دائرہ مکمل ہونے کے بعد مذہب و عقیدے کا احیا ہوگا۔ یہ سنہری عہد ''کریتا کا عہد'' (Krita Age) کہلاتا ہے میتریا Maitreya اور زرتشتی کتابوں میں ساؤشیانت Saoshyant کہا جاتا ہے۔

ہزار سال بعد ایک مسیحا یا نجات دہندہ کی آمد کے تصور نے بہت سی مذہبی تحریکوں کو جنم دیا ہے اور بہت سی سیاسی تحریکیں اس کے زیر اثر رہی ہیں۔ بہت سے فرقے اس مستحکم عقیدے سے پیدا ہوئے کہ آخری گھڑی یعنی دنیا کے خاتمے کا وقت آ پہنچا ہے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ مسیحیت خود ایک ایسے ہی ''یہودی فرقے'' کے طور پر وجود میں آئی تھی۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ وقت قیامت انتہائی اہم ہے اور یہ کہ قیامت کسی بھی وقت برپا ہو سکتی ہے۔ بہائی فرقہ بھی اسی ''نجات دہندہ'' کی تحریک کے طور پر وجود میں آیا تھا۔ ''ظلم کے خاتمے'' کے عقیدے نے مظلوم عوام کے دل میں ہمیشہ نجات کی امید رکھی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ''ظلم و ستم'' کے دن گنے جا چکے ہیں اور نجات کی گھڑی بس آ گئی ہے۔ اس سے بعض خونی بغاوتوں نے

جنم لیا۔

مثلاً فلسطین میں (۱۳۵-۱۳۲ء) میں ''بار قوقبا'' (The Bar Kochba Rebellian) رومی حکومت کے خلاف یہودیوں نے اسی لیے برپا کی تھی کہ ان کے خیال میں یہودیوں کا راہنما ''مسیح موعود'' تھا۔

یورپی مزارعوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ موجودہ چرچ اور طبقۂ اشرافیہ ''ضد مسیح'' (Antichrist) کے مقاصد پورے کر رہے ہیں ''تابور'' اور ''منسٹر'' (Tabor and Muster) میں انقلابی تنظیمیں بنائیں۔ انیسویں صدی میں چین میں برطانوی سامراجیت کے خلاف جو ''تائی پنگ'' (Tai Ping) بغاوت ہوئی تھی وہ بعض خفیہ انجمنوں نے اسی عقیدے پر استوار کی تھی کہ ظلم کے خاتمے کا وقت آ پہنچا ہے۔

بیسویں صدی کے نصف اول میں افریقہ کے آزاد وغیرہ وابستہ چرچ اسی عقیدے کے نتیجے میں وجود میں آئے اور یورپی سامراجیت کے خلاف ایک خطرہ بنے رہے۔

غرض یہ کہ یہودیوں کے میسحا، عیسائیوں کے کرائسٹ، مسلمانوں کے امام مہدی، بودھوں کے میتر یا بودھ جینیوں کے ''میتیا'' وشنو ہندوؤں کے کالکی، زردشتی مذہب کے ساؤشیانت، کنفیوشس مذہب کے ''مرد حقیقت'' سب کے سب ایک عقیدے کے پرچار کرنے والے ہیں کہ ظلم کا خاتمہ ہوگا اور عدل و انصاف کی حکومت ہوگی۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود و ظہور کو دو پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اولاً اس کا مطالعہ سماجیاتی و عدانی نقطۂ نظر سے کیا جائے۔ یہ اس صورت میں

ممکن ہے جبکہ خود "مذہب" کو ایک سماجی ادارہ مانا جائے۔ ثانیاً اس کا مطالعہ ایک مذہبی عقیدہ اور حقیقت کے طور پر کیا جائے اور مذہب کو الھامی تسلیم کیا جائے اور ایک خارجی حقیقت مانا جائے۔ بہ حیثیت مسلمان ہم مذہب کے بارے میں مؤخر الذکر عقیدہ رکھتے ہیں لیکن اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ مذہب کیونکہ معاشرے میں ہی وجود رکھتا ہے۔ لہذا آہستہ آہستہ یہ ایک سماجی ادارہ بھی بن جاتا ہے۔

جس طرح سے دیگر عقائد اسلامیہ نے مسلم معاشرے میں سماجی ادارے بن کر سماج کو متاثر کیا ہے ویسے ہی عقیدہ ظہور مہدیؑ نے بھی معاشرے پر منفی یا مثبت اثرات مرتب کیے ہیں یا زیادہ صحیح یہ بات ہوگی کہ لوگوں نے اس عقیدے کو منفی اور مثبت دونوں طرح سے اختیار کیا ہے۔

امام مہدی علیہ الصلاۃ والسلام مثبت فکر رکھنے والوں کے لیے نہ صرف امید کی ایک کرن ہیں بلکہ یہ لوگ اپنے آپ کو اس امر کے لیے تیار کرتے ہیں کہ آپ کا ساتھ دے سکیں۔ آپ کی تشریف آوری کے لیے زمین ہموار کرنا اور آپ کے لیے اتنی جمعیت مہیا کرنا جو آپ کے شانہ بہ شانہ صرف باطل قوتوں سے جنگ ہی نہ کرے بلکہ حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے بعد آپ کے زیرِ فرمان رہ کر اس کی بقاء و ارتقا میں ممد و معاون ہو۔

جبکہ منفی سوچ رکھنے والے حالات سے دست کش ہو کر محض کفر و فسق ظلم و ستم کے فروغ اور انتہائی برے حالات کا انتظار کر رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ حالات کو ٹھیک کرنے یا اپنے آپ کو امام علیہ السلام کی نصرت کے لیے تیار کرنے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہی نہیں ہوتی۔ اب جیسا بھی امام علیہ السلام کا ظہور ہوگا تب ہی

حالات درست ہوں گے۔ اس منفی سوچ نے ایک بڑے طبقے کو بے عمل اور بے پرواہ بنا دیا ہے بلکہ حالات کو ٹھیک نہ کرنے کے جرم کی وجہ سے وہ ظلم و ستم کے فروغ کا سبب بن رہے ہیں۔

امام علیہ السلام کے بارے میں کچھ زاویہ ہائے نظر اور بھی ہیں مثلاً علمائے اہل سنت میں سے بعض کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ تشریف تو لائیں گے مگر وہ آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔ یعنی وہ آپ کی غیبت پر عقیدہ نہیں رکھتے۔

دوسری طرف علمائے اہل سنت کی ایک معتدبہ تعداد ایسی بھی ہے تو آپ کو زندہ و غائب مانتی ہے جیسا کہ اثنائے مطالعہ آپ پر واضح ہوگا جو کچھ متفق علیہ ہے وہ یہ کہ آخری دور میں جب زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی تو اہل بیت میں سے بنو فاطمہ میں سے امام حسینؑ کی اولاد میں سے ایک فرد قیام کرے گا جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر ہوگا اور وہ دنیا کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔

(الحدیث)

زیرِ مطالعہ کتاب میں اس ناکارہ نے انتہائی غیر جانبداری سے کام لیتے ہوئے امام مہدی علیہ السلام کی ذات و شخصیت سے نیز ظہور سے متعلق احادیث نبی کریمؐ، افاداتِ علما و محدثین مکمل حوالہ جات کے ساتھ جمع کر دی ہیں ان کا انتخاب اکابر علمائے اہل سنت کی کتب سے کیا گیا ہے۔

میں نے دانستہ طور پر علائم الظہور کو نظر انداز کر دیا ہے کیونکہ جو روایت ان بیانات پر مشتمل ہیں ان میں سے نوے فیصد (90%) احادیث صحیح سند سے ثابت نہیں ہیں۔

علمائے اہل سنت کی طرح شیعہ علمائے کرام نے بھی اس موضوع پر بلاشبہ ہزاروں کتابیں تحریر کی ہیں۔ اردو زبان میں معیاری کتابوں اور معیاری تراجم کی کمی ہے پھر بھی علی الکورانی، دستِ غیب، سید صدر، سید حسن ابطحی، ابراہیم امینی، طالب جوہری اور سید محمد عباس قمر زیدی کی کتابیں لائق مطالعہ ہیں۔ عربی و فارسی کتابوں کا ذکر کرنے کے لیے خود ایک کتاب کی ضرورت ہے۔

ائمہ علیہم السلام پر بحار الانوار کی متعلقہ جلدوں کے جو اردو تراجم کراچی سے شائع ہوئے ہیں۔ کاش اس میں صحتِ ترجمہ کا خیال رکھا جاتا۔ دیانت داری کا تقاضہ یہ تھا بیان و تشریح کی عبارتیں حذف نہ کی جاتیں پھر بھی جس حالت میں یہ طبع ہوا ہے نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے کے مصداق قابلِ تحسین ہے۔

امام مہدی علیہ السلام پر دیگر کتب کی تیاری جاری ہے جو جلد ہی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے مطالعے کی زینت بنیں گی۔ انشاء اللہ

میں ذاتی طور پر محترم علی رضا اللہ دین صاحب اور ان کے ٹرسٹ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کو اردو اور انگریزی زبان میں آپ حضرات تک پہنچانے میں تمام تر معاونت فرمائی۔

نیز میں حجۃ الاسلام والمسلمین، مصنف، مترجم، محقق سید ذوالفقار علی زیدی دامت برکاتہم کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے عدیم الفرصتی کے باوجود اس پورے پروجیکٹ کی نگرانی فرمائی۔

محترم سبطِ حسن صاحب انگریزی ترجمے اور کمپوزنگ کے لیے شکریے کے مستحق ہیں۔ خواہر صمعیہ عابدی برادرم مرتضیٰ عابدی اور ان کی اہلیہ کا بھی ممنون ہوں جن کی وقتاً فوقتاً معاونت سے میں یہ پراجیکٹ مکمل کر سکا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے

حسنات میں اضافہ فرمائے۔ کتب حوالہ کی جمع آوری ان سب کی معاونت کے بغیر ممکن نہ تھی جس پر زر کثیر صرف ہوا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

خادم علما

ڈاکٹر محسن نقوی

۴ جولائی ۲۰۰۱ء، کراچی

۸۶۹ء

تاریخ ولادت

حضرت بقیۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ ولادت کے بارے میں علمائے اہل سنت کا قریباً اجماع ہے کہ آپ ۱۵ شعبان المعظم ۲۵۵ھ مطابق ۸۶۹ء کو پیدا ہوئے۔

۱) علامہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے:

و کانت ولادته یوم الجمعة منتصف شعبان سنة خمس و خمسین و مائتین و ذکر ابن الارزق فی "تاریخ میا فارقین" أن الحجة المذکور ولد تاسع عشر ربیع الاوّل سنة ثمان و خمسین و مائتین و قیل فی ثامن شعبان سنة ست و خمسین و هو الأصح

(وفیات الاعیان، ج اول، ص ۴۷۱، ط بولاق بمصر)

آپ کی ولادت یوم جمعہ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو ہوئی۔ ابن الارزق نے "تاریخ میا فارقین" میں لکھا ہے کہ حجت مذکورؑ کی ولادت ۱۹ ربیع الاول کو ہوئی ۲۵۸ھ میں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۸ شعبان ۲۵۶ھ کو ولادت ہوئی۔ یہ قول صحیح ترین ہے۔

(انتھی کلامہ)

۲) علامہ ابن طولون الحنفی نے اپنی کتاب الشذورات الذہبیۃ فی تراجم الائمۃ الاثنی عشریۃ (ص ۱۱۷، بیروت) میں یوم جمعہ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ تاریخ ولادت لکھی ہے جس وقت آپ کے والد امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ آپ محض پانچ برس کے تھے۔

۳) کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے آپ کی شان میں عمدہ اشعار لکھنے کے بعد آپ کی پیدائش سامرہ (سر من رای) میں ۲۳ رمضان ۲۵۸ھ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ کا نام صیقل تھا یا حکیمہ تھا۔ آپ کا نام محمد، کنیت ابوالقاسم، القاب الحجہ، الخلف الصالح اور المنتظر ہیں۔

(مطالب السئول، ص ۸۹)

۴) ابن صباغ مالکی نے بھی آپ کی تاریخ پیدائش ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ ہی لکھی ہے۔

(الفصول المہمہ، ص ۲۷۳)

۵) العلامۃ محمد مبین الھندی فرنگی محلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ آپ کی ولادت ۲۳ رمضان کو سر من رائے (سامرہ) میں ہوئی اور ۲۷۶ء میں آپ کی غیبت ہوئی۔ اس بارے میں علما نے خاص طور پر کتابیں لکھی ہیں جن میں علامہ نعمانی کی کتاب الغیبۃ ہے۔ ابونعیم اصفہانی نے آپ کے بارے میں چالیس احادیث جمع کی ہیں۔ نیز شیخ ابوعبداللہ یوسف الکنجی الشافعی نے بھی ایک کتاب لکھی ہے "البیان فی اخبار صاحب الزمان"۔

(وسیلۃ النجاۃ، ص ۴۲۰، طبع گلشن فیض لکھنؤ)

۶) ابن حجر الہیثمی نے اپنی کتاب الصواعق المحرقۃ (ص ۱۲۴، ط مصر) میں لکھا ہے:

و لم یخلف غیر ولده أبی القاسم محمد الحجة و عمره عند وفات ابیه خمس سنین لکن آتاه الله فیها الحکمة و یسمی القائم المنتظر قیل لأنه ستر بالمدینة و غاب فلم یعرف أین ذهب

امام حسن عسکریؑ نے اپنے پیچھے اپنے بیٹے ابوالقاسم محمد الحجہؑ کے سوا کسی کو نہ

چھوڑا۔ اپنے والد کی وفات کے وقت آپ کی عمر پانچ برس تھی لیکن آپ کو اس عمر میں اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی۔ آپ کو "قائم منتظر" کہا جاتا ہے کہ یہ نام اس لیے پڑا کہ آپ مدینہ میں چھپ کر غائب ہو گئے۔ کسی کو پتہ نہیں کہ آپ کہاں چلے گئے۔

۷) الشیخ عثمان العثمانی نے تاریخ الاسلام والرجال (ص ۳۷۰) پر تحریر فرمایا ہے:

الثانی عشر محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی الرضی یکنٰی ابا القاسم و تلقبه الامامية بالحجة و القائم و المنتظر و صاحب الزمان .... الٰی أن قال ... ولد فی سر من رای فی الثالث والعشرین من رمضان سنة ثمان و خمسين و مائتين و فی جامع الاصول "فی اشراط الساعة و علاماتها"

ان کے بارھویں امام محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی الرضی ہیں جن کی کنیت ابوالقاسم ہے اور امامیہ انہیں الحجہ، القائم، المنتظر، صاحب الزمان کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ ۲۳ رمضان کو ۲۵۸ھ کو سر من رائی (سامرہ) میں پیدا ہوئے۔ جامع الاصول (ابن اثیر) میں باب قیامت کی شرطیں وعلامات میں آپ کے متعلق روایات ہیں۔

۸) علامہ حمزاوی نے مشارق الانوار، ص ۱۵۳، طبع مصر میں لکھا ہے کہ سید عبدالوھاب الشعرانی نے الیواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں کہ المھدی امام حسن عسکریؑ کے صاحبزادے ہیں جن کی تاریخ ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ ہے۔ آپ باقی ہیں یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مجتمع ہوں گے۔ الشیخ حسن العراقی

نے مجھے یہی خبر دی ہے اور سید علی الخواص اس کی موافقت کرتے ہیں۔

۹) علامہ عبدالرحمٰن بن محمد بن حسین بن عمر باعلوی مفتی دیار حضرمیہ اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں:

نقل السیوطی عن شیخہ العراقی ان المھدی ولد ۲۵۵ھ قال و وافقہ الشیخ علی الخواص فیکون عمرہ فی وقتنا سنۃ ۹۵۸ سنۃ ۷۰۳ و ذکر احمد الرملی أن المھدی موجود و کذلک الشعرانی اہ من خط الحبیب علوی بن احمد الحداد و علیٰ ھٰذا یکون عمرہ فی سنۃ ۱۳۰۱ سنۃ ۱۰۴۶

(حافظ جلال الدین) السیوطی نے اپنے شیخ العراقی سے نقل کیا ہے کہ مہدیؑ کی ولادت ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ ان کی موافقت شیخ علی الخواص نے بھی کی ہے۔ ہمارے وقت (۹۵۸ھ) میں ان کی عمر سات سو تین سال ہوگی۔ احمد الرملی نے کہا ہے کہ مہدیؑ موجود ہیں اور اسی طرح شعرانی نے بھی کہا ہے۔ جیسا کہ حبیب علوی بن احمد الحداد کے خط سے ظاہر ہے۔ اس طرح سن ۱۳۰۱ھ میں ان کی عمر ایک ہزار چھیالیس سال ہونی چاہیے۔

(بغیۃ المسترشدین، طبع مصر، ص ۲۹۶)

۱۰) علامہ السید عباس بن علی المکی کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کی ولادت یوم جمعہ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو ہوئی۔ جب آپ کے والد کا انتقال ہوا تو آپ پانچ برس کے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام نرجس تھا..... یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ صحیح قول یہ ہے کہ آپ ۸ شعبان کو پیدا ہوئے۔ ۲۵۶ھ اور ۲۷۵ھ کو سرداب میں داخل ہوئے جبکہ آپ کی عمر ۱۷ سال تھی۔

(نزہۃ الجلیس، ج ۲، ص ۱۲۸، طبع القاہرۃ)

۱۱) علامہ شبلنجی نے نورالابصار ۲۲۹ ط العثمانیہ بمصر

۱۲) علامہ شیخ عبداللہ بن محمد بن عامر الشبراوی الشافعی المصری: الاتحاف بحب الاشراف ص ۶۸، ط مصر، ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ تاریخ ولادت لکھی ہے۔

۱۳) العارف عبدالرحمٰن (مشائخ صوفیہ میں سے ہیں) مرآۃ الاسرار، ص ۳۱، ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ تاریخ ولادت لکھی ہے جبکہ شواہد النبوۃ کے حوالے سے ۲۳ رمضان ۲۵۸ھ کی روایت بھی لکھی ہے۔

۱۴) علامہ سلیمان القندوزی نے ینابیع المودۃ، ج ۳، ص ۱۱۳ پر یہی تاریخ ولادت تحریر کی ہے یعنی ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ۔

۱۵) العلامۃ الابیاری نے ''فصول المھمۃ'' والی روایت لکھی ہے۔ دیکھو: ''جالیۃ الکدر فی شرح منظومۃ البرزنجی'' (ص ۲۰۷، بمصر)۔

۱۶) العلامۃ البدخشی: ''مفتاح النجا'' ص ۱۸۹: ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ جمعہ کی رات کو پیدائش بتائی ہے۔

۱۷) نورالدین عبدالرحمٰن جامی: شواھد النبوۃ، ص ۲۱، ط بغداد۔ ۲۳ رمضان ۲۵۸ھ تاریخ ولادت بتائی ہے۔

۱۸) علامہ محمد خواجہ پارسا بخاری نے فصل الخطاب (ص ۳۸۷، ط اسلامبول) میں ینابیع المودۃ کے حوالے سے روایت لکھی ہے۔

ان روایات اور حوالوں کا نتیجہ یہ ہے کہ زیادہ تر علمائے اہل سنت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ میں حضرت بقیۃ اللہ کی ولادت کے قائل ہیں جبکہ علما کا دوسرا طبقہ ۲۳ رمضان کو آپ کی ولادت کے قائل ہیں۔ پہلا قول علمائے امامیہ سے مطابقت رکھتا ہے۔ علمائے امامیہ کا اس تاریخ پر اجماع ہے۔

آپ کا نام

۱) سبط ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص الامۃ میں لکھا ہے:

أخبرنا عبدالعزیز محمد بن البزاز عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلیٰ الله علیه و آله یخرج فی آخر الزمان رجل من ولدی إسمه کإسمي و کنیته ککنیتي یملأ الأرض عدلاً کما ملئت جوراً فذالک هو المهدی و هذا حدیث مشهور و قد أخرج أبو داؤد عن الزهری عن یعلی بمعناه: و فیه لولم یبق من الدهر الا یوم واحد لبعث الله من أهل بیتی من یملأ الأرض عدلا و ذکره فی روایاتٍ کثیرة

(تذکرۃ الخواص، ص ۳۷۷)

عبدالعزیز محمد بن البزاز ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں میری اولاد سے ایک شخص خروج کرے گا اس کا نام اور کنیت میری طرح ہوگی۔ وہ زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ پس وہی مہدی ہے۔ یہ حدیث مشہور ہے اور اسے ابوداؤد نے زہری کے واسطے سے حضرت علیؑ سے روایت کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: اگر دنیا کے خاتمے میں ایک روز بھی باقی رہے تب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک فرد کو مبعوث کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ اس کا ذکر بہت سے روایات میں ہے۔

۲) عن عبد الله رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه إسمی قال و فی الباب عن علی و ابی سعید و ام سلمة و ابی هریرة و قال هذا

حدیث حسن صحیح.

جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ملک عرب پر حاکم نہ ہو جو میرا ہم نام ہوگا۔

اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی روایت کر کے اس پر سکوت کیا ہے۔ اسی طرح حافظ منذری اور ابن قیم نے۔ حاکم کہتے ہیں کہ اسے ثوری، شعبہ، زائدہ وغیرہ آئمہ مسلمین نے عاصم سے روایت کیا ہے۔ عاصم کے عبداللہ سے سارے اسناد صحیح ہیں۔

(الترمذی، باب ماجاء فی المہدی، ج ۲، ص ۱۳، اردو)

۳) ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنے صاحبزادے امام حسنؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے جیسا کہ اس کا نام نبی کریم ﷺ نے رکھا۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ اخلاق میں تو آپؐ کے مشابہ ہوگا لیکن جسمانی طور پر نہیں۔ پھر آپ کے زمین کو عدل سے بھرنے کا قصہ ذکر کیا۔

(ابوداؤد، کتاب المہدی، ج ۱۰)

اس حدیث میں امام مہدیؑ کا اولاد امام حسنؑ سے ہونے کا ذکر ہے جو کہ غلط ہے۔ اس حدیث کے رواۃ میں عمرو بن قیس ہے جس کے بارے میں فواد امام ابوداؤد کا کہنا ہے کہ اس کی روایات میں خطا ہے جبکہ ذہبی کے بقول اسے اوہام ہوتے تھے۔ ابواسحاق السبیعی کی روایت حضرت علیؑ سے منقطع ہے۔ لہذا یہ حدیث ثابت نہیں۔ یہاں غلطی و وہم سے امام حسینؑ کی بجائے حسنؑ کہہ گیا ہے۔

امام مہدیؑ اولادِ فاطمہؑ سے ہوں گے

علمائے اہل سنت نے اس امر کو مختلف صحابہ کرام اور امہات المومنین رضوان اللہ علیہم سے روایت کیا ہے جن میں سب سے پہلے ہم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں۔

پہلی حدیث: حدیث امّ سلمہؓ

۱) سمع سعید بن المسیب عن أم سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المهدی حق و هو من ولد فاطمة

(رواہ الحافظ البخاری فی التاریخ الکبیر ج ۲، قسم ۱، ص ۳۱۶، ط حیدر آباد دکن)

سعید بن المسیب نے جناب ام سلمہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی حق ہے اور وہ فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ اسی کو حافظ بخاری نے اپنی کتاب تاریخ کبیر، ج ۲، قسم اول، ص ۳۱۶ پر روایت کیا۔

۲) امام بخاری نے یہی روایت قتادہ عن سعید بن المسیب کی سند سے بھی دی ہے۔

(التاریخ الکبیر، ج ۳، قسم ۲، ص ۴۰۶)

۳) حافظ ابوداؤد السجستانی نے اپنی "السنن" میں سعید بن المسیب عن ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

المهدی من عترتی من ولد فاطمة

مہدی میری عترت سے اولادِ فاطمہ سے ہوگا۔

(سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۱۵۱، ط السعادۃ بمصر)

۴) حافظ ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ علی بن نفیل سے کہ سعید بن المسیب

کہتے ہیں کہ ہم بی بی ام سلمہؓ کے پاس تھے اور ''مہدیؑ'' کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: مہدیؑ اولاد فاطمہ سے ہوگا۔

(سنن المصطفیٰ، ج ۲، ص ۵۱۹، ط امین زکی، مصر)

۵) العلامہ ابو علی محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن القشیری الحرانی نے وہی دو احادیث نقل کی ہیں جو پہلے تاریخ کبیر اور سنن ابوداؤد کے حوالے سے گزریں۔ ملاحظہ ہو تاریخ الرقہ، ص ۷۰، ط القاہرہ، ص ۷۱۔

۶) امام حاکم نیشاپوری نے اس کے بارے میں دو روایتیں نقل کی ہیں۔ ایک تو عبداللہ بن صالح، ابوالملیح الرقی کی سند سے وہی الفاظ روایت کیے ہیں جو التاریخ الکبیر کے حوالے سے گزرے۔ دوسری روایت بھی عمرو بن خالد الحرانی۔ ابوالملیح وہی ہے جو تاریخ الکبیر میں ہے لیکن اس میں لفظ ''حق'' نہیں ہے۔

(المستدرک، ج ۴، ص ۵۵۷)

۷) الحافظ ابوالحسن رزین بن معاویہ العبدری الاندلسی نے اپنی کتاب ''الجمع بین الصحاح'' میں سنن ابوداؤد والی روایت دی ہے۔

۸) علامہ ابن کثیر دمشقی نے مسند احمد والی روایت نقل کی ہے۔

(البدایہ والنہایہ، ج اول، ص ۳۷، طبع الریاض)

۹) العلامہ القرطبی نے ''التذکرۃ'' میں حافظ ابو نعیم کے طریق سے حضرت علیؑ سے وہی روایت دی ہے جو مسند احمد کے حوالے سے گزری۔ اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں: أو قال فی یومین یا فرمایا کہ دو دن میں۔

(التذکرۃ، ص ۶۱۶، طبع عبدالمجید، مصر)

۱۰) العلامہ حسن الزمان نے وہی روایت دی ہے جو مسند احمد سے اوپر گزری

اس کے بعد لکھتے ہیں:

أخرجه الطيالسي في مسنده و عثمان و عبدالله ابنا ابی شيبة و احمد فی مسنده و ابن ماجة و ابوالعلی و الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیة و المستغفری فی دلائل النبوة

اس حدیث کو طیالسی نے اپنی مسند میں اور ابی شیبہ کے دو بیٹوں عثمان و عبداللہ نے نیز احمد نے مسند میں، ابن ماجہ و ابوالعلی نے اپنی مسانید میں، طبرانی نے المعجم الکبیر میں، ابونعیم نے حلیۃ الاولیا میں اور مستغفری نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

(الفقہ الاکبر، ج ۲، ص ۶۵ طبع حیدرآباد)

۱۱) ابن صباغ مالکی نے الفصول المھمۃ (ص ۲۷۶، ط الغری) میں ابوداؤد والی روایت دی ہے۔

۱۲) العلامہ الخطیب التبریزی نے مشکاۃ المصابح میں (ج ۳، ص ۲۴، ط دمشق) ابوداؤد والی روایت نقل کی ہے۔

۱۳) حافظ شمس الدین ذھبی نے میزان الاعتدال، ج اول، ص ۳۵۵ پر التاریخ الکبیر والی روایت نقل کی ہے لیکن کہا ہے کہ **المھدی من ولد فاطمة.** مہدی فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۴) ابن حجر الہیثمی نے الصواعق المحرقہ (ص ۹۷، ط مصر) میں مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، البیھقی اور دیگر سے ابوداؤد والی روایت نقل کی ہے۔

۱۵) العلامہ البغوی نے مصابح السنہ، ج ۳، ص ۱۳۴، ط الخیریہ بمصر میں سنن ابوداؤد والی روایت نقل کی ہے۔

۱۶) محمد بن طلحہ الشافعی نے مطالب السؤل، ص ۸۹، ط طہران میں ابوداؤد کی روایت عن ام سلمہ نقل کی ہے۔

۱۷) حافظ گنجی شافعی نے ''البیان فی اخبار آخر الزمان'' (ص ۳۱۱، ط الغری) میں سنن ابوداؤد والی روایت دی ہے۔

علمائے اہل سنت کی کتابوں کے تجزیے سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس ضمن میں بنیادی طور پر تین روایتیں ہیں۔ ایک امام بخاری کی التاریخ الکبیر والی، دوسرے سنن ابن داؤد والی اور تیسرے مستدرک حاکم والی ان کے حوالے یہاں یکجا کیے جاتے ہیں۔

التاریخ الکبیر والی روایت مزید ان کتابوں سے آئی ہے۔

۱۸) الحافظ السخاوی، المقاصد الحسنۃ، ص ۴۳۰ (ط مکتبہ، خانجی مصر)

۱۹) الشیخ عبدالحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۳۳۷۔

۲۰) العلامۃ ابن کثیر، نہایۃ البدایۃ والنھایۃ، ج ۱، ص ۴۰، ط الریاض۔

۲۱) علامہ جلال الدین السیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۵۴، ط مصر۔

۲۲) سنن ابی داؤد والی روایت مزید ان کتابوں میں ہے۔

۲۳) علی متقی الھندی منتخب کنز العمال، المطبوع بہامش المسند، ج ۶، ص ۳۰، ط المیمعیہ بمصر

۲۴) العلامۃ الابیاری، جالیۃ الکدر، ص ۲۰۸، ط مصر۔

۲۵) ابن حجر المکی، الفتاویٰ الحدیثیۃ، ص ۲۹، ط مصر۔

۲۶) جلال الدین السیوطی، الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۵۷۹، ط مصر۔

۲۷) جلال الدین السیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ج ۲، ص ۵۷۔

۲۸) ابن تیمیہ الحرانی، منہاج السنہ، ج ۴، ص ۲۱۱، ط مصر۔

۲۹) العلامہ المناوی، کنوز الحقائق، ص ۱۶۴، ط بولاق مصر۔

۳۰) ابن حجر الہیثمی، الصواعق المحرقہ، ص ۲۳۵، ط عبداللطیف، بمصر۔

۳۱) العلامہ الابیاری، العرائس الواضحہ، ص ۲۰۸، ط القاہرۃ۔

۳۲) العلامہ ابن الدیبع الشیبانی، تیسیر الوصول، ج ۲، ص ۲۳۷، ط نول کشور۔

۳۳) العلامہ النابلسی الدمشقی، ذخائر المواریث، ج ۳، ص ۲۹۲، ط القاہرہ۔

۳۴) العلامہ البدخشی، مفتاح النجا، ص ۱۰۰، ط ایران۔

۳۵) العلامہ ابن صبان المالکی، اسعاف الراغبین (علی حاشیۃ نور الابصار، ص ۱۴۷، ط مصر)۔

۳۶) العلامہ المناوی، الکنوز، (حرف المیم)۔

۳۷) العلامہ جلال الدین السیوطی، الجامع الصغیر (حرف المیم)۔

۳۸) العلامہ الحلبی، السیرۃ الحلبیۃ، ج اول، ص ۱۹۳، ط مصر۔

۳۹) العلامہ القندوزی، ینابیع المودۃ، ج ۳، ص ۸۶، ط مطبعۃ العرفان بیروت۔

۴۰) العلامہ المحدث احمد ضیاء الدین الحنفی، راموز الاحادیث، ص ۲۳۶، ط آستانہ۔

۴۱) الاستاذ الشیخ طاہر النعسانی۔ التعلیقۃ علی تاریخ الرقۃ، ص ۷۰، ط مصر۔

مستدرک حاکم کی روایت مزید ان کتابوں میں ہے۔

۴۲) العلامہ الشیخ احمد بن محمد العزیزی "السراج المنیر فی شرح الجامع الصغیر" ص ۴۰۹، ط القاہرہ۔

۴۳) العلامہ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج اول، ۳۶۳، ط حیدر آباد دکن۔

و قال العلامة السيد الشريف نور الدين علی السمهودی فی جواهر العقدين علىٰ ما فی ينابيع المؤدة، ص ۴۳۲، ط اسلامبول

و حديث قتادة قال: قلت لسعيد بن المسيب: أحق المهدی؟ قال: نعم هو الحق هو من اولاد فاطمة قلت: من أی ولد فاطمة؟ قال: حسبک الأن.

قتادہ کی حدیث میں ہے کہ میں سعید بن مسیب سے پوچھا: کیا مہدیؑ کا ہونا حق ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں یہ حق ہے۔ وہ اولاد فاطمہؑ سے ہوں گے۔ میں نے پوچھا: آپ کے کس بیٹے کی اولاد سے؟ فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

دوسری حدیث

اس بارے میں دوسری حدیث امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے۔

اسے ان علما نے روایت کیا ہے:

۱) الحافظ ابونعيم الاصفهانی (الاربعين حديثاً فی المهدی الحديث الرابع) روی بسنده عن الزهرء عن علی ابن الحسين عن ابيه عن رسول الله صلی الله علیه وآله قال لفاطمة: المهدی من ولدک.

حافظ ابونعیم نے اپنی سند سے زہری، امام زین العابدین، امام حسینؑ، امام علیؑ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کیا کہ آپؐ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا: مہدی تمہاری اولاد میں سے ہوں گے۔

ابونعیم نے یہ حدیث سند مقطوع سے حضرت علیؑ سے بھی روایت کی ہے جو آگے آ رہی ہے۔ اس روایت کو العلامہ محب الدین الطبری نے ذخائر العقبیٰ (ص

۱۳۶، ط مکتبہ قدسی، مصر) اور علامہ علی متقی الھندی نے کنز العمال (ج ۷، ص ۲۵۹، ط حیدرآباد) پر بھی روایت کیا ہے۔ انہیں علامہ علی متقی نے منتخب کنز العمال (برحاشیہ المسند، ج ۵، ص ۹۶، ط المیمنیہ بمصر) میں ابن عساکر کے طریق سے امام حسینؑ سے یہ روایت کی ہے:

قال رسول اللهﷺ بفاطمة: ابشری یا فاطمة فان المهدی منک

رسول اللہﷺ نے فاطمہؑ سے فرمایا: تمہیں بشارت ہو اے فاطمہ کیونکہ مہدی تم سے ہوگا۔

نیز اسی کتاب (ج ۶، ص ۳۲) میں ابن عساکر کے طریق سے حافظ ابونعیم کی اربعین والی حدیث روایت کی ہے۔ منتخب کنز العمال والی اس روایت کو ان علما نے بھی درج کیا ہے۔

۱) العلامۃ الحمزاوی: مشارق الانوار، ص ۱۵۲، ط الشرقیۃ بمصر۔

۲) العلامۃ السیوطی: الحاوی للفتاوی، ص ۶۶، ط مصر۔

۳) العلامہ مناوی، کنوز الحقائق، ص ۳، طبع بولاق۔

۴) علامہ قندوزی ینابیع المودۃ، ص ۱۷۹، ط اسلامبول

۵) العلامہ یوسف النبھانی: الفتح الکبیر، ج اول، ص ۱۷، ط مصر۔

علامہ بدخشی نے مفتاح النجا میں (ص ۱۹۴) اربعین ابونعیم والی حدیث نقل کی ہے۔ اس حدیث کو العلامۃ المولوی حسن الزمان نے بھی الفقہ الاکبر (ج ۲، ص ۷۰، ط حیدرآباد) میں بھی درج کیا ہے یعنی اربعین والی روایت۔

تیسری حدیث

اس بارے میں تیسری روایت حضرت ابوایوب انصاریؓ سے ہے:

۱) العلامہ السید الشریف نور الدین علی السمہودی نے جواھر العقدین میں روایت کیا:

عن عباية يشع بن ربعی عن أبی ایوب الانصاری قال: قال رسول اللهﷺ لفاطمة رضی الله عنها: منا خير الانبياء وهو ابوک و منا خير الاوصياء و هو بعلک و منا خير الشهداء و هو عم ابيک حمزه و منا من له جناحان يطير بهما فی الجنة حيث يشاء و هو ابن عم ابيک جعفر و منا سبطا هذه الامة سيد اشباب أهل الجنة الحسن والحسين و هما ابناک و منا المهدی و هو من ولدک

(ینابیع المودۃ، ص۴۴۳)

عبایہ بن ربعی کہتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری نے روایت کیا کہ رسول اللہﷺ نے فاطمہؑ سے فرمایا: سب سے بہتر نبی ہم میں سے ہے وہ تمہارا باپ ہے۔ سب سے بہتر وصی ہم میں سے ہے اور وہ تمہارا شوہر علیؑ ہے۔ سب سے بہتر شہید ہم میں سے ہے اور وہ تمہارے والد کے چچا حمزہ ہیں، ہم ہی میں سے وہ ہیں جن کے دو پر ہیں جن سے جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں۔ وہ تمہارے باپ کے چچازاد بھائی جعفر ہیں۔ ہم ہی میں سے اس امت کے دو "سبط" ہیں وہ اہل جنت کے دو سردار حسن و حسین علیہما السلام ہیں جو دونوں تمہارے فرزند ہیں اور ہم ہی میں سے مہدی ہیں جو تمہاری اولاد سے ہوں گے۔

اس کو طبرانی نے "الاوسط" میں بھی روایت کیا ہے۔

۲) حافظ گنجی شافعی نے اپنی کتاب البیان فی اخبار آخرالزمان میں (ص ۲۱۰، ط نجف) اسے روایت کیا ہے۔ یہ روایت طبرانی ہی نے معجم صغیر میں بھی دی ہے۔

چوتھی روایت

بعض علما نے اسے مرسلا روایت کیا ہے۔

۱) العلامہ محی الدین ابن عربی نے "الفتوحات المکیہ میں روایت کیا۔

اللہ کا ایک خلیفہ ہے جو عترتِ رسول اللہ ﷺ اور اولاد فاطمہؑ سے ہوگا اس کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر اور وہ خلق میں آپؐ سے مشابہ ہوگا۔ اخلاق میں آپ سے کچھ کم۔ اس کے ساتھ سب سے خوش قسمت لوگ اہل کوفہ ہوں گے۔ ہمارے نزدیک یہ روایت محل نظر ہے کیونکہ بعض موثق روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں: یشبہ فی الخلق ولا یشبہٗ فی الخلق رواۃ ابوداؤد وہ اخلاق میں آپؐ سے مشابہ ہوں گے جبکہ شکل وصورت میں نہیں۔

فتوحات مکیہ کی اس روایت کو العلامہ میر حسن بن معین الدین المیبذی نے اپنی شرح دیوان (ص ۳۰۲) میں اور علامہ احمد بن حجر الہیثمی نے القول المختصر، ص ۵۶ میں بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ و جا فی عدۃ طرق انہ من ولد فاطمۃ متعدد طریقوں سے روایت ہوا ہے کہ آپ جناب فاطمہؑ کی اولاد سے ہوں گے۔

آپؑ اولاد امام حسینؑ سے ہوں گے

جس طرح یہ امر روایات میں آیا ہے کہ امام مہدیؑ نبی کریم ﷺ کی چہیتی صاحبزادی بی بی فاطمہؑ کی نسل سے ہوں گے اسی طرح سے آپؑ کا حضرت امام حسینؑ کی اولاد سے ہونا بھی روایات میں آیا ہے۔

پہلی حدیث حذیفہؓ

۱) حافظ ابونعیم اصفہانی نے "الاربعین حدیثاً فی المہدی" کی چھٹی حدیث یوں روایت کرتے ہیں:

عن حذیفة رضی الله عنه قال: خطبنا رسول الله ﷺ فذکرنا ما هوا کائن ثم قال: لولم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله عزوجل ذالک الیوم حتی یبعث رجلا من ولدی اسمه اسمی فقام سلمان رضی الله عنه فقال یا رسول الله ﷺ من أی ولدک هو؟ قال من ولدی هذا و ضرب بیده علی الحسین علیه السلام

حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے وہ ہمیں بتایا پھر فرمایا: اگر دنیا کے خاتمے میں محض ایک دن رہ جائے تو بھی اللہ اسے اتنا طویل کر دے گا کہ میری اولاد میں سے ایک فرد کھڑا کیا جائے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ یہ سنا تھا کہ سلمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور پوچھا: اے اللہ کے رسول آپ کے کس صاحبزادے کی اولاد ہوگا؟ آپ نے فرمایا: میرے اس بیٹے کی اولاد اور اپنا ہاتھ امام حسینؑ کے مارا۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ان الفاظ میں ہے: اگر دنیا کے خاتمے میں صرف ایک دن رہ جائے تو بھی اللہ ایک فرد کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرے نام پر اور جس کا اخلاق مجھ جیسا ہوگا۔ اس کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی۔

حذیفہ کی تیسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ امت جابر بادشاہوں کے ذریعے مصیبتوں میں مبتلا ہوگی۔ بچنے کے

لیے وہ انہیں قتل کریں گے اور فرمانبرداروں کو خوف میں مبتلا کریں گے۔ سوائے ان کے جو ان کی اطاعت اظہاری طور پر کریں گے۔ پس پرہیزگار مومن اپنی زبان کے ذریعے اپنے کو ان سے محفوظ کرے گا مگر اپنے دل سے ان سے فرار اختیار کرے گا۔ پس جب اللہ عزوجل چاہے گا کہ اسلام دوبارہ غلبہ پالے تو وہ ہر سرکش جابر کی گردن توڑ دے گا۔ وہ قادر ہے کہ جیسے وہ چاہے امت میں فساد کے بعد اصلاح کر دے۔

پھر فرمایا: اے حذیفہ! اگر اس دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ اسے طویل کر دے گا۔ یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک کے ہاتھ میں حکومت آئے گی۔ اسلام اس کے ہاتھوں پر جاری ہوگا اور اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اللہ وعدے کے خلاف نہیں کرتا وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

۲) علامہ قرطبی نے اپنی کتاب التذکرۃ (ص ۶۱۵) پر اس حدیث کو مختصراً نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

فلولم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذالک الیوم حتی یاتیھم رجل من اھل بیتی تکون الملائکۃ بین یدیہ و یظھر الاسلام

اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو اللہ اسے طویل کر دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک فرد ظاہر ہوگا۔ ملائکہ اس کے سامنے ہوں گے اور وہ اسلام کو غلبہ دے گا۔

۳) علامہ محب الدین طبری نے ذخائر العقبیٰ (ص ۱۳۶، ط مکتبۃ القدس بمصر) میں وہی روایت نقل کی ہے جو ابونعیم کے حوالے سے (ج ۶) اوپر گزری۔

۴) علامہ گنجی شافعی نے ''البیان فی اخبار آخر الزمان'' (ص ۹۰، ط نجف) یہ روایت نقل کی ہے کہ حذیفہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اس دنیا کا ایک

دن بھی باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ ایک فرد کو برپا کرے گا۔ اس کا نام میرا نام ہوگا۔ اس کے اخلاق میرے اخلاق جیسے ہوں گے۔ اس کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی۔ لوگ رکن و مقام کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دین کو لوٹائے گا۔ اس کے ہاتھ پر فتوحات دے گا۔ پشتِ زمین پر کوئی باقی نہیں رہے گا۔ سوائے لا الہ الا اللہ کہنے والے کے۔ سلمان فارسیؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہ آپ کے کس بیٹے کی نسل سے ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے اس بیٹے کی اولاد سے۔ اور یہ کہہ کر اپنا ہاتھ امام حسینؑ پر مارا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ انہیں علامہ گنجی شافعی نے اپنی اسی کتاب البیان فی اخبار آخر الزمان میں (ص ۹۱) پر وہ روایت دی ہے جو اربعین ابونعیم کے حوالے سے اوپر گزری۔ اس کے راوی جناب عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔

جناب ابن عمر کی اس روایت کو ابوشیخ الاصبھانی نے "العوالی" میں اور ابونعیم اصبھانی نے "مناقب المھدی" میں بھی روایت کیا ہے اور یہ روایت حسن اور اعلیٰ درجے کی ہے۔

۵) العلامہ یوسف بن یحییٰ بن علی المقدس الشافعی نے عقد الدرر فی ظہور المنتظر میں "البیان" والی روایت نقل کی ہے۔

۶) العلامۃ الشیخ ابراہیم بن محمد بن ابی بکر بن حمویہ الحموینی نے فرائد السمطین میں وہ روایت نقل کی ہے جو اوپر ابونعیم کی اربعین اور محب الدین طبری کی ذخائر العقبیٰ کے حوالے سے گزری۔

۷) حافظ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی نے میزان الاعتدال، ج ۲، ص ۱۸، ط قاہرۃ میں وہ روایت نقل کی ہے جو فرائد السمطین کے حوالے سے گزری۔

۸) علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ میں ص ۲۲۴ ط اسلامبول میں ذخائر العقبیٰ والی روایت کو نقل کیا ہے۔

۹) ابن صباغ المالکی نے الفصول المہمۃ ص ۲۷۷ ط الغری میں ابونعیم اصفہانی والی روایت نقل کی ہے۔

۱۰) ابوالعلاء الحسن بن احمد العطار کی اربعین سے مناقب کاشی، ص ۳۰۱، میں الفصول المہمۃ والی روایت موجود ہے۔

۱۱) علامہ شریف السمہودی نے جواہر العقدین میں ینابیع المودۃ (ص ۲۲۵، ط اسلامبول) والی روایت نیز ابن عمرؓ سے الفصول المہمۃ والی روایت نقل کی ہے۔

۱۲) ابن عمرؓ کی اس روایت کو العلامۃ الشیخ عبدالہادی الابیاری نے ''العرائس الواضحۃ'' (ص ۲۰۸، ط القاہرۃ اور

۱۳) علامہ الشبلنجی نے نورالابصار (ص ۱۵۸، ط مصر) میں بھی نقل کیا ہے۔

دوسری حدیث

اس ضمن میں دوسری حدیث خود امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے:

علامہ عبداللہ الشافعی اپنی کتاب المناقب (ص ۲۱۵) میں یہ روایت نقل کرتے ہیں:

عن ابن عباس عن الحسین بن علی علیہما السلام قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول انہ منی یعنی المہدی من ولد الحسین بن علی علیہما السلام

عبداللہ بن عباس نے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں رسول

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ یعنی مہدی میری نسل سے ہوگا یعنی اولاد حسین بن علی علیہما السلام سے۔

امام مہدیؑ اہل بیت سے ہوں گے

علمائے اہل سنت کے نزدیک جس طرح آخری زمانے میں امام مہدیؑ کا تشریف لانا حقیقت ہے۔ ویسے ہی ان کا اہل بیت نبی کریم ﷺ سے ہونا بھی ثابت ہے۔

پہلی حدیث حضرت علیؑ

۱) الحافظ احمد بن حنبل نے المسند، ج اول، ص ۸۴، ط المیمنیہ بمصر پر یہ حدیث روایت کی ہے:

حدثنا عبداللہ حدثنی أبی ثنا فضل بن دکین ثنایاسین العجلی عن ابراهیم بن محمد بن الحنفیة عن أبیه عن علی رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ ﷺ المهدی منا اهل البیت یصلحه اللہ فی لیلة

عبداللہ، احمد بن حنبل، فضل بن دکین، یاسین العجلی، ابراہیم، محمد بن الحنفیہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مہدیؑ ہم اہل بیت سے ہوں گے۔ اللہ ان کے کام ایک رات میں ٹھیک کردے گا۔

۲) اس حدیث کو ان علمائے کرام نے بھی اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے۔

۱) حافظ ابن ماجہ قزوینی "سنن المصطفیٰ"، ج ۲، ص ۵۱۹، ط التازی بمصر۔

۲) حافظ بخاری، التاریخ الکبیر، ج ۱، ص ۳۱۷، ط حیدرآباد دکن۔

۳) حافظ ابونعیم اصفہانی حلیۃ اولیاء، ج ۳، ص ۱۷۷، ط السعادۃ بمصر۔ اس میں

یہ الفاظ زیادہ ہیں: "او قال فی یومین" یا فرمایا کہ دو دنوں میں۔

۴) علامہ حموینی نے فرائد السمطین میں ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ اولیاء والی حدیث روایت کی ہے۔

۵) علامہ جلال الدین السیوطی نے "الحاوی للفتاویٰ" (ج ۲، ص ۵۸، ط مصر) پر مسند احمد بن حنبل والی روایت نقل کی ہے۔

۶) حافظ گنجی شافعی نے البیان فی اخبار آخر الزمان میں مسند احمد بن حنبل والی حدیث روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے۔

(ص ۳۱۱، ط النجف)

قلت هكذا رواه ابن ماجة فی سنه كما سقناه و أخرجه ابن نعيم الحافظ فی مناقب المهدی و أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير .... و لم يقل يصلحه الله فی ليلة و انضمام هذه الاسانيد بعضها إلى بعض و إبداع الحفاظ ذالک فی كتبهم يوجب القطع بصحته

اسی طرح ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور حافظ ابونعیم نے مناقب المهدی میں اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے...لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اللہ ان کے کام کو ایک رات میں ٹھیک کر دے گا۔ ان تمام اسانید کے انضمام اور حافظانِ حدیث کا اس کو روایت کرنا اس کی صحت کے قطعی ہونے کی دلیل ہے۔

۷) علامہ قرطبی نے وہی روایت اپنی کتاب "التذکرۃ" میں نقل کی ہے جو حلیۃ الاولیا میں ابونعیم نے دی ہے۔ اس کے بعد وہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والاحاديث فی التنصيص على خروج المهدی من عترته ثابتة

روانها عن المصطفى ﷺ بالمهدى و أنه من أهل بيته و إنه يؤم هذه الامة و عيسٰى يصلى خلفه

اس امر پر نص کرنے والی احادیث کہ امام مہدیؑ آپ کی عترت میں سے خروج کریں گے ثابت ہیں۔ اس کے بعد اپنے بعض علماء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ اسی بارے میں احادیث متواتر ہیں اوران کے راویوں کی کثرت سے استفاضہ ہوتا ہے کہ جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے روایت ہوئی ہیں کہ امام مہدیؑ آپ کے اہل بیت سے ہوں گے۔ اپ اس امت کی امامت فرمائیں گے اور عیسیٰؑ آپ کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔

۸) علامہ علی متقی الہندی نے ''مسند احمد'' والی حدیث منتخب کنزالعمال (علی الھامش المسند، ج ۶، ص ۳۰، ط المیمنیہ بمصر) پر نقل کی ہے۔

۹) انہیں علامہ علی متقی نے الجامع الصغیر میں اس حدیث کو ابن ماجہ اور مسند احمد سے روایت کیا ہے (ج ۲، ص ۵۷۹، ط مصر)۔

۱۰) مسند احمد بن حنبل والی حدیث کو ابن حجر المکی نے الصواعق المحرقہ میں (ص ۲۲۵، ط عبداللطیف بمصر) روایت کیا ہے۔

۱۱) علامہ عبدالوہاب شعرانی نے ''مختصر تذکرۃ القرطبی'' میں حلیۃ الاولیاء والی حدیث روایت کی ہے (ص ۱۲ و ۲۰۶، ط عبدالحمید، مصر)۔

۱۲) علامہ سخاوی نے المقاصد الحسنہ میں احمد، ابی یعلٰی اور الطبرانی کے طریق سے مسند احمد والی حدیث روایت کی ہے (ص ۳۳۵ ط الخانجی مصر)۔

۱۳) علامہ ابن الدیبع نے علامہ سخاوی کی کتاب المقاصد الحسنہ کا خلاصہ تمیز الطیب من الخبیث کے نام سے تیار کیا ہے۔ اس میں ص ۲۲۰ پر یہ حدیث موجود ہے۔

۱۴) العلامہ المناوی نے مسند احمد والی حدیث اپنی کتاب کنوز الحقائق (ص ۱۶۴، ط بولاق بمصر) میں مسند احمد والی حدیث روایت کی ہے۔

۱۵) العلامہ العارف الشیخ عبدالغنی النابلسی نے ذخائر المواریث میں ابن ماجہ کی کتاب الفتن کے حوالے سے عثمان بن ابی عتیبہ عن علی رضی اللہ عنہ مسند احمد والی حدیث روایت کی ہے۔

(ملاحظہ ہو ذخائر المواریث، ج ۳، ص ۲۳، ط مصر)

۱۶) العلامہ الشیخ ضیا الدین الگمشخانوی نے "راموز الاحادیث" ص ۱۳۷، ط قسطلہ ہمایوں بالآستانہ، میں مسند احمد والی حدیث درج کی ہے۔

۱۷) الشیخ الطاہر السمانی نے التعلیقہ علی تاریخ الرقۃ (ص ۷۱، ط مصر) میں حلیۃ الاولیا والی حدیث نقل کی ہے۔

۱۸) مسند احمد والی حدیث علامہ قندوزی نے ینابیع المودۃ ص ۱۸۱، ۱۸۸، ط اسلامبول پر بھی نقل کی ہے۔

۱۹) اس کو روایت کیا علامہ یوسف النبہانی نے اپنی کتاب الفتح الکبیر میں (ج ۳، ص ۲۵۹، ط مصر)۔

۲۰) العلامہ المولوی محمد مبین الہندی نے وسیلۃ النجاۃ، ص ۲۲۱، ط لکھنؤ، نے ابن ابی شیبہ کے طریق سے حضرت علیؑ سے مسند احمد والی حدیث روایت کی ہے۔

دوسری حدیث ابوسعید الخدریؓ

حضرت ابوسعید الخدریؓ کی روایت درج ذیل علما نے اپنی کتابوں میں نقل فرمائی ہے۔

۱) العلامہ السیوطی نے الحاوی للفتاوی، ص ۷۸، ط مصر میں یوں روایت کیا

ہے:

عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال: المہدی یصلحہ اللہ فی لیلۃ واحدۃ

ابوسعید الخدریؓ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ مہدی کے امر کو اللہ ایک رات میں ٹھیک کردے گا۔

۲) علامہ حموینی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں ابوسعید الخدری سے روایت کیا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: المہدی منا اھل البیت مہدی ہم اہلبیت میں سے ہوگا۔

۳) محب الدین الطبری نے ذخائر العقبیٰ، ص ۱۳۶، ط مکتبۃ القدسی بمصر میں لکھا ہے کہ ابوسعید خدری اور عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ سے روایت ہے کہ آپؑ رسول اللہ کی عترت سے ہوں گے۔

۴) الحافظ ابوالمظفر منصور بن محمد السمعانی النیشاپوری اپنی کتاب الرسالۃ القوامیۃ فی مناقب الصحابۃ (مخطوطہ لائبریری آیۃ اللہ المرعشیؒ) میں ایک طویل حدیث روایت کی ہے اور اس کے آخر میں ہے:

فقال موسیٰ یا رب اجعلہ من ذریتی و قال یا موسیٰ انہ من ذریۃ احمد و عترتہ و قد جعلتہ فی کتاب السابق انہ من ذریۃ احمد و عترتہ اصلح بہ امر الناس و ہو المہدی

حضرت موسیٰ نے خواہش ظاہر فرمائی: اے رب اسے (مہدیؑ کو) میری ذریت سے قرار دے۔ جواب ملا: اے موسیٰ وہ احمد مرسل ﷺ کی عترت سے ہوگا۔ میں نے گذشتہ کتاب میں قرار دے دیا ہے کہ وہ احمد ﷺ کی ذریت اور عترت میں

سے ہوگا۔ اس کے ذریعے سے لوگوں کے امور صحیح ہوں گے وہی مہدی ہے۔

تیسری حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ

اس خطبے کو علامہ سلیمان القندوزی نے ینابیع المودۃ (ص ۴۴۰، ط اسلامبول) میں نقل فرمایا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلیؑ: یا علی إتق الضغائن التی فی صدور من لا یظهرها الا بعد موتی اولئک یلعنهم الله و یلعنهم اللاعنون، ثم بکی صلى الله عليه وسلم و قال: أخبرنی جبرئیل انهم یظلمونه بعدی و ان ذالک الظلم یبقی حتی اذا قام قائمهم و علت کلمتهم و اجتمعت الامة علیٰ محبتهم و کان الشانی لهم قلیلا و المکاره لهم ذلیلاً و کثر المادح لهم و ذالک حین تغیرت البلاد و ضعف العباد و الیاس من الفرج فعند ذالک یظهر القائم المهدی من ولدی بقوم یظهر الله الحق بهم و یخمد الباطل باسیافهم و یتبعهم الناس راغبا الیهم او خائفا ثم قال: معاشر الناس ابشروا بالفرج فان وعدالله حق لا یخلف و قضائه لا یرد و هو الحکیم الخبیر و ان فتح الله قریب اللهم انهم اهلی فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا اللهم اکلاهم و ارعهم و کن لهم وانصرهم واعزهم ولا تذلهم واخلفنی فیهم انک علیٰ ما تشاء قدیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی ان کینوں سے بچو جو لوگوں کے دلوں میں اور صرف میری موت کے بعد ہی ظاہر کیے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ پھر آپؐ رونے لگے اور

فرمایا: جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ لوگ میرے بعد اس پر ظلم کریں گے اور یہ ظلم جاری رہے یہاں تک کہ ان کے قائم ظہور فرمائیں گے اور ان کا بول بلند ہوگا اور امت ان کی محبت پر جمع ہو جائے گی۔ ان کے دشمن کم ہوں گے جن کے مکر انہیں ذلیل کرنے والے ہوں گے۔ آپ لوگوں کی مدح کرنے والے بڑھ جائیں گے۔ یہ سب اس وقت ہوگا جب بلاد میں تغیر آ جائے گا۔

لوگ کمزور ہو جائیں گے اور کشادگی کے بارے میں مایوسی پھیل چکی ہوگی۔ پس اس وقت میری نسل سے قائم المہدیؑ ظاہر ہوں گے۔ ایک قوم کے ساتھ جن کے ذریعے حق غالب ہوگا۔ باطل ان کی تلواروں سے بجھ جائے گا۔ لوگ رغبت سے ان کی بیعت کریں گے یا خائف ہو کر۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو کشائش کی بشارت ہو کیونکہ اللہ کا وعدہ حق ہے جس کا خلاف نہیں ہوتا، اس کا فیصلہ پلٹا نہیں جا سکتا۔ وہ حکیم و خبیر ہے اور بے شک اللہ کی طرف سے فتح قریب ہے۔ اے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں پس ان سے رجس کو دور رکھ اور نہیں ایسا پاکیزہ رکھ جو کہ اس کا حق ہے۔ پروردگار ان کا وکیل ہو جائے۔ ان کی نگہبانی فرمائے۔ تو ان کا ہو جا۔ ان کی مدد فرما۔ عزت سے نواز اور ان کی خفت نہ ہونے دے۔ میرے بعد انہیں میرا قائم مقام بنا دے۔ بے شک تو جو چاہے اس پر قادر ہے۔

چوتھی حدیث: ابو ہریرہؓ

۱) العلامۃ الشیخ عبدالرحمٰن السیوطی نے اپنی کتاب "الحاوی للفتاوی (ص ۶۲، ط القاہرۃ) میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابو یعلی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک فرد ان پر خروج کرے گا۔ وہ انہیں اس وقت تک مارے گا جب تک وہ حق کی طرف رجوع نہ کرلیں۔ میں نے پوچھا: اس کی حکومت کتنی ہوگی؟ فرمایا: باون سال۔

۲) اس حدیث کو العلامۃ الہیثمی نے مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۵، ط القدسی بالقاھرۃ پر بھی روایت کیا ہے۔

پانچویں حدیث: عبداللہ ابن عباسؓ

۱) علامہ سیوطی اپنی کتاب میں نقل فرماتے ہیں:

و اخرج ابن الجوزی فی تاریخه عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ ملک الارض اربعة مومنان و کافران فالمومنان ذا القرنین و سلیمان و الکافران نمرود و بخت نصر و سیملکھا خامس من اھل بیتی.

(الحاوی للفتاوی، ص ۸۱، ط مصر)

ابن جوزی نے اپنی تاریخ میں یہ روایت تخریج کی ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر دو مومنوں اور دو کافروں نے حکومت کی ہے۔ مومنوں میں تو ذوالقرنین اور سلیمان ہیں اور کافروں میں نمرود اور بخت نصر۔ عنقریب ان پر پانچواں بادشاہ میرے اہل میں سے ہوگا۔

اس حدیث کو علامہ سیوطی نے الفتاویٰ الحدیثیہ (ص ۲۸، ط مصر) میں بھی روایت کیا ہے۔ نیز علامہ قرطبی نے "التذکرہ" (ط عبدالحمید بمصر) میں اس کی تخریج کی ہے۔

چھٹی حدیث: حضرت عائشہؓ

۱) العلامہ السیوطی نے الحاوی للفتاوی، ص ۴۷، ط القاہرۃ میں یہ حدیث تخریج کی ہے۔ حضرت علی حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

المھدی رجل من عترتی یقاتل علی سنتی کما قاتلت انا علی الوحی

ترجمہ: مہدی میری عترت سے ایک فرد ہوں گے وہ میری سنت پر اسی طرح جنگ کریں گے جیسے میں نے وحی پر جنگ کی ہے۔

۲) علامہ سمہودی نے جواہر العقدین میں یہ روایت عن نصیر بن حماد عن عائشہؓ تخریج کی ہے۔

(بحوالہ ینابیع المودۃ، ص ۴۳۳، ط اسلامبول)

۳) نیز علامہ ابن حجر الہیثمی نے الصواعق المحرقہ میں (ص ۹۸، ط النجف) اسے نصیر بن حماد کی سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

ساتویں حدیث: حضرت علیؑ

یہ حدیث پہلی حدیث سے مختلف ہے۔ سنداً و متناً اسی لیے ہم نے اسے علیحدہ عنوان کے تحت لکھا ہے۔

۱) الحافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب "الاربعین حدیثاً فی ذکر المھدی" میں چوبیسویں حدیث یوں روایت کی ہے:

عن علی بن ابی طالبؑ قال: قلت یا رسول اللہ أمنا آل محمد

المهدی أم من غیرنا؟ فقال رسول الله ﷺ لا بل منا یختم الله به الدین کما فتح بنا وبنا ینقذون من الفتن کما انقذوا من الشرک وبنا یؤلف الله بین قلوبهم بعد عداوة الفتنة إخوانا کما ألف بینهم بعد عداوة الشرک إخوانا فی دینهم

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کیا مہدی ہم آل محمدؐ میں سے ہوں گے یا ہمارے سوا کوئی دوسرے لوگوں میں سے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہم میں سے ہوں گے جس طرح اللہ نے دین کو ہمارے ذریعے شروع کیا ہے۔ اس کا اختتام بھی ہمارے ہاتھ میں ہوگا اور لوگ ہمارے ہی ذریعے سے فتنوں سے نکلیں گے جیسا کہ وہ شرک سے نکلے اور فتنوں کی عداوت کے بعد ہمارے ہی ذریعے اللہ ان کے قلوب کو جوڑ کر بھائی بھائی بنا دے گا جیسا کہ عداوت شرک کے بعد ان کے قلوب کو جوڑ کر دین میں بھائی بھائی بنا دیا۔

۲) الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر نے مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۶، ط مکتبۃ القدسی بالقاہرہ میں یہ روایت تخریج کی ہے۔

ترجمہ: علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ مہدی ہم میں سے ہے یا کسی دوسرے خاندان سے۔ آپؐ نے فرمایا: ہم میں سے ہے۔ اللہ ہم پر ختم کرے گا جیسا کہ ہم سے شروع کیا۔ ہمارے ہی ذریعے وہ شرک سے نکالے جائیں گے۔ واضح عداوت کے بعد اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے ان کے دلوں کو جوڑ دے گا جیسا کہ عداوت و شرک کے بعد ان کے دلوں کو جوڑا تھا۔ حضرت علیؑ نے پوچھا: یہ لوگ مومن ہوں گے کہ کافر؟ آپؐ نے فرمایا: ایک وہ جسے اس کے ذریعے آزمایا جائے گا اور دوسرے کافر۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

۳) الحافظ گنجی شافعی نے اپنی کتاب ''البیان فی اخبار آخر الزمان'' (ص ۸۴۔ ط النجف) میں ابو نعیم کی اربعین والی حدیث نقل کر کے لکھا ہے:

قلت هذا حديث حسن عال رواه الحفاظ فی کتبهم فاما الطبرانی فقد ذکره فی المعجم الاوسط و اما ابو نعیم فرواه فی حلیة الاولیاء و اما عبدالرحمن بن حاتم فقد ساقه فی عوالیه کما اخرجناه سواء.

یہ حدیث حسن اور اعلیٰ سند کی ہے حفاظ حدیث نے اسے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے طبرانی نے اسے المعجم میں الاوسط میں ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں عبدالرحمٰن بن حاتم نے اپنی ''العوالی'' میں روایت کیا ہے جیسا کہ ہم نے اسے تخریج کیا ہے۔

۴) علامہ سیوطی نے الحاوی للفتاوی (ص ۶۱۔ ط القاہرہ) میں طبرانی کی الاوسط والی سند سے عن عمر بن علی عن علیؑ مجمع الزوائد والی حدیث روایت کی ہے ''بعد عداوۃ المشرک'' تک۔

جبکہ دوسری روایت نعیم بن حماد کے طریق سے ''اربعین'' والی حدیث ہے لیکن اس میں ''بہ الدین'' کی بجائے ''بنا الدین'' کے الفاظ ہیں۔

۵) علامہ علی متقی الہندی نے کنز العمال (ج ۷ ص ۲۶۳۔ ط حیدر آباد) میں نعیم بن حماد کے طریق سے، اور طبرانی کی الاوسط والی سند سے، ابو نعیم کی کتاب المہدی والی سند اور خطیب کی ''تلخیص'' کی سند سے یہ حدیث تخریج کی ہے، لیکن ''بل یختم الله بنا کما فتح بنا'' کے الفاظ ہیں: ''وہ ہم میں سے ہوگا'' اللہ اس کے ذریعے سے ختم کرے گا جیسا کہ ہمارے ذریعے سے شروع کیا۔''

اس جملے کے متعلق یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ جملہ مذمت نہیں بلکہ کلمہ مدح ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دین ابتداء سے انتہا تک اہل بیت علیہم السلام کے پاس رہے گا۔ اس جملے کو امام حسین علیہ السلام نے بھی حاکم مدینہ کے دربار میں ارشاد فرمایا ہے۔

۶) العلامہ ابن صباغ المالکی نے (الفصول المہمۃ معہ ص ۲۸۷۔ ط الغری) میں اس حدیث کو درج کر کے ان ہی الفاظ میں تبصرہ کیا ہے جو اوپر علامہ گنجی شافعی کے حوالے سے ہم نقل کر آئے ہیں۔

۷) العلامہ شیخ عبدالہادی الابیاری نے (العراءس الواضحہ، ص ۲۰۸) الحاوی علی فتاویٰ کی دوسری روایت تخریج کی ہے۔

۸) علامہ ابن حجر الہیثمی نے (صواعق محرقہ ص ۲۳۵۔ ط عبداللطیف مصر) میں یہ روایت دی ہے۔

۹) ابن الدیبع: تمیز الطیب من الخبیث ص ۲۴۰۔ ط مصر۔

۱۰) العلامۃ السخاوی۔ المقاصد الحسنہ ص ۴۳۵۔ ط الخانجی بمصر۔

۱۱) العلامۃ المناوی: کنوز الحقائق ص ۱۶۳۔ ط بولاق مصر

۱۲) العلامۃ ابن الصبان المالکی: اسعاف الراغبین۔ المطبوع البھامش نور الابصار۔ ص ۱۴۸۔ ط مصر۔

۱۳) العلامۃ البدخشی: مفتاح النجا۔ الحاوی للفتاویٰ کی دوسری روایت نقل کی ہے۔

۱۴) العلامۃ القندوزی: ینابیع المودۃ ص ۱۸۱۔ ط اسلامبول۔

۱۵) العلامۃ الابیاری: جالیۃ الکدر ص ۲۰۸۔ ط مصر۔

۱۶) العلامۃ عبد الغفار الھاشمی الحنفی: ائمۃ الھدیٰ ص ۱۴۔ ط مصر۔

۱۷) الشیخ حسن الحمزاوی، مشارق الانوار، ص ۱۵۱، ط مصر۔

۱۸) العلامۃ الشبلنجی: نور الابصار ص ۱۵۸۔ ط مصر۔

۱۹) العلامۃ محمد حسن الزمان بن قاسم علی بن ذی الفقار القرکمانی الہندی الحیدر آبادی: القول المستحسن فی شرح فخر الحسن۔ ج ۱ ص ۳۱۶۔ ط حیدر آباد۔

باب

امام مہدیؑ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے

المھدیؑ یملاء الارض قسطاً و عدلاً بعدما ملئت ظلماً و جوراً

امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اس کے بعد کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

امام مہدی علیہ السلام کی یہ وہ خصوصیات ہے جو کثرت سے روایات میں آئی ہے اور ہر طبقے کے علماء نے اسے جلیل القدر صحابہ کرام سے نقل کیا ہے جن کی تعداد دس ہے۔ انکی حضرت ابو سعید الخدری، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت قیس بن جابر، حذیفہ بن الیمان، عبداللہ بن عمر، قرہ بن المزنی، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابو ہریرہ، عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم)۔

ہم ذیل میں ان روایات کو حوالوں کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

پہلی حدیث: حضرت ابوسعید الخدریؓ

اس حدیث کو ۲۶ علماء نے اپنی کتب جلیلہ میں نقل و روایت کیا ہے۔

۱) حافظ ابوداؤد السجستانی نے اپنی ''السنن'' میں یہ روایت دی ہے۔

(ج ۴ ص ۱۵۲ ۔ ط السعادۃ)

عن ابی سعید الخدری قال، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف، یملاء الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً و یملک سبع سنین"

ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میرے نسل سے ہونگے پیشانی چمکتی ہوئی، ستواں ناک، وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسا کہ وہ جور و ظلم سے پر ہوگی آپ کی حکومت سات برس ہوگی۔

صاحب القول المختصر ابن حجر المکی نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا (ص ۵۴):

والذی فی الاحادیث الثابته التصریح بانه من عترته من ولد فاطمة، فوجب تقدیم ماعلنه، قال بعض الائمة، قد تواترت الاخبار و استفاضت بکثرة رواتها عن المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم بمجئی المهدی و انه من اهل بیته و انه سیملک سبع سنین و انه یملاء الارض عدلاً و انه یخرج مع عیسیٰ علیه الصلاة والسلام فیساعده علیٰ قتل الدجال بباب له بارض فلسطین، و انه یؤم هذه الامة و عیسی یصلی خلفه فی طول من قضیته"

یعنی احادیث سے جو بات صراحت سے ثابت ہے وہ یہ کہ آپ (مہدیؑ) آنحضرتؐ کی عترت سے نسل فاطمہ سے ہونگے اس علت کی وجہ سے ان کی تقدیم

واجب ہے یعنی آئمہ حدیث نے کہا امام مہدیؑ کا تشریف لانا ان احادیث سے ثابت ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ راویوں کی کثرت سے منقول ہیں اور یہ کہ وہ آپؐ کے اہل بیت سے ہونگے، اور یہ کہ آپ کی حکومت سات سال ہوگی اور آپ زمین کو عدل سے بھردیں گے، اور آپ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ خروج فرمائیں گے اور ان کا جو باب فلسطین میں ہے اس پر دجال کو قتل کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ آپ اس امت کی امامت فرمائیں گے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کی پوری مہم کے دوران آپ کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔

۲۔ الحاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ النیساپوری نے اپنی کتاب ''المستدرک علی الصحیحین'' میں حدیث ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے۔

(ج ۴، ص ۵۵۷، ط حیدرآباد)

عن ابی سعیدؓ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: المھدی منا اھل البیت اشم الانف اقنٰی اجلی یملاء الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً و ظلماً یعیش ھکذا و بسط یسارہ واصبعین من یمینہ المسبحۃ والابھام و عقد الثلاثۃ ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم و لم یخرجاہ.

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدیؑ ہم اہل بیتؑ میں سے ہوں گے، ناک ستواں چہرہ چمکتا ہوا ہوگا، وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے پر کریں گے جیسے کہ وہ جور و ظلم سے بھری ہوئی ہوگی اور وہ ایسے زندگی بسر کرے گا یہ کہہ کر آپ نے اپنا الٹا ہاتھ پھیلایا اور سیدھے ہاتھ کی تین انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے اور اس کے برابر والی انگلی کو کھول دیا۔ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے لیکن بخاری و مسلم دونوں نے اسے تخریج نہیں کیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ انگلیوں

کے اس اشارے سے حضرت کا کیا مقصد تھا؟

۳) حافظ ابورزین بن معاویہ العبدری نے الجمع بین الصحاح میں سنن ابوداؤد والی روایت دی ہے۔

۴) حافظ ابونعیم نے الاربعین میں گیارہویں حدیث میں یہی نقل کی ہے۔

۵) العلامہ بغوی نے مصابیح السنۃ میں (ج ۲۔ص ۱۳۴) میں سنن ابوداؤد والی روایت دی ہے۔

۶) العلامہ القرطبی نے التذکرہ میں اسے نقل کیا ہے۔

۷) حافظ گنجی شافعی نے "البیان فی اخبار آخر الزمان" ص ۹۷۔ط النجف میں سنن ابوداؤد والی روایت تخریج کی ہے۔اس کے بعد لکھتے ہیں۔ یہ حدیث، حسن صحیح ہے اسے حافظ ابوداؤد السجستانی نے اپنی صحیح میں تخریج کیا اور حافظ طبرانی وغیرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۸) علامہ علی متقی الھندی نے منتخب کنز العمال (حاشیہ مسند ۶۔ص ۳۰۔ط المیمنیہ بمصر) اسے تخریج کیا ہے۔

۹) علامہ ذہبی نے تلخیص المستدرک ج ۴، ص ۵۵۷، ط حیدر آباد میں المستدرک والی روایت دی ہے یہ کتاب کے ذیل کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

۱۰) العلامۃ الخطیب التبریزی: مشکوۃ المصابیح ج ۳ ص ۲۴۔ ابوداؤد والی حدیث

۱۱) العلامۃ محمد بن طلحہ الشافعی: مطالب السئول ص ۸۹۔ط طہران نے ابوداؤد والی حدیث، ترمذی و ابوداؤد کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۲) العلامۃ الشبلنجی: نور الابصار ص ۲۲۹۔ط العثمانیہ بمصر۔سنن ابوداؤد۔

۱۳) ابن صباغ المالکی: الفصول المھمۃ ص ۲۷۴۔ ط الغری۔ سنن ابوداؤد والی

حدیث درج کر کے لکھتے ہیں: یہ حدیث ثابت وصحیح ہے اسے طبرانی نے معجم میں اور دیگر محدثین نے تخریج کیا ہے۔

۱۴) العلامۃ الابیاری: العرائس الواضحۃ ص ۲۸۔ ط القاہرۃ الفصول المہمۃ والی حدیث۔

۱۵) العلامۃ السیوطی: الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۵۷۔ ط مصر۔ سنن ابو داؤد والی حدیث۔

۱۶) العلامۃ السیوطی: الجامع الصغیر ج ۲ ص ۵۷۹۔ ط مصر۔ ابو داؤد و حاکم کی سند سے مسند والی روایت۔

۱۷) العلامۃ الشیخ سعدی الابی فی ارجوزتہ ص ۳۰۷ (المخطوط)

۱۸) العلامۃ الابیاری: جالیۃ الکدر ص ۲۰۸۔ ط مصر۔

۱۹) العلامۃ القندوزی: ینابیع المودۃ ص ۴۳۰۔ ط اسلامبول۔ یہ روایت مشکوٰۃ، ابو داؤد، الحموینی، ابن الجوزی، الجامع الصغیر اور الحاکم کی سند سے دی ہے۔

۲۰) العلامۃ محمد حسن فیض اللہ: فیض القدیر ج ۲۔ ص ۱۰۱۔ ط القاہرۃ۔

۲۱) العلامۃ المحدث ابن کثیر الدمشقی: نہایۃ البدایۃ والنہایۃ ج ۱ ص ۳۸، ۳۹۔ ط القاہرۃ۔

۲۲) العلامۃ النابلسی: ذخائر المواریث ج ۳۔ ص ۱۷۵۔ ط القاہرۃ۔

۲۳) العلامۃ ابوبکر البیہقی: البعث والنشور (المخطوط)

۲۴) العلامۃ الشیخ عبدالوہاب الشعرانی: مختصر تذکرۃ القرطبی ص ۱۳۱۔ ط مصر۔

۲۵) العلامۃ یوسف النبہانی: الفتح الکبیر ج ۳ ص ۲۰۹۔ ط مصر۔

۲۶) العلامۃ الشیخ عبدالحق: شرح المشکوٰۃ ج ۴۔ ص ۳۳۸۔ ط نول کشور۔ لکھنو۔

دوسری حدیث: ابوسعید الخدریؓ

ان احادیث میں یہ اضافہ ہے: وہ عترت نبی سے ہونگے اور ان کے اہل بیت سے۔

۱) امام احمد بن حنبل نے اپنی "المسند" میں ج ۳ ص ۳۶۔ ط المیمنتہ بمصر یہ حدیث روایت کی ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: لا تقوم الساعة حتی تمتلی الارض ظلماً وعدواناً، قال: ثم یخرج رجل من عترتی او من اهل بیتی یملاها قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً وعدواناً.

ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا ظلم وعدوان سے بھر نہیں جاتی،، پھر میری عترت سے، یا اہل بیت سے (شک راوی کو ہے) ایک شخص خروج کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وعدوان سے بھری ہوئی ہوگی۔

۲) الحافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نیشاپوری نے اپنی کتاب المستدرک، ج ۴، ص ۵۵۷، ط حیدرآباد پر یہ حدیث تخریج کی ہے۔

۳) حافظ شمس الدین ذہبی نے تلخیص المستدرک (المطبوع بذیل المستدرک، ج ۴، ص ۵۵۷)

۴) العلامہ القندوزی: ینابیع المودۃ، ج ۳، ص ۸۹، ط بیروت۔

تیسری حدیث: ابوسعید الخدریؓ

ان روایات میں یہ اضافہ ہیں: یہ اہل بیت نبیؐ سے ہوں گے۔ ان کے لیے آسمان سے برکت نازل ہوگی۔ ان کے لیے زمین اپنی برکات ظاہر کردے گی۔ امت پر سات برس حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نازل ہوں گے۔

۱) حافظ ابونعیم الاصبہانی نے اپنی کتاب ''الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدیؑ'' کی پچیسویں حدیث ان الفاظ میں روایت کی ہے:

عن ابی سعید الخدریؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ یخرج رجل من اھل بیتی و یعمل بسنتی و ینزل اللہ له البرکة من السمآء و تخرج له الارض برکتھا و تملا به الارض عدلا کما ملئت ظلماً و جوراً و یعمل علیٰ ھذہ الامة سبع سنین و ینزل بیت المقدس

ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔ وہ میری سنت پر عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسمان سے برکت نازل فرمائے گا۔ زمین اس کے لیے اپنے برکات ظاہر کردے گی۔ اس کے ذریعے سے زمین عدل سے ایسے بھرے گی جیسے ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال حکومت کرے گا اور بیت المقدس میں نزول اجلال فرمائے گا۔

۲) حافظ نورالدین علی بن ابی بکر نے مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۷، ط مکتبة القدسی فی القاہرة میں یہ حدیث تخریج کی ہے:

عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول:

يخرج من امتي يقول بسنتي ينزل الله عزوجل له القطر من السمآء و ينبت الله له الأرض من بركتها تملا لأرض من بركتها و ينزل بيت المقدس قلت رواه الترمذی و ابن ماجة باختصار و رواه الطبرانی فی الاوسط

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔ وہ میری سنت کے مطابق بات کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسمان سے تانبا نازل کرے گا اور زمین کی برکات اس کے لیے اگائے گا۔ اس کے ذریعے سے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال حکومت کرے گا اور بیت المقدس میں نزول فرمائے گا۔ اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ روایت کیا۔ طبرانی نے اوسط میں اسے روایت کیا ہے۔

۳) العلامۃ السیوطی نے الحاوی للفتاوٰی، ص ۶۳، ط مصر پر طبرانی کی الاوسط اور ابونعیم کی سند سے مجمع الزوائد والی حدیث روایت کی ہے۔

چوتھی حدیث: ابوسعید الخدریؓ

۱) امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند (ج ۳، ص ۲۸، ط المیمنیہ بمصر) میں یہ حدیث تخریج کی ہے:

عن ابی سعید ان رسول الله ﷺ قال: تملا الارض ظلماً و جوراً ثم يخرج رجل من عترتي يملک سبعا او تسعا فيملاء الارض قسطا و عدلا

ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی پھر میری عترت سے ایک شخص خروج کرے گا جو سات یا نو سال حکومت کرے گا پس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

احمد بن حنبل نے یہ حدیث ص ۷۰ پر بھی تخریج کی ہے۔

۲) حافظ ابونعیم نے ''الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدیؑ'' (حدیث ثانی) یہ حدیث تخریج کی ہے:

عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ انه قال: تملا الارض ظلماً و جوراً فیقوم رجل من عترتی فیملا ها قسطا و عدلاً یملک سبعاً او تسعاً

ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی۔ پھر میری عترت سے ایک شخص کھڑا ہوگا جو اسے عدل و انصاف سے پر کر دے گا وہ سات یا نو برس حکومت کرے گا۔

۳) علامہ حموینی نے بھی اپنی فرائد السمطین میں اسے تخریج کیا ہے۔

۴) امام حاکم نیشاپوری نے المستدرک (ج ۴، ص ۵۵۸، ط حیدرآباد) میں اسے تخریج کیا ہے۔

۵) علامہ ذہبی نے تلخیص المستدرک جو ذیل مستدرک میں چھپی ہے اسے تخریج کیا ہے۔

۶) علامہ السیوطی نے الحاوی للفتاوئی، ص ۶۳، ط مصر اسے نقل کیا ہے۔

پانچویں حدیث: ابوسعید الخدریؓ

اس میں آپؐ کے چمکتے چہرے کا ذکر ہے۔

۱) امام احمد بن حنبل: المسند، ج ۳، ص ۱۷، ط المیمنیہ بمصر۔

عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعۃ حتی یملک رجل من اھل بیتی اجلی اقنی یملا الارض عدلاً کماملئت قبلہ ظلماً یکون سبع سنین۔

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص چمکتے روشن چہرے، کھڑی ناک والا بادشاہ نہ بن جائے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ اسے سے پہلے ظلم سے پھر ہو چکی ہوگی۔ اس کی حکومت سات سال ہوگی۔

۲) علامہ حموینی نے فرائد السمطین میں (ص ۶۹۳)۔

۳) العلامۃ گمشخانوی نے راموز الاحادیث، ص ۴۷۷ پر اسے نقل کیا ہے۔

۴) حافظ ابونعیم: الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدیؑ (حدیث ثالث)

اس روایت میں ''لا تقضی الساعۃ'' قیامت نہیں ہو گزرے گی کے الفاظ ہیں۔

۵) العلامۃ السیوطی: الحاوی للفتاوی، ص ۶۳، ط مصر۔ ابونعیم والی روایت ہے مگر ''الساعۃ'' کی بجائے ''الدنیا'' کا لفظ ہے۔

چھٹی حدیث: ابوسعید الخدریؓ

۱) الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر: مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴، ط مکتبۃ القدسی

فی القاہرہ۔

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر میرے اہل بیت میں سے ایک چمکتے دمکتے چہرے، کھڑی ناک والا حاکم ہوگا۔ وہ وسعتِ زمین میں عدل پھیلائے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ وہ سات سال حکومت کرے گا۔ اس کو ابویعلیٰ نے روایت کیا۔

۲) حافظ ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد بن عبدالکریم الرافعی الشافعی نے اپنی کتاب ''التدوین'' ج ۲، ص ۸۴، پر یہ حدیث تخریج کی ہے۔

ابوسعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے ایک فرد میری امت پر حکومت کرے گا۔ وہ وسعتِ زمین پر عدل قائم کرے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے جور پھیلا ہوا ہوگا۔ اس کی حکومت سات برس ہوگی۔ عدی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عامر الاحول کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسے ابی الساح سے سنا ہے۔

ساتویں حدیث: ابوسعید الخدریؓ

۱) حافظ ابونعیم: الاربعین: حدیث ۲۲۔

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تملأن الارض ظلماً و عدواناً ثم لیخرجن رجل من اھل بیتی حتی یملأھا قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً و عدواناً

یقیناً زمین ظلم و عدوان سے بھر جائے گی پھر یقیناً میرے اہل بیت میں ایک شخص خروج کرے گا یہاں تک کہ وہ اسے عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ

جور وسرکشی سے پر تھی۔

۲) السیوطی: الحاوی للفتاوی، ص ۶۳، ط مصر۔

۳) السیوطی: الجامع الصغیر، ج ۲، حدیث ۲۲۹۷، ط مصر۔

۴) العلامہ قندوزی: ینابیع المودۃ، ص ۱۸۶، ط اسلامبول۔

آٹھویں حدیث: ابوسعید خدریؓ

اس میں آپ کی کشش کا بیان ہے۔

العلامہ السیوطی: الحاوی للفتاوی، ص ۷۷، ط مصر۔

روی عن نعیم بن حماد عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال: یاوی إلی المهدیؑ أمته کما تاوی النحل الی یعسوبها، یملا الارض عدلاً کما ملئت جوراً حتی یکون الناس علی مثل امرهم الاول لا یوقظ نائماً ولا یهریق دما.

نعیم بن حماد روایت کرتے ہیں: ابوسعید خدری سے وہ نبی کریم ﷺ سے آپ نے فرمایا: امام مہدیؑ کی طرف ان کی امت اس طرح دوڑ کر آئے گی جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پاس جاتی ہیں۔ وہ زمین کو اس طرح عدل سے بھر دیں گے جیسے وہ جور سے پر ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگ اپنی پہلی حالت پر ہو جائیں گے کہ نہ سوتے ہوئے کو کوئی جگائے گا اور نہ ہی خون بہایا جائے گا۔

نویں حدیث: ابوسعید الخدریؓ

اس میں بعض برکات کا ذکر ہے۔

۱) امام احمد بن حنبل نے اپنی المسند میں (ج ۳، ص ۳۷، ط المیمنیہ بمصر) یہ

حدیث روایت کی ہے۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اس وقت بھیجا جائے گا جب لوگوں میں اختلاف ہوگا اور زلزلے آئیں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کردے گا جیسا کہ وہ جور وظلم سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے۔ وہ مال کو لوگوں کے درمیان برابر کا تقسیم کرے گا۔ حضورؐ نے یہاں ''صحاحا'' کا لفظ استعمال کیا تو پوچھنے والے نے پوچھا کہ یہ صحاحا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان برابر تقسیم۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ امت محمد ﷺ کے دلوں کو تونگر کردے گا اور ان کا (مہدیؑ) عدل ان میں کشادگی لائے گا۔ یہاں تک کہ ایک ندا دینے والے کو منادی کے لیے کہا جائے گا: ''ہے کوئی شخص جسے مال کی حاجت ہو'' کی منادی کرے گا تو کوئی شخص بھی کھڑا نہیں ہوگا۔ سوائے ایک شخص کہ وہ کہے گا کہ ''سادن یعنی خازن کو بلاؤ اور اس سے کہو کہ مہدیؑ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم مجھے مال دو۔ اس سے کہا جائے گا کہ جھولی پھیلاؤ۔ جب اس کی جھولی میں مال ڈالا جائے گا اور وہ بھر جائے گی تو وہ شخص ندامت محسوس کرے گا اور کہے گا: میں امت محمد کا بدترین، لالچی شخص تھا یا میں ان کی عطا کی وسعت سمجھنے سے قاصر رہا۔ پس وہ مال واپس کرنا چاہے گا تو اس سے کہا جائے گا۔ جو مال ہم عطا کردیتے ہیں۔ واپس نہیں لیتے۔ یہ صورتحال سات، آٹھ یا نو سال جاری رہے گی۔ پھر اس کے بعد زندگی میں کوئی اچھائی نہیں۔ یا یہ فرمایا: اس کے بعد زندگی میں کوئی اچھائی نہیں۔

توضیح: ان آخری دو جملوں میں شک راوی کو ہے۔ پہلے جملے میں ''عیش'' کا لفظ ہے جس کا ترجمہ زندگی ہے اور دوسری جملے میں اس کا متبادل ''حیاۃ'' کا لفظ

ہے جس کے وہی معنی ہیں نیز یہ کہ سالوں کے تعین میں سات، آٹھ یا نو کا شک راوی کو ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اس سے مشابہ روایات المسند، ج ۳، ص ۵۲ پر بھی دی ہیں۔

۲) ابو نعیم نے الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدیؑ کی اٹھارویں حدیث یہی نقل کی ہے مگر اس میں "لوگوں کے درمیان برابر سے تقسیم کرے گا" تک کے الفاظ ہیں۔

۳) الحافظ گنجی شافعی: البیان فی اخبار آخر الزمان (ص ۸۴، ط نجف) نے مسند احمد والی پوری روایت تخریج کرنے کے بعد لکھا ہے: "یہ حدیث حسن اور ثابت ہے جسے اہل حدیث کے شیخ نے اپنی مسند میں تخریج کیا ہے۔ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ جو صحیح مسلم میں مجمل روایت آئی ہے۔ وہ مسند میں واضح ہو گئی ہے۔ دونوں روایت ایک دوسرے کے موافق ہیں۔

۳) علامہ ابن حجر الہیثمی: الصواعق المحرقۃ، ص ۹۹، ط عبداللطیف، بمصر۔

احمد و ماوردی نے تخریج کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری عترت میں سے قریش میں سے مہدی کی بشارت ہو۔ مسند احمد والی روایت "سادن کو بلاؤ" تک.... تو وہ آئے گا اور کہے کہ "میں مہدیؑ کا فرستادہ ہوں تا کہ تجھے مال دوں" وہ کہے گا کہ "جھولی بھر دو" وہ اتنی بھر دی جائے گی کہ اٹھا نہ سکے گا۔ پس اس میں اتنا مال ڈالا جائے گا جتنا کہ وہ اٹھا سکے۔ وہ باہر نادم ہو کر آئے گا اور کہے گا...... آخر روایت تک......

اردو ترجمے میں یہ روایت حذف کر دی گئی ہے۔

۴) علامہ ابن حجری نے اپنی کتاب القول المختصر، ص ۵۶ پر بھی اسے تخریج کیا

ہے۔ "بالسویۃ بین الناس" تک۔

۵) العلامہ الحموینی: فرائد السمطین "بالسویۃ بین الناس" تک۔

۶) حافظ نور الدین علی ابن ابی بکر: مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۳، مکتبۃ القدسی۔

۷) ابن صباغ المالکی: الفصول المہمۃ، ص ۲۷۹، ط الغریٰ۔

۸) العلامۃ علی متقی الھندی، منتخب کنز العمال، ج ۶، ص ۲۹، المطبوع بہامش المسند۔

۹) العلامۃ السیوطی: الحاوی للفتاوئ، ص ۵۸، ط مصر، احمد کی المسند، ماوردی کی کتاب المعرفۃ اور ابو نعیم کی اربعین کی سند سے۔

۱۰) العلامۃ الذہبی: میزان الاعتدال، ج ۲، ص ۳۱۰، ط القاھرۃ۔

۱۱) ابن حجر المکی: الفتاوئ الحدیثیۃ، ص ۲۹، ط مصر۔

۱۲) العلامہ القندوزی: ینابیع المودۃ، ص ۴۸۷، اسلامبول۔

۱۳) علامہ عبد النبی بن احمد القدوسی: سنن الھدیٰ، ص ۵۷۲۔

۱۴) العلامہ النبہانی، الفتح الکبیر، ج ۱، ص ۱۶، ط مصر۔

۱۵) العلامۃ الکمش خانوی: راموز الاحادیث، ص ۷۔

۱۶) العلامہ ابن الصبان۔ اسعاف الراغبین، ص ۱۵۱، المطبوع علی الھامش نور الابصار۔

۱۷) العلامۃ الشبلنجی۔ نور الابصار، ص ۲۳۰، ط العثمانیہ بمصر۔

دسویں حدیث: ابوسعید الخدریؓ

اس میں بھی بعض برکات کا ذکر ہے۔

۱) العلامۃ البغوی: مصابیح السنۃ، ج ۲، ص ۱۳۶، ط الخیریہ بمصر۔

عن ابی سعید الخدری قال: ذکر رسول اللہ ﷺ بلاءً یصیب هذه الامة حتی لایجد الرجل ملجئا یلجاء الیه من الظلم فیبعث الله رجل من عترتی اهل بیتی فیملا به الارض لا تدع السماء من قطرها شیئاً الا صبته مدراراً ولا تدع الارض من نباتها شیئاً الا اخرجته حتی تمنی الاحیاء الاموات تعیش فی ذالک سبع سنین اوثمانی سنین او تسع سنین.

ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا۔ اس بلا کا جو اس امت کو پیش آئے گی۔ یہاں تک کہ پناہ خواہ کو جائے پناہ نہیں مل سکے گی ظلم کے خلاف؟ پس اللہ میری عترت و اہل بیت سے ایک فرد کو مقرر کرے گا جو عدل و انصاف سے اس دنیا کو ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ زمین و آسمان کے رہنے والے اس سے خوش ہوں گے۔ آسمان سے بارش کی دعائیں کی جائے گی۔ مگر یہ کہ وہ بہت زور سے برسنے لگی گی اور زمین سے نبات اگنے کی دعائیں ہوں گی مگر یہ کہ زمین اسے نکال دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ تمنا کریں گے کہ مرجانے والے زندہ ہو جائیں۔ اس حالت میں لوگ سات، آٹھ یا نو سال زندگی بسر کریں گے۔

۲) اس کو روایت کیا علامہ قرطبی نے التذکرۃ، ص ۶۱۵، ط عبدالحمید بمصر میں۔

۳) العلامہ الخطیب التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، ج ۳، ص ۲۴، ط دمشق۔

۴) حافظ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۸۳۸، ط حیدرآباد۔

۵) ابن حجر الہیثمی: الصواعق المحرقہ، ص ۹۷، ط عبداللطیف بمصر۔

روی الحاکم فی صحیحه: یحل بامتی فی آخر الزمان بلاءٌ

شدیداً من سلاطینھم

حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کیا: میری امت پر آخری زمانے میں ان کے سلاطین کی طرف سے بلاء شدید وارد ہوگی کہ جس سے شدید تر کسی نے سنی بھی نہ ہوگی یہاں تک کہ کسی کو پناہ بھی نہ مل سکے گی۔ پس اللہ میری عترت اور اہل بیت میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ آسمان و زمین کے رہنے والے اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ آسمان اپنے خزانے چھوڑ دے گا اور زمین اپنی پیداوار اس طرح نکالے گی کہ کچھ نہ بچائے گی۔ لوگ اس میں سات، آٹھ یا نو سال رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ زمین کے رہنے والوں کے لیے جو خیر فرمائے گا زندہ حضرات مردوں کے جی اٹھنے کی تمنا کرنے لگیں گے۔ اسے طبرانی و بزاز نے نیز ابوداؤد و حاکم نے ذرا سے فرق سے روایت کیا ہے۔

٦) العلامۃ السیوطی: الحاوی للفتاوی، ص ٦٥، ط مصر، بتغیر یسیر۔
٧) عبدالوہاب الشعرانی، مختصر تذکرۃ القرطبی، ص ٢٠٧، ط عبدالحمید الحنفی بمصر۔
٨) العلامۃ الکنجی الشافعی۔ البیان فی آخر الزمان، ص ٣١٦، ط نجف۔
٩) العلامۃ الحمزاوی: مشارق الانوار، ص ١٥٢، ط مصر۔
١٠) ابن الصبان: اسعاف الراغبین، ص ١٤٨، المطبوع بھامش نورالابصار، ط مصر
١١) العلامۃ القندوزی: ینابیع المودۃ، ص ٤٣١، ط اسلامبول۔

ملحوظہ: یہ ابوسعید خدریؓ کی ایک ہی روایت ہے جو مختلف راویوں نے تغیر الفاظ کے ساتھ مکمل و ادھوری بیان کی ہے۔

حدیث جابر بن عبداللہ الانصاریؓ

العلامۃ الشیخ ابراہیم محمد بن ابی بکر بن حمویہ الحموینی والمتوفی سنہ ۷۲۲ھ نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں یہ حدیث نقل کی ہے:

عن جابر بن عبدالله الانصاری عن رسول الله ﷺ المهدی من ولدی إسمه إسمي، و كنية كنيتي أشبه الناس بی خلقاً و خلقاً يكون له غيبة و حيرة يضل فيها الامم يقبل كالشهاب الثاقب يملأها عدلاً و قسطاً كما ملئت جوراً و ظلماً.

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدیؑ میری نسل سے ہے۔ اس کا نام میرا نام، اس کی کنیت میری کنیت ہوگی۔ وہ صورت و سیرت میں تمام لوگوں کے مقابلے میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہوگا۔ اسے غیبت حاصل ہوگی اوراس کے بارے میں لوگ حیران ہوکر گمراہ ہوجائیں گے۔ وہ شہاب ثاقب کی طرح آگے بڑھے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے ایسا بھرے گا جیسا کہ وہ جور وظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔

حدیث عبداللہ بن عباسؓ

علامہ ابراہیم بن محمد بن ابی بکر بن حمویہ الحموینی نے فرائد سمطین میں ابن عباس کی یہ روایت دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ میری امت کے امام اور میرے بعد اس پر میرے خلیفہ ہیں۔ انہیں کی اولاد سے مہدی المنتظر ہوں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جیسا کہ وہ ظلم و جور سے پر ہوگی۔ قسم اس ذات کی جس نے مجھے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اس کی غیبت

کے زمانے میں اس کی امامت پر قائم رہنے والے کبریت احمر سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ پس جابر بن عبداللہ انصاری کھڑے ہوگئے اور پوچھا: آپ کی اولاد میں قائم کی غیبت بھی ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں رب کی قسم اللہ ایمان لانے والوں کو مضبوط کرے گا اور کافروں کو مٹائے گا۔ جابر یہ اللہ کے امور میں سے ایک امر اور اس کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ جس کی علت اس کے بندوں میں سے معاویہ جیسے لوگ ہیں اور شک سے دور رہو کیونکہ اللہ کے کام میں شک کرنا کفر ہے۔

۲) اس روایت کو علامہ سلیمان قندوزی نے بھی ینابیع المودۃ، ص ۴۴۸، ط اسلامبول پر تھوڑے تغیر کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حدیث قیس بن جابر بن عبداللہ انصاریؓ

۱) حافظ ابونعیم نے الاربعین حدیثاً فی ذکر المهدیؑ (ح ۳۷) میں قیس بن جابر عن ابیہ عن جدہ یہ حدیث روایت کی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلفا ہوں گے۔ ان کے بعد امرا ہوں گے۔ ان کے بعد جابر بادشاہ پھر میرے اہل بیت سے ایک شخص خروج کرے گا جو زمین کو عدل سے ایسے بھرے گا جیسے وہ جور سے بھری ہوگی۔

۲) اس کو روایت کیا ابن اثیر جزری نے اسد الغابۃ، ج ۱، ص ۲۵۹، ط مصر۔

۳) اسد الغابۃ، ج ۵، ص ۱۵۵۔

۴) علی متقی الہندی، منتخب کنز العمال، ج ۶، ص ۳۰، ط المیمنیۃ بمصر المسند کے حاشیے پر چھپی ہے۔

۵) علامہ گنجی شافعی: البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۹۸، ط نجف۔

۶) ابن حجر الہیثمی۔ الصواعق المحرقہ، ص ۹۹، ط عبداللطیف۔

۷) العلامۃ السخاوی للفتاوی، ص ۶۴، ط مصر و ص ۷۹۔

۸) العلامۃ السیوطی: الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۳۳، ط مصر۔

۹) ابن صباغ المالکی: الفصول المھمۃ، ص ۲۸۰، ط الغری۔

۱۰) شہاب الدین العسقلانی: الاصابہ فی تمییز الصحابۃ، ج ۴، ص ۳۱، ط دار الکتب المصریۃ۔

۱۱) حافظ نور الدین ابی بکر۔ مجمع الزوائد، ج ۵، ص ۱۹۰، ط مکتبۃ القدسی بالقاہرۃ۔

۱۲) العلامۃ الشیخ زین الدین الکروی: القرب فی محبۃ العرب، ص ۱۳۴، ط مکتبۃ الاسکندریۃ۔

۱۳) علامہ شبلنجی، نور الابصار، ص ۲۳۱، ط العثمانیۃ بمصر۔

۱۴) العلامۃ النبھانی: الفتح الکبیر، ج ۲، ص ۱۶۴، ط مصر۔

حدیث: حضرت حذیفۃ بن الیمانؓ

۱) حافظ ابو نعیم نے الاربعین حدیثاً فی المہدیؑ کی نویں حدیث ان الفاظ میں نقل کی ہے:

عن حذیفة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : المهدى رجل من ولدى لونه لون عربى، جسمه جسم إسرائيلى، علىٰ خده الايمن خال كأنه كوكب درى يملا الارض عدلا كما ملئت جورا يرضى فى خلافته اهل الارض و اهل السماء والطير فى الجو.

حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد سے ہوگا۔ اس کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا۔ اس کے سیدھے رخسار پر چمکتے تارے کی طرح مسہ ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسا پر کرے گا جیسے وہ جور سے پر ہوگی۔ اس کی خلافت میں اہل زمین و آسمان یہاں تک کہ فضاء کے پرندے بھی خوش ہوں گے۔

۲) العلامۃ الذہبی، تاریخ الاسلام، ج۱، ص۱۵۶، ط مصطفی الحلبی بمصر۔

۳) علامۃ ابن حجر الہیثمی، الصواعق المحرقۃ، ص ۹۸، اس میں ۲۰ سال حکومت کرنے کا ذکر ہے۔

۴) ابن صباغ المالکی: الفصول المہمۃ، ص ۲۷۵، اس میں دس سال حکومت کرنے کا ذکر ہے۔

۵) علامہ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ص ۶۶۔

۶) علامہ سیوطی، الجامع الصغیر، ج۲، ص۵۷۹، ط مصر۔

۷) العلامہ محب الدین الطبری: ذخائر العقبی، ص ۱۳۶، مکتبۃ القدسی بمصر

۸) حافظ ابن حجر العسقلانی: لسان المیزان، ج ۵، ص ۲۳، ط حیدرآباد۔

۹) ابن حجر الہیثمی، الفتاوی الحدیثیۃ، ص ۳۸، ط مصر۔

۱۰) حافظ گنجی شافعی: البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۰، ط نجف، ص ۹۴۔

۱۱) نور السمہودی: جواہر العقد الدین بحوالہ ینابیع المودۃ، ص ۴۳۳، ط اسلامبول

۱۲) العلامۃ الحمزاوی، مشارق الانوار، ص ۱۵۲، ط مصر۔

۱۳) العلامۃ ابن الصبان: اسعاف الراغبین، نور الابصار کے حاشیے پر چھپی۔ ص ۱۳۹، ط مصر۔

۱۴) علامہ عبدالھادی الابیاری، العرائش الواضحۃ، ص ۲۸۰، ط مصر۔

۱۵) علامہ عبدالہادی الابیاری: جالیۃ الکدر فی شرح منظومۃ البرزنجی، ص ۲۰۸، ط مصر۔

۱۶) العلامۃ شبلنجی، نور الابصار، ص ۲۲۹، ط العثمانیۃ بمصر۔

۱۷) علامہ سلیمان القندوزی: ینابیع المودۃ، ص ۱۸۸، ط اسلامبول۔

۱۸) العلامہ یوسف النبھانی: الفتح الکبیر، ج ۳، ص ۲۵۹، ط مصر۔

محی الدین ابن العربیؒ کا افادہ

جان لو کہ جب مہدیؑ خروج فرمائیں گے تو عام و خاص مسلمان خوش ہوں گے۔ ان کے ساتھ الٰہی لوگ ہوں گے جو آپ کی دعوت کو قائم کریں گے اور آپ کی مدد کریں گے۔ وہ آپ کے وزرا ہوں گے جو آپ پر سے مملکت کا بوجھ کم کریں گے اور جو ذمہ داری اللہ نے آپ کو سونپی ہے اس میں آپ کی مدد کریں گے۔ آپ کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کا سہارا لیے مشرقی دمشق کے سفید منارے کے پاس اتریں گے جبکہ لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں گے۔ امام علیہ السلام آپ کو آگے آنے کا اشارہ کریں گے تو آپ بڑھ کر لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق نماز پڑھائیں گے۔ آپ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ مہدیؑ کو ان کی وجہ سے غلبہ دیگا۔ پاک و پاکیزہ ان کے زمانے میں سفیانی دمشق میں ایک درخت کے پاس قتل ہوگا اور بیداء میں زمین پھٹ کر اس کا لشکر دھنس جائے گا۔ جو اس کے لشکر میں مجبوراً شریک تھا اس کا حشر اس کی نیت کے مطابق ہوگا۔

(نور الابصار، ص ۲۲۹، ط العثمانیہ نقلاً عن الفتوحات المکیہ)

پہلی حدیث: عبداللہ بن عمرؓ

۱) امام ابن تیمیہ الحرانی الحنبلی نے اپنی مشہور کتاب منہاج السنۃ، ج ۴، ص ۲۱۱، ط القاہرۃ میں یہ حدیث نقل کی ہے: جناب ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں میری اولاد سے ایک شخص خروج کرے گا اس کا نام میرے نام پر اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی۔ وہ دنیا کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ جور سے بھر چکی ہوگی۔ پس وہی مہدی ہے۔

۲) علامہ سبط ابن جوزی نے بھی التذکرۃ، ص ۲۰۴، ط طہران میں اس کو نقل کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث مشہور ہے ابوداؤد اور زہری نے بھی اس مفہوم کی حدیث روایت کی ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر زمانے کا صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو اٹھائے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

دوسری حدیث: عبداللہ بن عمرؓ

۱) حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی میں دو احادیث (نمبر ۱۹ اور ۲۱) روایت کی ہیں۔

(ا) جناب عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت نہ کرلے۔ اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح مملو کردے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (ح ۱۹)

(ب) ابن عمرؓ سے ہی روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا جانے والی نہیں

یہاں تک کہ اللہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو کھڑا کرے گا جس کا نام میرے نام پر اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے ایسا بھرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(ح۲۱)

۲) علامہ یوسف بن یحیٰی المقدسی الشافعی: عقد الدرر فی ظہور المنتظر۔

۳) ابن صباغ المالکی: الفصول المہمۃ، ص۲۷۴، ط الغری۔

تیسری حدیث: عبداللہ بن عمرؓ

۱) العلامۃ السیوطی نے الحاوی للفتاوی، ص۶۲، ط مصر میں یہ حدیث روایت کی ہے: طبرانی نے ''الاوسط'' میں روایت تخریج ہے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: عنقریب اس نوجوان کے صلب میں سے ایک شخص خروج کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جب تم اسے دیکھو تو تمیمی نوجوان کے اوپر نظر رکھو۔ وہ مشرق سے بڑھے گا اور وہ ''مہدیؑ'' کا جھنڈا تھامنے والا ہوگا۔

۲) ابن حجر المکی نے بھی الفتاوی الحدیثیہ میں (ص ۲۷، ط مصر) یہ حدیث رایت کی ہے۔

حدیث قرۃ المزنیؓ

۱) علامہ جلال الدین السیوطی نے الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۳۴۵، ط مصر پر یہ حدیث روایت کی ہے۔

قرۃ المزنی کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ضرور یہ زمین ظلم و جور سے بھر

جائے گی۔ جب یہ ظلم و جور سے بھر جائے گی تو اللہ مجھ سے (میری نسل) ایک ایسے شخص کو کھڑا کرے گا جس کا نام میرا نام، جس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا۔ وہ اسے عدل و انصاف سے ایسا بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ آسمان اپنے خزانوں میں سے کچھ نہیں روکے گا نہ زمین اپنے نباتات میں سے کچھ روکے گی۔ وہ تمہارے درمیان سات یا آٹھ سال یا زیادہ ہوا تو نو سال رہے گا۔

۲) علامہ سیوطی ہی نے الحاوی للفتاویٰ، ص ۶۰، ط مصر۔

۳) حافظ نور الدین الھیثمی: مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴، مکتبۃ القدسی فی القاھرۃ

۴) علامہ سلیمان قندوزی: ینابیع المودۃ، ص ۱۸۶، ط اسلامبول۔

۵) علامہ گمشخانوی: راموز الاحادیث، ص ۳۳۶، قشلہ ھمایوں بالآستانہ۔

۶) العلامۃ علی متقی الھندی: منتخب کنز العمال و مسند احمد کے حاشیے پر: ج ۶، ص ۳۰ ط المیمنیۃ بمصر۔

حضرت علیؑ سے مروی مزید احادیث

پہلی حدیث

حضرت علیؑ سے اس ضمن میں بہت سی احادیث مروی ہیں جن میں سے بعض کو پہلے نقل کر چکے ہیں۔ یہاں آپ سے مروی مزید احادیث پیش کر رہے ہیں:

۱) امام احمد بن حنبل: المسند، ج ۱، ص ۹۹، ط مصر۔

حجاج کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے تو ہم میں سے ایک فرد کو اللہ کھڑا کرے گا جو اسے عدل سے ایسے بھر دے گا جیسا کہ وہ جور سے بھری ہوگی۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ

میں نے اس روایت کو عن حبیب عن ابی طفیل بھی سنا ہے۔

۲) ایسی ہی روایت ابوداؤد بجستانی نے اپنی سنن میں دی ہے: ج ۴، ص ۱۵۱، ط السعادۃ بمصر۔

۳) العلامہ محمد بن عیسی الترمذی، الصحیح، ط الصاوی، ج ۲، ص ۶۴، ترجمہ اردو۔

۴) علامہ مقدسی: البدء والتاریخ، ج ۲، ص ۱۸۰، ط الخانجی بمصر۔

۵) حافظ ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی الشافعی: الاعتقاد، ص ۱۰۵، کامل مصباح۔

۶) الحافظ ابوالحسن رزین بن معاویہ العبدری الاندلسی: الجمع بین الصحیحین۔

۷) الحافظ السیوطی: الحاوی للفتاوی، ص ۵۹۔

۸) الحافظ السیوطی: الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۲۷۷، ط مصر۔

۹) ابن کثیر الدمشقی: نہایۃ البدایۃ والنہایۃ فی الفتن والملاحم، ج ۱، ص ۳۷، ۳۸، ط ریاض۔

۱۰) ابن الصباغ المالکی: الفصول المہمۃ، ص ۲۷۵، ط الغری۔

۱۱) العلامۃ الحمزاوی: مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار، ص ۱۲۵، ط الشرفیۃ بمصر۔

۱۲) العلامہ النابلسی: ذخائر المواریث، ج ۲، ص ۱۹۳، ط مکتبۃ القدسی بمصر، وج ۳، ص ۱۸، عن ابی داؤد، ج ۴، ص ۶۷، عن ابن ماجہ فی الجہاد وج ۳، ص ۵۰ عن الترمذی فی الفتن۔ بنیادی راوی عبدالجبار بن العلاء، اور عثمان بن ابی شیبہ ہیں۔

۱۳) علامہ سلیمان قندوزی: ینابیع المودۃ، ج ۳، ص ۸۹، ط مطبعۃ العرفان بیروت۔

۱۴) الشیخ محمد الصبان، اسعاف الراغبین (نورالابصار کے حاشیے پر) ص ۱۴۸، ط

مصر۔

۱۵) العلامہ یوسف النبھانی: الفتح الکبیر، ج ۳، ص ۳۹، ط مصر۔

۱۶) محمد بن طلحہ الشافعی: مطالب السئول، ص ۸۹، ط طہران۔

۱۷) سبط ابن جوزی: تذکرۃ الخواص، ص ۳۷۷، ط الغری۔

۱۸) العلامۃ علی بن احمد العزیزی، السراج المنیر، ص ۲۲۱، ط القاھرۃ۔

۱۹) العلامۃ گنجی الشافعی، البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۳۰۸، ط النجف۔

۲۰) العلامۃ الشیخ عبدالھادی الابیاری: جالیۃ الکدر، ص ۲۰۸، ط مصر۔

۲۱) العلامہ عبدالھادی الابیاری: العرائس الواضحہ، ص ۲۰۸، ط القاھرۃ۔

۲۲) العلامۃ الشبلنجی، نور الابصار، ص ۲۲۹، ط العثمانیہ بمصر۔

۲۳) العلامۃ السید محمد عبدالغفار الھاشمی الافغانی: ائمۃ الھدیٰ، ص ۱۴۰، القاھرۃ بمصر۔

دوسری حدیث

۱) العلامۃ سلیمان القندوزی: ینابیع المودۃ، ص ۴۳۵، ص ۴۵۸، ط اسلامبول:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: دنیا نہیں ختم ہوگی یہاں تک کہ میری امت میں سے ایک فرد جو حسینؑ کی اولاد میں سے ہوگا قیام نہ کرے۔ وہ زمین کو عدل سے ایسے بھرے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی۔

۲) العلامۃ السید علی الھمدانی: المودۃ القربیٰ، ص ۹۶، ط لاہور:

تیسری حدیث

الشیخ ابراہیم بن محمد بن ابی بکر بن حمویہ الحموینی: فرائد السمطین میں یہ حدیث

تخریج کی ہے: امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

المهدی من ولدی یکون له غیبة و حیرة تضل فیها الامم یأتی به خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیملاها قسطا و عدلا کما ملئت جوراً و ظلماً

مہدی میری اولاد سے ہے اس کی غیبت ہوگی جس سے لوگ حیرت میں مبتلا ہو کر اس کے بارے میں گمراہی کا شکار ہوں گے۔ حالانکہ اس کے بارے میں خیر الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسا بھرے گا جیسا کہ وہ جور و ظلم سے بھری ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی احادیث

پہلی حدیث

۱) العلامة الحمزاوی: مشارق الانوار، ص ۱۲۵، ط الشرفیہ بمصر، ابوداؤد و ترمذی کے طریق سے روایت کیا۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کے خاتمے میں صرف ایک دن بھی باقی ہو تو اللہ اس کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص بھیجا جائے گا جس کا نام اور جس کے والد کا نام میرے اور میرے والد کے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسا بھرے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

۲) علامہ سلیمان قندوزی: ینابیع المودة، ص ۲۵۹، ط اسلامبول۔

۳) العلامة السید علی الھمدانی، المودة القربیٰ، ص ۹۸، ط لاہور۔

۴) العلامة ابو البرکات نعمان آفندی، غالیة المواعظ، ج ۱، ص ۸۲، ط القاہرة۔

دوسری حدیث

العلامۃ نور الدین علی ابن ابی بکر: مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۶، ط مکتبۃ القدسی فی القاھرہ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کے پاس مہدیؑ کا ذکر ہوا تو فرمایا: اگر مدت مختصر ہوئی تو سات سال ورنہ آٹھ یا نو سال حکومت کرے گا اور زمین کو دل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

اسے بزاز نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کی حدیث

۱) الحافظ ابونعیم نے الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی (ح ۱۳) اس طرح روایت کی ہے:

جناب عبد الرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا ضرور میری عترت سے اللہ ایسے شخص کو کھڑا کرے گا جس کے سامنے کے دو دانت فاصلے پر اور پیشانی چمکتی ہوگی اور وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا اور مال سے لوگوں کو فیض پہنچائے گا۔

۲) العلامۃ السیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ص ۶۳، ط مصر۔

۳) العلامۃ الحموینی، فرائد السمطین۔

۴) علامہ نور الدین السمھودی، جواہر العقدین، بحوالہ ینابیع المودۃ، ص ۴۳۳، ص ۴۳۶۔

۵) علامہ گنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۶، ط نجف۔

۶) ابن حجر الھیثمی، الصواعق، ص ۹۸، ط عبداللطیف بمصر۔

۷) العلامۃ الحمزاوی: مشارق الانوار، ص ۱۵۲، ط مصر۔ اس میں ہے کہ پیشانی پر بال کم ہوں گے اس لیے چمکتی ہو گی۔

۸) علامہ ابن الصبان: اسعاف الراغبین (نورالابصار کے حاشیے پر ط مصر)

۹) الشیخ ابن حجر المکی، الفتاویٰ الحدیثیۃ، ص ۲۹، ط مصر۔

۱۰) العلامہ ابوالبرکات، نعمان آفندی، غالیۃ المواعظ، ج ۱، ص ۸۳، ط المحمدیۃ بالقاھرۃ۔

حافظ گنجی شافعی کا اہم افادہ

بعض روایات میں جو یہ آیا ہے کہ "اس کا نام میرا نام اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا" اس کے بارے میں حافظ گنجی شافعیؒ نے البیان فی اخبار آخرالزمان میں یہ افادہ تحریر فرمایا ہے:

(ترجمہ) ترمذی نے اسے روایت کیا ہے لیکن یہ جملہ ذکر نہیں کیا کہ اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔ ابوداؤد نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ حفاظ معتبر افراد جن سے احادیث روایت ہوئی ہیں۔ ان کی بڑی تعداد میں صرف اتنا آیا ہے کہ "اس کا نام میرے نام پر ہوگا"۔ یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ "اس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا" یہ اضافہ ہے۔ حدیث میں زیادتی ہے۔ اگر یہ صحیح بھی ہو تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا یعنی حسینؑ کے نام پر جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ پس کنیت اسم کی جگہ پر استعمال ہوئی ہے۔ کنایۃً، آپ امام حسنؑ کی بجائے امام حسینؑ کی اولاد سے ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ آپؑ

نے فرمایا ہو کہ اس کے والد کا نام میرے بیٹے کے نام پر ہوگا یعنی امام حسینؑ، امام مہدیؑ کے والد کا نام حسنؑ ہے۔ پس راوی کو وہم ہوا اور اس نے غلطی سے ''ابنی'' میرے بیٹے کی جگہ ''ابی'' لکھ دیا۔ روایت کے درمیان تطبیق کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے۔ اس روایت کی تاویل پُر تکلف ہے۔ اس بارے میں قولِ فیصل یہ ہے کہ امام احمد بن حنبل نے جو ضبط اور اتقان میں مشہور ہیں اپنی المسند میں اس روایت کو متعدد جگہ روایت کیا ہے: ''اس کا نام میرا نام ہوگا''۔

اس کے بعد علامہ گنجی شافعی العلامۃ حجۃ العرب شیخ الشیوخ ابو محمد عبدالعزیزی بن محمد بن عبدالحسن الانصاری کے سلسلے سے عن احمد بن حنبل کے طریق سے عن زر عن عبداللہ ''یواطی اسمہ اسمی'' ''اس کا نام میرے نام پر ہوگا'' والی حدیث روایت کرتے ہیں۔ بعد ازاں وہ حافظ ابو نعیم کی کتاب ''مناقب المہدی'' کے مختلف طرق گنواتے ہیں جن میں کے راوی یہ ہیں: عن زر عمرو بن مرۃ عن عبداللہ، سفیان بن عیینہ، قطر بن خلیفہ، اعمش، ابو اسحاق سلیمان بن فیروز الشیبانی، شعبہ، واسط بن الحارث، ابو شیبہ یزید بن معاویہ، سلیمان بن قرم، جعفر الاحمر، قیس بن ربیع، اسباط، سلام ابو المنذر، ابو شہاب محمد بن ابراہیم الکنانی، عمر بن عبید الطنافسی، ابوبکر بن عیاش، ابو الجحاف داؤد بن ابی العرف، عثمان بن شبرمۃ، عبدالملک بن ابی عینیہ، محمد بن عیاش عن عمرو العامری، عمرو بن قیس الملائی، عمار بن زریق، عبداللہ بن حکیم بن خبیر الاسدی، عمر بن عبداللہ بن بشیر، ابو الاحوص، سعد بن الحسن بن اخت ثعلبہ، معاذ بن نعلبۃ، یوسف بن یونس، غالب بن عثمان، حمزہ بن الزیات، شیبان، الحکم بن الہشام، ان سب سے صرف اتنا روایت کیا ہے: ''اس کا نام میرے نام پر ہوگا''۔ مگر عبید اللہ بن موسیٰ عن زائدۃ عن عاصم کے وہاں یہ بھی ہے کہ اس کے

باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔ جب اتنے سارے آئمہ نے اس کے برخلاف روایت کیا تو اس روایت سے کوئی عقل مند شک میں مبتلا نہیں ہوسکتا۔ واللہ اعلم، ختم کلامہ رفع اللہ مقامہ

علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۱۰۳ میں اس کا ایک جواب یہ دیا ہے کہ آپؑ کے والد کا نام حسن عسکری اور کنیت ابو محمدؑ ہے یعنی "محمد کا والد" جن کا نام عبداللہ تھا جو آنحضرت ﷺ کے والد تھے۔ پس دونوں کی کنیتیں موافق ہیں یعنی جناب عبداللہ کی اور امام حسن عسکریؑ کی کنیت نام ہی شمار ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی احادیث

پہلی حدیث

۱) حافظ ابوداؤد سجستانی نے اپنی "السنن"، ج ۴، ص ۱۵۱، ط السعادة، بمصر عن عاصم عن زر عن عبداللہ ابن مسعود عن النبی ﷺ ایک حدیث دی ہے جس کی پانچ سندیں عاصم تک یوں ہیں:

(ا) مسدد عن عمر بن عبید حدثھم (ب) محمد بن العلا، ابوبکر یعنی ابن عیاش (ج) مسدد ثنا یحییٰ عن سفیان (د) احمد بن ابراہیم ثنا عبیداللہ بن موسیٰ اخبرنا زائدہ (ہ) احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن موسیٰ عن فطر۔ وہ حدیث اختلاف الفاظ کے ساتھ یوں ہے:

اگر دنیا کے خاتمے میں صرف ایک دن بھی رہ جائے (زائدہ کی روایت میں یوں ہے) تو اللہ اس دن کو طول دیدے گا (آگے کے الفاظ متفق ہیں) یہاں تک کہ اس میں برپا ہوگا مجھ میں سے یا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص جس کا نام

میرے نام پر اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا (فطر کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) وہ زمین کو عدل و انصاف سے ایسا بھرے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ سفیان کی روایت میں یہ ہے: دنیا نہیں ختم ہوگی جب تک عرب پر میرے اہل میں سے ایک فرد کی حکومت نہ ہو جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

توضیح: بعض اوقات محدث ایک ہی حدیث کو جو مختلف سندوں سے روایت ہوتی ہے یعنی ایک بنیادی راوی تک کئی سلسلے ہوتے ہیں۔ (جیسے یہاں عاصم ہے) اوران کے الفاظ میں معمولی سا فرق بھی ہوتا ہے تو سندوں کو اکٹھا کر کے ایک ہی جگہ اختلاف الفاظ کے ساتھ روایت کر دیتا ہے۔ اس میں سند کی تبدیلی کو (ح) سے ظاہر کرتے ہیں بمعنی تحویل۔ یہ حدیث اسی قسم کی ہے۔ روایت میں یہ جو الفاظ ہیں "اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر" اس کے سلسلے میں حافظ گنجی شافعی کا افادہ گذشتہ صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲) العلامۃ الدولابی: الکنی والاسماء، ج ۱، ص ۱۰۷، حیدر آباد دکن۔

۳) الطبرانی، المعجم الصغیر، ص ۲۴۵، ط الدہلی۔

۴) الحافظ السیوطی، الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۳۷۷، ط مصر۔

۵) العلامۃ الدیار بکری، تاریخ الخمیس، ج ۲، ص ۲۸۸، ط الوھبیۃ بمصر۔

۶) الحافظ ابوالحسن رزین بن معاویہ العبدری، الجمع بین الصحاح۔

۷) ابن صباغ المالکی، الفصول المہمۃ، ص ۲۷۳، ط الغری، ص ۲۷۶۔

۸) العلامۃ البغوی، مصابیح السنۃ، ج ۲، ص ۲۱۱، ط القاہرۃ لکھتے ہیں: "وہ احادیث جن سے خروج مہدیؑ پر استدلال کیا جاتا ہے صحیح ہیں۔ جنہیں ابوداؤد، ترمذی اور احمد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن مسعود سے اور ترمذی و ابوداؤد

سے اسے ام سلمہ کی سند سے بھی روایت کیا ہے۔

۹) حافظ ابو نعیم نے "الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی" میں دو حدیثیں ابن مسعود سے روایت کی ہیں (ح ۳۵،۲۳)

۱۰) علامہ علی متقی الہندی، منتخب کنز العمال، (المسند کے حاشیے پر) ج ۲، ص ۳۰، ط المیمنیہ بمصر۔

۱۱) علامہ محمد بن طلحہ الشافعی: مطالب السؤل، ص ۸۹، ط طہران۔

۱۲) العلامۃ الخطیب التبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، ج ۳، ص ۲۴، ط دمشق۔

۱۳) العلامۃ السیوطی، الحاوی للفتاوئ، ص ۶۳، ط مصر۔

۱۴) العلامۃ الحمزاوی، مشارق الانوار، ص ۱۵۲، ط مصر۔

۱۵) العلامۃ الشیخ سعید الابی، ارجوزۃ، ص ۳۰۷۔

۱۶) العلامۃ عبداللہ الشافعی، المناقب، ص ۲۲۷۔

۱۷) اسعاف الراغبین، (حاشیہ نور الابصار) ص ۱۴۸، ط مصر۔

۱۸) علامہ گمشخانوی، راموز الاحادیث، ص ۳۵۸، ۳۵۹۔

۱۹) علامہ سلیمان قندوزی، ینابیع المودۃ، ص ۴۳۰۔

۲۰) علامہ شیبانی، تیسیر الوصول، ج ۲، ص ۲۲۷، ط مصر۔

۲۱) علامہ یوسف النبہانی، الفتح الکبیر، ج ۳، ص ۴۸، ط مصر۔

۲۲) علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۳۳۷، ط نول کشور

۲۳) علامہ ابن کثیر الدمشقی، نہایۃ البدایہ، ج ۱، ص ۳۸، ۳۹۔

۲۴) علامہ قرطبی، التذکرہ، ص ۶۱۵۔

۲۵) علامہ مطہر بن طاہر المقدسی، البداء والتاریخ، ج ۲، ص ۱۸۰۔

۲۶) حافظ گنجی شافعی البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۳۰۸۔

۲۷) العلامہ البغوی، مصابیح السنۃ، ج ۲، ص ۱۳۴، ط الخیریہ بمصر۔

۲۸) العلامہ عثمان العثمانی، تاریخ الاسلام والرجال، ص ۳۷۔

۲۹) ابن حجر الہیثمی، الصواعق المحرقۃ، ص ۹۷۔

۳۰) العلامہ ابن التیمیہ الحرانی، منہاج السنۃ، ج ۲، ص ۱۳۳، ط القاھرۃ

۳۱) ملا علی القاری، مرقاۃ المفاتیح، ج ۱۰، ص ۳۱۷۔

۳۲) علامہ محمد بن احمد العزیزی، السراج المنیر، ص ۲۲۱، القاھرۃ۔

۳۳) علامہ محمد مبین فرنگی محلی، وسیلۃ النجاۃ، ص ۴۲۱، لکھنؤ۔

اس میں ابی العباس المستغفری کی دلائل النبوۃ کی سند سے بھی یہ حدیث ہے

دوسری حدیث

۱) حافظ ابن ماجہ، السنن، ج ۱، ص ۵۱۷، ط التازیہ بمصر، عن علقمہ عن عبداللہ ابن مسعودؓ یہ روایت تخریج کی ہے۔

ایک روز ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ بنو ہاشم میں سے کچھ بچے آگئے۔ جب آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ کی رنگت تبدیلی ہو گئی۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہم آپ کے چہرے کے تاثرات اچھے نہیں دیکھ رہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم اہلبیت کے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت اختیار فرمائی ہے۔ میرے بعد عنقریب میرے اہل بیت کو بلاؤں، مصیبتوں اور صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ مشرق کی طرف سے لوگ آئیں گے جن کے ہاتھوں میں سیاہ جھنڈے ہوں گے

وہ نیکی کا سوال کریں گے جو انہیں نہیں دی جائے گی۔ پس وہ جنگ کریں گے۔ ان کی نصرت کی جائے گی۔ جس کا وہ سوال کرتے تھے وہ انہیں دے دی جائے گی۔ وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ جب تک کہ میرے اہل میں سے ایک فرد کے حوالے نہ کردیں۔ وہ زمین کو عدل سے ایسے بھر دے گا جیسا کہ اسے جور سے بھرا گیا ہوگا۔ پس تم میں سے جو بھی وہ زمانہ پائے، وہ ان لوگوں تک پہنچے خواہ برف پر چل کر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

۲) حافظ ابونعیم نے الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدیؑ میں بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳) ابن حجر المکی: الصواعق، ص ۲۳۷۔

۴) ابن کثیر، نہایۃ البدایۃ، ج ۱، ص ۳۱، ط ریاض۔

۵) حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۳۱۴، ط النجف۔

۶) ابن صباغ المالکی، الفصول المہمۃ، ص ۲۷۶، ط الغریٰ۔

۷) علی متقی الھندی، منتخب کنز العمال، بر حاشیہ المسند، ج ۶، ص ۳۰۔

۸) علامہ محب الدین الطبری، ذخائر العقبیٰ، ص ۱۷، ط المکتبۃ القدس بمصر

۹) حافظ شمس الدین الذھبی، میزان الاعتدال، ج ۲، ص ۳۵، القاھرہ۔

۱۰) حافظ سیوطی، الحاوی للفتاوئ، ص ۶۰، ط مصر۔

۱۱) سلیمان قندوزی، ینابیع المودۃ، ج ۳، ص ۸۹، ط العرفان بیروت۔

۱۲) علامہ محدث احمد ضیا الدین، گمشخانوی، راموز الاحادیث، ص ۱۳۵، ط قفلہ ہمایوں۔

۱۳) علامہ احمد زینی دحلان شافعی، السیرۃ النبویۃ، ط مصر۔

امام مہدیؑ

اور نزول حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہم السلام

اس باب میں وہ احادیث جمع کی جارہی ہیں جن میں حضرت امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا ساتھ ساتھ ذکر ہے۔

امامت آپ ہی کے پاس ہوگی

۱) الامام الحافظ مسلم نیشاپوری نے اپنی ''صحیح'' میں ابوہریرہؓ سے دو حدیثیں ایک ہی مضمون کے نقل کی ہیں:

قال رسول الله ﷺ کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم

(الصحیح، ج۱، ص۹۴، طمحمد علی صبیح بمصر)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس وقت کیا ہی اچھا ہوگا جب تمہارے درمیان (عیسیٰ) بن مریم کا نزول ہوگا جبکہ امام تم میں سے ہوگا۔

اس حدیث کو ان علما نے بھی روایت کیا ہے:

۲) علامہ شبلنجی، نورالابصار، ص۲۳۰، ط مصر۔

۳) العلامۃ البغوی، مصابیح السنۃ، ج۲، ص۱۴۱، ط خیریہ مصر۔

۴) ابن طلحہ شافعی، مطالب السؤل، ص۸۹، ط طہران۔

۵) علامہ حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار آخر الزمان، ص۷۵، ط نجف۔

۶) حافظ ابوعبداللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی، الجمع بین الصحیحین۔

۷) حافظ ابوالحسین رزین بن معاویہ العبدری، الجمع بین الصحیحین۔
۸) ابن صباغ المالکی، الفصول المہمۃ، ص۲۷۴، ط الغری۔
۹) العلامۃ السیوطی، الجامع الصغیر (حرف کاف)۔
10) العلامۃ سلیمان القندوزی، ینابیع المودۃ، ص۴۳۹، ط اسلامبول

حضرت عیسیٰؑ کی آپؑ کی امامت میں نماز

علمائے اہل سنت کی ایک بڑی تعداد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور آپؑ امامت کروائیں گے۔

ان علما میں (۱) حافظ ابونعیم اصفہانی نے جنہوں نے اپنی کتاب الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدیؑ (ج ۳۸) میں یہ الفاظ راویت کیے ہیں:

عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ ﷺ: منا الذی یصلی عیسیٰ بن مریم خلفه

جناب ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم ہی میں سے ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

۲) علامہ سیوطی، الحاوی للفتاوئی، ص۶۴، ط مصر۔
۳) علامہ سیوطی، الجامع الصغیر، ج۲، ص۲۷۴، ط مصر۔
۴) حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار آخرالزمان، ص۷۹، ط النجف۔
۵) علی متقی الھندی، منتخب کنزالعمال، حاشیہ المسند، ج۶، ص۳۰، ط المیمنیۃ بمصر
۶) علامہ شیخ عبدالنبی، سنن الھدی، ص۵۷۳۔

۷) علامہ یوسف النبہانی، شرف النبی، ص۳۰۲۔

۸) حافظ ابو نعیم بن حماد، کتاب الفتن بحوالہ المناقب عبداللہ شافعی، ص۲۲۹۔

۹) علامہ مناوی، کنوز الحقائق، حرف میم۔

۱۰) علامہ سلیمان قندوزی، ینابیع المودۃ، ص۱۸۷، طا اسلامبول۔

۱۱) التذکرہ ابن الجوزی، ص۳۳۷، طا الغریٰ۔

۱۲) العلامۃ البدخشی، مفتاح النجا، ص۱۷۔

توضیح: عباسی خلیفہ ابوجعفر المنصور نے اپنی سند سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ میرے جد عبداللہ بن عباس نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ امت ہلاک نہیں ہوگی اس کی ابتدا میں، میںؐ ہوں، وسط میں مہدی اور آخر میں عیسیٰ ہوں گے۔

ان دونوں کی سند ضعیف ہے۔

(صواعق محرقہ، اردو، ص۴۸۵)

امام مہدیؑ صلیب کو توڑیں گے

حافظ طبرانی نے المعجم الصغیر میں (ص۱۵۰، طا الدہلی) ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے لیکن میری امت میں میرے بعد ہونے والا خلیفہ جو دجال کو قتل کرے گا۔ صلیب کو توڑے گا، جزیہ ختم کرے گا۔ جنگ ختم ہو جائے گی۔ آگاہ رہو جو کوئی اس کا زمانہ پائے وہ میرا اسلام اسے پہنچا دے۔

صحیح ترمذی میں حضرت عیسیٰ سے متعلق ایسی ہی روایت ہے (ج۳،

ص ۲۳۲، ط بمبئی مع شرح الاحوذی)۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی هريرة ان النبی ﷺ قال: والذی نفسی بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يفيض المال حتى لا يقبله احد

(ج ۲، ص ۶۵، ترجمہ اردو)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام فیصلہ کرنے والے اور منصف بن کر آئیں گے اور وہ نازل ہوں گے صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے۔ مال و دولت کی اس قدر کثرت کریں گے کہ کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔

حضرت عیسیٰؑ کا نزول امام مہدیؑ کے عہد میں ہوگا وہ امت کی قیادت قبول نہیں کریں گے

۱) امام مسلم نیشاپوری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں (ج ۱، ص ۹۵، ط محمد علی صبیح بمصر): جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ حق کے لیے تاقیامت لڑتا رہے گا۔ پس حضرت عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے تو اس گروہ کا امیر کہے گا: آیئے ہمیں نماز پڑھایئے تو آپ کہیں گے: تم میں سے بعض دوسروں پر امیر ہوں گے۔ اس کے ذریعے اللہ اس امت کو شرف عطا کرے گا۔

۲) علامہ ابونصر حمیدی، الجمع بین الصحیحین، ج ۲، ص ۳۲۳۔

۳) حافظ ابونعیم، الاربعین حدیث ۳۹۔

۴) العلامہ البغوی: مصابیح السنۃ، ج ۲، ص ۱۴۱، المیریہ بمصر۔

۵) حافظ گنجی شافعی: البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۷۶، ۸۶، ط نجف۔

۶) ابن حجر الہیثمی، الصواعق، ص ۹۸، ط عبداللطیف۔

۷) ابن صباغ، مالکی، الفصول المہمۃ، ص ۲۷۷، ط الغریٰ۔

۸) السیوطی، الحاوی للفتاوی، ص ۶۴، ط القاھرۃ۔

۹) علامہ محمد صبان، اسعاف الراغبین، ص ۱۵۰، بر حاشیہ نور الابصار۔

۱۰) علامہ قندوزی، ینابیع، ج ۳، ص ۸۸، العرفان بیروت۔

۱۱) علامہ شیبانی، تیسیر الوصول، ج ۲، ص ۲۳۷، ط نول کشور۔

۱۲) العلامۃ شبلنجی، نور الابصار، ص ۲۳۰، ط العثمانیہ بمصر۔

اسی مفہوم کی دوسری حدیث

۱) علامہ سیوطی نے الحاوی للفتاوی، ص ۸۱، ط قاہرہ میں کہا:

واخرج أبو عمرو الدانی فی سننه عن حذیفة قال: قال رسول الله ﷺ یلتفت المهدی و قد نزل عیسیٰ بن مریم کأنما یقطر من شعره المآء یقول المهدی تقدم صلی بالناس فیقول عیسیٰ: انما اقیمت الصلاة لک فیصلی خلف رجل من ولدی.

ابوعمر الدانی نے اپنی سنن میں حضرت حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدیؑ ملتفت ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم ایسے نازل ہوں گے گویا کہ ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں تو مہدیؑ

فرمائیں گے: آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے نماز تو آپ کے لیے قائم کی گئی ہے پھر آپ (عیسیٰ) میرے اولاد میں سے ایک فرد (یعنی امام مہدیؑ) کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۲) جواہر العقدین میں علامہ سمہودی نے اسے روایت کیا ہے جیسا کہ ینابیع المودۃ، ص۴۳۳، ط اسلامبول پر علامہ قندوزی نے لکھا ہے۔

۳) علامہ ابن الصبان نے اسعاف الراغبین میں اسے روایت کیا ہے۔ یہ کتاب نور الابصار کے حاشیے پر چھپی ہے، ص۴۹، ط مصر۔

۴) ابن حجر الہیثمی، الصواعق المحرقہ، ص۹۸، ط عبداللطیف۔

۵) حافظ گنجی شافعی البیان فی اخبار الزمان آخر الزمان، ص۷۶، ط نجف (کچھ اضافوں کے ساتھ)۔

۶) ابن ماجہ نے السنن المصطفیٰ میں طویل روایت دی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: ابوامامہ باہلی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس میں دجال کا ذکر کیا اور اس میں فرمایا: مدینہ سے خرابی و برائی اس طرح دور ہو جائے گی جیسے زنگ کاٹ لوہے پر سے زنگ اتارتا ہے اور اس دن کو یوم خلاص کہا جائے گا۔ ام شریک بنت العسکر نے کہا: اے رسول اللہ اس دن عرب کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ اس روز تعداد میں کم ہوں گے۔ ان کے اچھے لوگ بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کے رہبر امام مہدیؑ ہوں گے۔ آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھیں گے کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو آپ عیسیٰ کو دیکھ کر پیچھے کی طرف پلٹیں گے تاکہ آپ عیسیٰ کو نماز ظہر پڑھانے کے لیے آگے بڑھائیں۔ پس عیسیٰ اپ کے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھیں گے اور فرمائیں گے: آپ آگے بڑھیں۔ ابن ماجہ کہتے ہیں

کہ یہ حدیث صحیح و ثابت ہے اور یہ میں نے مختصراً بیان کی ہے۔

۷) حافظ ابو نعیم، الاربعین حدیثاً فی ذکر المھدی، ح ۱۴۔

۸) حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۱۰۰: وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صاحب حلیۃ الاولیاء ابو نعیم نے بھی بیان کی ہے۔

۹) ابن صباغ مالکی، ص ۲۷۷، الفصول المھمۃ، ط الغری۔

۱۰) الشیخ عبدالنبی بن احمد القدوسی سنن المھدی۔

۱۱) علامہ سیوطی الحاوی للفتاوی، ص ۶۵، ط مصر۔

۱۲) علامہ شبلنجی، نور الابصار، ص ۲۳۰، العثمانیہ بمصر۔

علامہ ابن جوزی کا افادہ

علامہ سبط ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص الامۃ میں (ص ۲۰۴، ط نجف) لکھا ہے: سدی کہتے ہیں کہ مہدی اور عیسیٰ اکٹھے ہوں گے کہ نماز کا وقت آ جائے گا تو مہدیؑ عیسیٰ سے کہیں گے کہ آپ آگے بڑھیں تو حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ آپ نماز پڑھانے کے زیادہ حقدار ہیں تو عیسیٰؑ آپ کے پیچھے ماموم بن کر نماز پڑھیں گے۔

میں کہتا ہوں کہ امام مہدیؑ کا حضرت عیسیٰؑ کے پیچھے نماز پڑھنا دو وجوں سے درست نہیں: (۱) حضرت عیسیٰؑ کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ تبع ہو جاتے اور امامت سے خارج بھی۔ (۲) دوسرے یہ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ میری بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ پس شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اگر عیسیٰؑ مہدیؑ کو نماز پڑھائیں تو آنحضرتؐ کی اس حدیث پر شبہات کا غبار آئے گا۔

خروج مہدیؑ کا انکار کفر ہے

۱) علامہ الشیخ ابراہیم محمد بن ابی بکر بن حمویہ الحموینی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں یہ حدیث تخریج کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خروج مہدیؑ کا انکار کیا اس نے اس کا انکار کیا جو محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے۔ جس نے نزول عیسیٰؑ کا انکار کیا اس نے کفر کیا۔ جس نے خروج دجال کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے خیر وشر کے اللہ کی طرف سے ہونے کا انکار کیا اس نے کفر کیا کیونکہ جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قدر کے خیر وشر پر اعتقاد نہیں رکھتا وہ میرے سوا دوسرا رب اختیار کرے۔

۲) ابن حجر العسقلانی نے لسان المیزان (ج۵، ص۱۳۰، ط حیدرآباد) میں یہی حدیث (نازل کیا گیا تک) نقل کی ہے۔

۳) علامہ ابن حجر المکی: القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر (ص ۵۶) میں روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے دجال کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ جس نے مہدی کا انکار کیا وہ بھی کافر ہے۔ اس کو ابوبکر الاسکاف نے فوائد الاخبار میں اور سہیلی نے شرح السیر میں روایت کیا ہے۔ اس عقیدے کے ضروری ہونے کے بارے میں علمائے سنت کے اقوال ہم علیحدہ باب میں بیان کریں گے۔

قیام مہدیؑ پر اللہ اہل مشرق ومغرب کو جمع کرے گا

۱) حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق (انتخاب: ج۵، ص ۲۸۴، ط روضۃ الشام) نے ابوطفیل سے روایت کیا کہ میں نے علیؑ کو کہتے سنا کہ جب قائم آل محمدؐ قیام فرمائیں گے تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ اہل مشرق ومغرب کو ان کے لیے ایسے جمع

کر دے گا جیسے ٹڈی دل۔

۲) اس روایت کو علامہ عبدالرحمن السیوطی نے الحاوی للفتاوی، ص ۲۴۴، ط قاہرہ اور (۳) علامہ ابن حجر الہیثمی نے الصواعق، ص ۹۸، ط عبداللطیف مصر میں بھی روایت کیا ہے۔

۳) یہی روایت ابن حجر الہیثمی نے الصواعق المحرقہ (ص ۹۸، ط عبداللطیف) میں تخریج کی ہے، لیکن اس روایت میں اہل غرب کے بعد یہ الفاظ ہیں: فاما الرفقاء فمن اهل الكوفة و اما الابدال فمن اهل الشام

ان کے ساتھی کوفہ سے اور ابدال اہل شام سے ہوں گے۔

بادل پانی سے بھر جائیں گے

زمین سے اناج اگنے لگے گا

بعض روایات میں آتا ہے کہ امام مہدیؑ کا جس وقت خروج ہوگا اور آپ دنیا کو عدل اور انصاف سے بھر رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آجائے گی۔ آپ کی خاطر اللہ بادلوں کو پانی سے بھر دے گا۔ خوب مینہ برسا کرے گا اور زمین سے اناج کی وافر مقدار حاصل ہوا کرے گی۔

۱) امام حاکم نیشاپوری نے اپنی المستدرک علی الصحیحین میں یہ روایت تخریج کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخری زمانے میں "مہدیؑ" کا خروج ہوگا جس کی خاطر اللہ بادلوں کو پانی سے بھر دے گا۔ زمین اپنے نباتات نکال دے گی۔ وہ لوگوں کو بھر بھر کے مال دے گا۔ مویشی کثرت سے ہو جائیں گے۔ امت کو عظمت حاصل ہوگی۔ وہ سات یا آٹھ سال زندگی بسر کرے گا۔ یہ حدیث صحیح

الاسناد ہے لیکن بخاری و مسلم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔

(المستدرک، ج ۵، ص ۵۵۷، ط حیدرآباد)

۲) حافظ ابونعیم: الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی (ج ۱۵)۔

۳) علامہ الشیخ ابراہیم بن محمد بن ابی بکر بن حمویہ الحموینی: فرائد السمطین۔

۴) الحاوی للفتاوی، ص ۶۳، ط القاہرۃ از علامہ جلال الدین السیوطی۔

۵) علامہ گمشخانوی راموز الاحادیث، ص ۵۰۸، ط قسطنطنیہ ہمایوں۔

امام مہدیؑ سادات اہل جنت میں سے ہیں

۱) حافظ ابن ماجہ القزوینی نے اپنی کتاب "السنن" میں (ج ۱، ص ۵۱۹) ط التازی بمصر یہ حدیث روایت کی ہے: عن انس بن مالک قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: نحن ولد عبد المطلب سادة اهل الجنة أنا و حمزه و علی و جعفر والحسن و الحسین والمهدی

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اولاد عبدالمطلب اہل جنت کے سردار ہیں۔ میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ یہ حدیث بہت علما نے روایت کی ہے۔ مثلاً (۲) حافظ ابونعیم: الاربعین، (۳) حافظ گنجی شافعی: البیان فی اخبار الزمان، ص ۳۱۲، ط نجف، (۴) علامہ محمد بن طلحہ الشافعی: مطالب السؤل، ص ۹۸، ط طہران، (۵) ابن صباغ المالکی: الفصول المہمہ، ص ۲۷۶، ط الغری، (۶) علامہ باکثیر الحضرمی: وسیلۃ المآل، ص ۱۳۱، مکتبۃ الظاہریہ بہ دمشق (۷) علامہ ابن کثیر الدمشقی: نہایۃ البدایۃ، ج ۱، ص ۲۶، فی الفتن والملاحم، ط ریاض (۸) علامہ محمد مبین فرنگی محلی: وسیلۃ النجاۃ، ص ۴۲۱، ط لکھنؤ، (۹) حافظ ابوبکر بغدادی: تاریخ بغداد، ج ۹، ص ۴۳۴، ط السعادۃ بمصر، (۱۰) علامہ خوارزمی: مقتل الحسین، ص

۱۰۸، ط الغری، (۱۱) علامہ محب الدین طبری: الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۲۰۹، ط، الخانجی بمصر، (۱۲) ذخائر العقبی، ص ۹۸، ط القدسی بالقاہرۃ، (۱۳) ابن ابی الحدید: شرح نہج البلاغۃ، ج ۲، ص ۱۸۱، ط القاہرۃ، (۱۴) علامہ علی متقی الہندی: منتخب کنز العمال، ج ۵، ص ۹۲، ط مصر، المسند کے حاشیے پر، (۱۵) علامہ سیوطی: الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۵۷، ط مصر، (۱۶) علامہ محمد بن عثمان البغدادی: المنتخب من صحیح البخاری والمسلم، ص ۲۱۹، (۱۷) علامہ ابن حجر الہیثمی: الصواعق المحرقۃ، ص ۲۳۳، ط عبداللطیف، (۱۸) علامہ نور الدین السمہودی: جواہر العقدین (۱۹) علامہ نابلسی: ذخائر المواریث، ص ۵۴، ج ۱، ط قاہرۃ (۲۰) علامہ قندوزی: ینابیع المودۃ، ص ۲۶۹، ط اسلامبول، (۲۱) علامہ یوسف النبہانی الفتح الکبیر، ج ۳، ص ۲۶۱، ط مصر (۲۲) شیخ محمد صبان اسعاف الراغبین، ص ۱۲۷، ط مصر نور الابصار کے حاشیے پر۔ (۲۳) العلامہ البدخشی: مفتاح النجا۔

مشرق سے کچھ لوگ اٹھیں گے جو آپ کی حکومت کے لیے راستہ بنائیں گے

۱) امام ابن ماجہ القزوینی نے سنن المصطفیؐ، ج ۱، ص ۵۱۹، ط التازی بمصر میں عبداللہ بن حارث الزبیدی کی یہ حدیث دی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے جو مہدی کی حکومت کے لیے راستہ بنائیں گے۔

۲) علامہ حموینی: فرائد السمطین (۳) حافظ نور الدین: مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۸، ط مکتبۃ القدسی، (۴) علامہ سیوطی الحاوی للفتاوی، ص ۶۰، ط قاہرہ، (۵) علامہ ابوعبداللہ محمد بن عثمان البغدادی: المنتخب من صحیح البخاری والمسلم، ص ۱۸۳، (۶)

العلامہ النابلسی: ذخائر المواریث، ج۱، ص ۲۹۲، ط مکتبۃ القدسی بمصر (۷) علامہ یوسف النبهانی الفتح الکبیر، ج ۳، ص ۲۲۰، (۸) حافظ گنجی شافعی البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۳۱۴، ط نجف، (۹) ابن حجر الہیثمی: الصواعق، ص ۹۸، (۱۰) علی متقی الھندی: منتخب کنز العمال، ج۶، ص ۲۹، ط میمنیہ مصر برحاشیہ المسند، (۱۱) شیخ عبدالنبی بن احمد القدوسی: سنن الھدیٰ، ص ۵۷۲۔

خروج کے بعد آپؑ کی مدت عمر

اس بارے میں بعض روایات ہم پہلے نقل کر چکے ہیں۔ یہاں وہ روایت درج کر رہے ہیں جو مدت عمر کے ساتھ آپ کے بعض برکات کی نشاندہی کرتی ہیں:

۱) ابن ماجہ نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا جس کی کم از کم مدت حکومت سات سال ورنہ نو سال ہوگی۔ اس دوران میری امت اس طرح نعمتوں سے نوازی جائے گی کہ کبھی ایسا نہ ہوا ہوگا۔ وہ اپنا تمام رزق نکال دے گی اور کوئی چیز بچا کے نہیں رکھی جائے گی۔ ان دنوں میں مال کے ڈھیر ہوں گے کہ ایک شخص کھڑے ہو کر کہے گا: اے مہدی مجھے بھی عطا کریں۔ تو آپؑ کہیں گے: لے لو۔

(سنن المصطفیٰ، ج۲، ص ۵۱۸)

۲) امام ترمذی نے صحیح ترمذی مع شرح الاحوذی، ج ۳، ص ۲۳۲، ط بمبئی میں یہ روایت دی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے کپڑے میں اتنا ڈال دیا جائے گا جتنا وہ اٹھا کر لے جائے۔

۳) ابونعیم الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی، ج اول۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نعمتوں کی یہ فراوانی نیک و فاجر سب کے لیے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے برکتیں

نازل کرے گا اور زمین اپنے نباتات میں سے کچھ ذخیرہ کر کے نہیں رکھے گی۔
(۴) مستدرک حاکم نیشاپوری، ج ۴، ص ۵۵۸، ط حیدرآباد۔ (۵) علامہ گنجی شافعی: البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۱۰۰، ط ۳۱۶، ط نجف یہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حافظ طبرانی نے المعجم الکبیر میں بھی حرفاً حرفاً دیا ہے۔ (۶) علامہ سمہودی جواہر العقدین بحوالہ ینابیع المودۃ، ص ۴۴۳، ط اسلامبول (۷) علامہ سیوطی الحاوی للفتاوی، ج ۶۲، ص ۵۹۰، ط قاہرہ، (۸) علامہ قندوزی، ص ۴۸۸، ۴۸۷، ۴۴۳، ط اسلامبول، (۹) حافظ نور الدین ہیثمی مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۷، مکتبۃ القدسی، قاہرہ، (۱۰) علی متقی الھندی: منتخب کنز العمال (برحاشیہ المسند) ج ۶، ص ۳۲، ط المیمنیہ، (۱۱) علامہ سمہودی فرائد السمطین (۱۲) الحافظ العلامۃ الشبلنجی نور الابصار، ص ۲۳۱، ط العثمانیہ، ط بمصر، (۱۳) علامہ ابن صباغ المالکی: الفصول المہمۃ، ص ۲۸۰، ط الغری، (۱۴) العلامۃ الشعرانی مختصر التذکرۃ، ص ۱۲۷، مصر۔

امام مہدیؑ کی حکومت جبل دیلم اور قسطنطنیہ پر ہوگی

۱) محدث ابن ماجہ قزوینی نے اپنی کتاب "سنن المصطفیٰ" ج ۲، ص ۱۷۹، (التازیہ بمصر) میں یہ حدیث تخریج کی ہے:

عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ ﷺ لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطولہ اللہ عزوجل حتی یملک رجل من اھل بیتی یملک جبل الدیلم والقسطنطنیۃ

جناب ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس دنیا کی عمر میں صرف ایک دن ہی رہ جائے گا تو اللہ عزوجل اسے طویل کر دے گا یہاں تک کہ

میرے اہل بیت میں سے ایک فرد دیلم اور قسطنطنیہ کا مالک ہوگا۔

اس حدیث کو درج ذیل محدثین نے بھی تخریج کیا ہے۔

۲) حافظ ابو نعیم اصفہانی: الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی، ج ۳۶۔

۳) علامہ گنجی شافعی: البیان فی اخبار الزمان، ص ۹۷، ط النجف۔

۴) علامہ قرطبی: التذکرۃ، ص ۶۱۹، ط عبد الحمید بمصر۔

۵) ابن صباغ مالکی: الفصول المہمۃ، ص ۲۸۰، ط الغری۔

۶) العلامۃ عبد الوہاب الشعرانی: مختصر تذکرۃ القرطبی، ص ۱۲۸، ط مصر۔

۷) العلامۃ العلاء الحسن بن احمد العطار الھمدانی: الاربعین، علی ما فی مناقب الکاشی، ص ۳۰۱۔

۸) العلامۃ السیوطی: الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۳۷۷، ط مصر۔

۹) العلامۃ السیوطی: الحاوی للفتاوی، ص ۶۴، ط قاہرۃ۔

۱۰) العلامۃ ابن صبان المالکی، اسعاف الراغبین، المطبوع بہامش نور الابصار، ص ۱۵۰۔

۱۱) العلامۃ النبہانی: الفتح الکبیر، ج ۳، ص ۳۸، ط مصر۔

۱۲) العلامۃ الحموینی، فرائد السمطین۔

۱۳) العلامۃ ابن حجر، الصواعق المحرقۃ، ص ۹۹، ط عبد اللطیف بمصر۔

۱۴) العلامۃ علی متقی الھندی: منتخب کنز العمال المطبوع بہامش المسند، ج ۶، ص ۳۰، ط المیمنیہ بمصر۔

۱۵) الشیخ عبد النبی بن احمد القدوسی الحنفی، سنن الھدی، ص ۵۷۳۔

۱۶) العلامۃ الشبلنجی، نور الابصار، ص ۲۳۱، ط العثمانیہ۔

آپؑ جنگ کریں گے اور اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا

۱) حافظ عبدالرحمٰن السیوطی نے الحاوی للفتاوی، ص۶۴، ط مصر میں یہ حدیث دی ہے۔ ابونعیم نے حذیفہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سنا۔ اس امت پر ویح جابر حکمرانوں کی وجہ سے ہوگی کہ یہ لوگوں کو کیسے قتل کریں گے اور اطاعت گزاروں کو بھی خوف زدہ کریں گے۔ سوائے ان کے جو ان کی اطاعت ظاہری طور پر کریں گے۔ پس متقی مومن وہ ہے جو ان سے نرمی سے بات کرے اور اپنے قلب سے ان کی قوت کا سبب بنے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسلام کو واپس عزت کی طرف پلٹا دے تو وہ ہر جابر و سرکش کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے اس پر قادر ہے کہ امت کی فساد کے بعد اصلاح کر دے۔ اے حذیفہ اگر دنیا کی بقا میں محض ایک دن رہ جائے گا تو اللہ اس دن کو اتنا طویل کر دے گا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حکومت کرے گا۔ اس کے ہاتھ پر لڑائیاں ہوں گی۔ اسلام کو وہ غلبہ دے گا۔ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

(انتھی)

۲) اس کو علامہ سلیمان قندوزی نے ینابیع میں بھی روایت کیا ہے۔

(ص ۴۴۸، ط اسلامبول)

آپؑ کا نام آنحضرتؐ کے نام پر ہوگا

اس سلسلے کی بعض احادیث پہلے درج کی جا چکی ہیں۔ ذیل میں ہم اس سلسلے میں مزید حوالے درج کرتے ہیں:

الف) روایت عبداللہ بن مسعودؓ۔ ان کی روایت کو درج ذیل میں علما محدثین نے روایت کیا ہے۔

۱) علامہ علم السالک الشیخ مطہر بن طاہر المقدسی، البدا والتاریخ، ج ۲، ص ۱۸۰، ط مطبعہ الخانجی بمصر۔

۲) حافظ ترمذی، الصحیح، ج ۹، ص ۷۴، ط الصاوی بمصر۔

۳) ابوداود السجستانی، السنن، ج ۴، ص ۱۵۱، ط السعادۃ بمصر۔

۴) العلامۃ ابوالبرکات نعمان آفندی، غالیہ المواعظ، ج ۱، ص ۸۲، ط القاھرۃ۔

۵) الحافظ احمد بن حنبل، المسند، ج ۱، ص ۳۷۶، ط المیمنیہ بمصر، ص ۳۷۷، ۴۳۰، ۴۴۸۔

۶) حافظ طبرانی، المعجم الصغیر، ج ۲، ص ۱۴۸، ط المکتبۃ السلفیۃ بالمدینۃ المنورۃ۔

۷) الحافظ الخطیب ابوبکر احمد بن علی الشافعی البغدادی، تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۳۷۰، ۳۸۸، ط القاھرۃ۔

۸) العلامۃ ابن حجر الہیثمی، الصواعق المحرقۃ، ص ۹۷۔

۹) العلامۃ الشعرانی، مختصر تذکرۃ القرطبی، ص ۲۰۶، ط عبدالحمید الحنفی۔

۱۰) العلامۃ الشیخ عبدالنبی القدوسی، سنن الھدیٰ، ص ۵۷۲۔

۱۱) ابونعیم اصفہانی، اخبار اصفہان، ج ۱، ص ۳۲۹۔

۱۲) العلامۃ البغوی: مصابیح السنۃ، ج ۲، ص ۱۳۴، ط الخیریہ بمصر۔

۱۳) العلامۃ الحموینی، فرائد السمطین۔

۱۴) الحافظ الشیخ ولی الدین الخطیب، مشکوٰۃ المصابیح، ج ۳، ص ۲۴۔

۱۵) الحافظ شمس الدین الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۴۸۸، ط حیدرآباد۔

۱۶) الحافظ شمس الدین الذہبی، میزان الاعتدال، ج۱، ص۴۳۳، ط القاھرۃ۔

۱۷) ابن صباغ المالکی، الفصول المہمۃ، ص۲۷۵، ط الغری۔

۱۸) الحافظ الگنجی الشافعی، البیان فی اخبار الزمان، ص۳۰۷، ط نجف، ص۳۰۸، ۳۰۹۔

۱۹) علی متقی الھندی، منتخب کنز العمال، ج۶، ص۳۰، برحاشیہ المسند۔

۲۰) العلامۃ السیوطی، الحاوی للفتاوی، ص۵۸، ط القاھرۃ، ص۵۹، ۷۴، ۷۷

۲۱) عبدالرحمن السخاوی، القاصد الحسنۃ، ص۴۳۵۔

۲۲) علامہ ابن الدبیع، تمیز الطیب من الخبیث، ص۲۲۰۔

۲۳) علامہ گمشخانوی، راموز الاحادیث، ص۲۳۴۔

۲۴) الشیخ عثمان العثمانی، تاریخ الاسلام والرجال، ص۳۷۔

۲۵) سلیمان قندوزی، ینابیع المودۃ، ج۳، ص۸۴، ط العرفان بیروت۔

۲۶) الشیخ سعدی الابی، الارجوزۃ، ص۳۰۶۔

۲۷) العلامۃ ابن صبان، اسعاف الراغبین، برحاشیہ نور الابصار، ص ۱۴۸، ط مصر۔

۲۸) العلامۃ ابوالعلا المصری، حدیث الاسلام، ج۱، ص۱۵۶، ط مصطفیٰ الحلبی بمصر۔

۲۹) العلامۃ یوسف النبھانی، الفتح الکبیر، ج۳، ص۴۳۵، ط مصر۔

۳۰) العلامۃ الشبلنجی، نور الابصار، ص۲۳۱، ط العثمانیہ، بمصر۔

(۲) روایت ابوہریرۃؓ: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی بقا میں محض ایک دن ہی رہ جائے گا تو بھی اللہ

تعالیٰ اسے اتنا طویل کردے گا......

اس حدیث کو درج ذیل علمائے اسلام نے روایت کیا ہے:

۱) علامہ ترمذی: صحیح، ج۹، ص۷۴، ط الصاوی بمصر۔

۲) حافظ ابونعیم، الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی، (حدیث۳۱)۔

۳) حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار آخر الزمان، ص۳۰۷، ط نجف۔

۴) العلامۃ السیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ص۵۹، ط القاھرۃ، و ص۶۴۔

۵) العلامۃ النبھانی، الفتح الکبیر، ج۳، ص۲۳۵، ط مصر۔

(۳) حدیث علیؑ: آپؑ سے مروی روایات پہلے گزریں۔ حافظ ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی نے کتاب ''الاعتقاد''، ص۵، ط کامل مصباح میں یہ روایت نقل کی ہے۔

عن النبی ﷺ انہ قال: لولم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذالک الیوم حتی یبعث رجلاً من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی الخ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن ہی باقی رہ جائے تو اللہ اس دن کو اتنا طویل کردے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کھڑا ہوگا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

(۴) حدیث تمیم داری: تمیم داریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ میں نے سلطنت روم میں جیسا شہر دیکھا ہے قسم بخدا میں نے کہیں اور نہیں دیکھا۔ اسے انطاکیہ کہتے ہیں اور نہ میں اس سے زیادہ کہیں اور بارش ہوتے ہوئے دیکھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں کیونکہ اس میں تورات، حضرت موسیٰ کا

عصا، الواح کے ٹکڑے اور حضرت سلیمان کا دسترخوان ایک غار میں ہیں۔ یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا: شب و روز اسی طرح گزرتے رہیں گے یہاں تک کہ اس میں سکونت اختیار کرے گا میرے اہلبیت میں سے ایک شخص اس کا نام میرے نام پر اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔ اس کا اخلاق اور صورت شکل مجھ سے مشابہ ہوگی۔ وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(علامہ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج۱، ص ۶۵ے، ط حیدرآباد)

مہدیؑ کا ظہور آخری زمانے میں ہوگا

روایات میں وارد ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور آخری زمانے میں ہوگا اور اس دوران فتنے ظاہر ہوں گے۔ ابوسعید الخدری کی روایت ہے کہ:

قال رسول اللہ ﷺ یکون عند انقطاع من الزمان و ظھور من الفتن رجل یقال لہ المھدی، یکون عطاؤہ ھنیئاً

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے اور فتنوں کے ظہور کے عہد میں ایک شخص ہوگا جس کا نام مہدی ہوگا، اس کی عطا عام ہوگی۔

اس حدیث کو درج ذیل علما نے نقل کیا ہے:

۱) حافظ ابونعیم اصفہانی، الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی، ح ۳۳۔

۲) حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۸۵، ط النجف۔

۳) العلامۃ ابن صباغ المالکی، الفصول المہمۃ، ص ۲۷۹، ط الغری۔

۴) العلامۃ ابوعبداللہ محمد بن علی بن الحسین العلوی، فضائل الکوفۃ، ص ۳۔

۵) العلامۃ الشبلنجی، نور الابصار، ص ۱۵۸، ط العثمانیہ بمصر۔

۶) العلامۃ السیوطی، الحاوی للفتاوی، ص ۶۴، ط بمصر۔

۷) العلامۃ الشیخ عبدالغفار الھاشمی، ائمۃ الھدیٰ، ص۱۴، ط مصر۔

مہدیؑ بے حساب مال تقسیم کریں گے

بہت سی احادیث میں یہ ذکر موجود ہے کہ آپ کے زمانے میں مال و منال کی کثرت ہوگی۔ نیز یہ کہ آپ لوگوں کے درمیان جو مال تقسیم فرمائیں گے۔ اسے گنیں گے نہیں بلکہ عطا بے حساب ہوگی۔ اس مضمون کو درج ذیل علماء محدثین نے روایت کیا ہے:

۱) احمد بن حنبل، المسند، ج۳، ص۳۸، ۳۳۳، ص۵، ط المیمنیہ بمصر۔

۲) حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار آخر الزمان، ص۸۲، ط نجف، متعدد اسناد سے روایت کیا ہے۔

۳) العلامۃ علی متقی الھندی، منتخب کنز العمال، برحاشیہ المسند، ج۶، ص۳۰، ط المیمنیہ بمصر۔

۴) العلامۃ الشعرانی، مختصر التذکرۃ، ص۱۲۶، ط مصر۔

۵) ابن حجر الہیثمی، القول المختصر، ص۵۶۔

۶) حافظ نور الدین ابی بکر، مجمع الزوائد، ج۷، ص۳۱۶، مکتبۃ القدسی فی القاھرۃ۔

۷) العلامۃ البغوی، مصابیح السنۃ، ج۲، ص۱۳۳، ط الخیریۃ بمصر۔

۸) ابن صباغ المالکی، الفصول المھمۃ، ص۲۷۸، ط الغری۔

۹) العلامۃ ابن حجر الہیثمی، الصواعق المحرقۃ، ص۹۸، ط عبداللطیف بمصر۔

۱۰) العلامۃ رضی الدین حسن بن محمد الصغانی، مشارق الانوار، ط الاستانہ۔

۱۱) العلامۃ المحدث عز الدین عبداللطیف بن عبدالعزیز الشھیر بابن مالک، مبارق الازھار فی شرح مشارق الانوار، ج ۲، ص ۱۹۳، ط الاستانہ۔

۱۲) العلامۃ المناوی، کنوز الحقائق، ط بولاق مصر۔

۱۳) العلامۃ القندوزی، ینابیع المودۃ، ج ۳، ص ۸۶، ط مطبعۃ العرفان بیروت۔

۱۴) العلامۃ الشبلنجی، نور الابصار، ص ۲۳۰، ط العثمانیہ بمصر۔

آپ کے ہاتھ پر مشرق ومغرب فتح ہوں گے

العلامۃ الشیخ ہاشم بن سلیمان نے ینابیع المودۃ کی شرح الکتاب الحجۃ علی مافی ینابیع المودۃ، ص ۴۴۲، ط اسلامبول میں شیخ بہاء الدین العاملی کی کتاب الاربعین کے حوالے سے جابر بن عبداللہ الانصاریؓ کے اسناد سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نبی کریمؐ کی اولاد سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر مشرق ومغرب کو فتح کرے گا۔

متفرق احادیث

(۱) علامہ سلیمان قندوزی نے ینابیع المودۃ، ص ۴۳۵، ط اسلامبول میں یہ روایت درج کی ہے:

قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ فتح ھذا الدین بعلی و إذا قتل فسد الدین ولا یصلحہ الا المھدی

ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: اللہ نے اس دین کو علیؑ کے ذریعے فتح سے ہمکنار کیا۔ جب آپ قتل کردیئے جائیں گے تو دین میں فساد پیدا ہوگا جس کو سوائے مہدی کے کوئی ٹھیک نہ کرسکے گا۔

اس کو العلامۃ السید علی الھمدانی نے مؤدۃ القربیٰ میں بھی (ص ۹۸) روایت کیا ہے۔

(۲) العلامۃ الخوارزمی نے "المناقب" ط تبریز حجری میں روایت کیا ہے ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علیؑ کے بارے میں کہ اہل بیت پر ظلم ہوگا۔ ان کا حق غصب کیا جائے گا۔ ان سے جنگ کی جائے گی۔ ان کی اولاد کو قتل کیا جائے گا اور اس کے بعد ان پر ظلم کیا جائے گا اور مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب قائم آل محمدؑ قیام کرے گا اور ان کا حکم بلند ہوگا اور امت ان کی محبت پر مجتمع ہو جائے گی تو یہ سب چیزیں زائل ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب ممالک متغیر ہوں گے۔ لوگ ضعیف ہو جائیں گے اور لوگ کشادگی سے مایوس ہوں گے۔ اس وقت قائمؑ ظاہر ہوں گے، جو میری بیٹی فاطمہ کی نسل سے ہوں گے۔ ان کے ذریعے سے اللہ حق کو غالب کرے گا اور ان کی تلواروں سے باطل بجھ جائے گا۔

(۳) بعض روایات میں وارد ہے کہ آپؑ کا ظہور جس قریے سے ہوگا اس کا نام کریمہ ہے۔ اسے درج ذیل علمانے اپنی کتب میں روایت کیا ہے:

۱) حافظ ابونعیم، الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی، حدیث ۷۔

۲) ابن صباغ المالکی، الفصول المھمۃ، ص ۲۷۷، ط الغری۔

۳) حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار الزمان، ص ۹۱، ط مصر۔

۴) العلامۃ عبدالھادی الابیاری، جالیۃ الکدر، ص ۲۰۸، ط مصر۔

۵) العلامۃ القندوزی، ینابیع المودۃ، ص ۴۴۹، ط اسلامبول۔

(۴) عوف بن مالک کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک بڑا تاریک فتنہ آنے والا ہے جس کے بعد بہت سے فتنے پے در پے ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جسے مہدی کہتے ہیں، اگر تم اس کا زمانہ پاؤ تو اس کا اتباع کرو اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ہو جاؤ (العلامۃ السیوطی، الحاوی للفتاوئی، ص ۵۷، ط مصر)۔

سنِ مبارک

(۵) بعض روایات میں ہے کہ آپ کا سن مبارک بوقتِ ظہور چالیس سال کا معلوم ہوگا۔ چہرہ چمکتے تارے کی مانند اور سیدھے رخسار پر تل ہوگا۔ اسے روایت کیا:

۱) حافظ ابونعیم اصفہانی، الاربعین حدیثاً فی ذکر المہدی، حدیث ۱۲۔
۲) العلامۃ ابراہیم بن محمد بن ابی بکر بن حمویہ الحموینی، فرائد السمطین۔
۳) ابن صباغ مالکی، الفصول المہمۃ، ص ۲۸۰۔
۴) علامہ علی متقی الہندی، منتخب کنز العمال، برحاشیہ المسند، ج ۶، ص ۳۰، ط المیمنیہ بمصر۔
۵) حافظ گنجی شافعی، البیان فی اخبار آخر الزمان، ص ۹۵، ط نجف۔
۶) العلامۃ الحافظ السیوطی، الحاوی للفتاوئی، ص ۶۶، ط مصر۔
۷) العلامۃ ابوالعلا الحسن بن احمد العطار، الاربعین علی مافی مناقب الکاشی، ص ۳۰۰۔
۸) العلامۃ القندوزی، ینابیع المودۃ، ص ۴۴۷، ط اسلامبول۔

عقیدہ وجودِ امام مہدیؑ

عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ امام مہدیؑ کے بارے میں اہل سنت واہل

تشیع کے عقائد میں بنیادی فرق یہ ہے کہ علمائے شیعہ کے نزدیک امام مہدیؑ پیدا ہو چکے ہیں جبکہ اہل سنت کے نزدیک امام مہدیؑ آخر زمانے میں پیدا ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ علمائے اہل سنت کی ایک بڑی تعداد یہ تسلیم کرتی ہے کہ امام مہدیؑ پیدا ہو چکے ہیں اور زندہ ہیں۔ ان علما کے نام ہم خاتمۃ المحدثین میرزا حسین نوری کی کتاب کشف الاستار، آیۃ اللہ طبسی کی کتاب "الشیعۃ والرجعۃ" اور علامہ محمد علی دخیل کی کتاب الامام المہدی سے نقل کرتے ہیں:

۱) کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی، کتاب مطالب السؤل۔

۲) علامہ گنجی شافعی، کفایۃ الطالب اور البیان فی اخبار صاحب الزمان۔

۳) علامہ ابن صباغ مالکی، الفصول المہمۃ۔

۴) علامہ سبط ابن جوزی، تذکرۃ الخواص الامۃ۔

۵) شیخ محی الدین ابن عربی، الفتوحات المکیۃ، باب ۳۶۶، اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔

۶) علامہ عبدالوہاب شعرانی، الیواقیت والجواہر۔ انہوں نے اپنی دوسری کتاب لواقح الانوار، ج ۲ میں شیخ حسن عراقی کی امام مہدیؑ سے تفصیلی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔

۷) علی الخواص براسی، ان کی ملاقات کا ذکر بھی علامہ شعرانی نے اپنی مذکورہ کتاب میں کیا ہے۔

۸) علامہ نورالدین جامی، شواہد النبوۃ۔

۹) حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری المعروف خواجہ پارسا نے فصل الخطاب میں آپؑ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔

۱۰) حافظ ابوالفتح محمد بن ابی الفوارس، کتاب الاربعین۔

۱۱) عبدالحق محدث دہلوی، رسالہ فی احوال المہدی۔

۱۲) آقائے جمال الدین، روضۃ الاحباب۔

۱۳) حافظ ابومحمد طوسی بلاذری نے خود امام مہدی سے ایک روایت نقل کی ہے۔ شاہ ولی اللہ نے اسے مشافہ بن عقیلہ سے نقل کیا ہے۔

۱۴) ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن خشاب، الائمۃ۔

۱۵) ملک العلما شہاب الدین دولت آبادی صاحب بحر مواج نے اپنی کتاب ہدایت السعدا میں ولادت کا ذکر کیا ہے۔

۱۶) علامہ علی متقی الھندی نے المرقات شرح مشکوۃ۔

۱۷) فضل بن روز بہان، ابطال الباطل۔

۱۸) عباسی خلیفہ الناصر الدین اللہ احمد بن المستضئ بنور اللہ۔

۱۹) شیخ سلیمان قندوزی، ینابیع المودۃ۔

۲۰) الشیخ عبدالرحمٰن جامی، نفحات الانس، امام مہدیؑ سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔

۲۱) صلاح الدین صفدی، شرح دائرہ۔

۲۲) شیخ عبداللطیف حلبی نے اپنے والد شیخ ابراہیم حلبی کے حوالے سے مصر کے مشائخ میں سے ایک کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے حضرت سے بیعت کی تھی (ینابیع)۔

۲۳) شیخ عبدالرحمان، بسطامی (ینابیع)۔

۲۴) علی اکبر بن اسد اللہ مودودی، المکاشفات۔

۲۵) عبدالرحمٰن صوفی، کتاب مراۃ الاسرار۔

۲۶) جن قطب کے لیے عبدالرحمٰن صوفی نے یہ کتاب تحریر کی۔

۲۷) قاضی جواد ساباطی، عیسائی سے مسلمان ہوئے، البراہین الساباطیہ۔

۲۸) سعد الدین حموی، الامام المہدی۔

۲۹) عامر بن عامر بصری، القصیدۃ التائیہ۔

۳۰) صدر الدین قونوی، اشعار۔

۳۱) جلال الدین رومی، صاحب مثنوی نے ایک قصیدہ ائمہ علیہم السلام کی شان میں کہا ہے۔ اس میں امام مہدیؑ کا ذکر ہے۔

۳۲) شیخ محمد عطار، مظہر الصفات۔

۳۳) شمس تبریز، بحوالہ ینابیع المودۃ۔

۳۴) نعمت اللہ ولی کرمانی بحوالہ ینابیع المودۃ۔

۳۵) سید نسیمی، بحوالہ ینابیع المودۃ۔

۳۶) سید علی بن شہاب الدین ہمدانی۔

۳۷) شیخ محمد صبان مصری، اسعاف الراغبین۔

۳۸) عبداللہ بن محمد مطیری، الریاض الزہراۃ۔

۳۹) سراج الدین رفاعی، صحاح الاخبار۔

۴۰) ابن اثیر، النہایہ، ج۱، ص۱۷۴۔

۴۱) ملا حسین واعظ کاشفی، روضۃ الشہداء، ص۳۶۶۔

۴۲) ابن خلکان، التاریخ، ج۲، ص۴۵۱۔

۴۳) حافظ بیہقی، شعب الایمان۔

۴۴) احمد زینی دحلان، فتوحات اسلامیہ، ج۲، ص۳۲۲۔

۴۵) ابن حجر، الصواعق المحرقۃ، ص۱۳۲۔

۴۶) ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، ج۷، ص۹۔

۴۷) ابوالفداء، التاریخ، ج۲، ص۵۲۔

۴۸) علامہ عثمانی احمدی، ج۳، ص۲۹۱۔

۴۹) یاقوت حموی، المعجم، ج۶، ص۱۷۵۔

۵۰) العلامۃ الشبراوی، الاتحاف فی حب الاشراف، ص۱۷۹۔

۵۱) الشبراوی، مشارق الانوار بحوالہ الیواقیت والجواھر۔

۵۲) الذھبی، دول الاسلام، ج۱، ص۱۱۵۔

۵۳) الیافعی، التاریخ، ج۲، ص۷۰۔

۵۴) شیخ عبدالوہاب، کشف الغمۃ، ج۱، ص۶۔

۵۵) طبقات، ج۲، ص۱۲۲۔

۵۶) قاضی شمس الدین حسین بن محمد بن حسن کردی، تاریخ الخمیس، ص۳۳۱، ص۳۸۰۔

۵۷) ملا علی متقی الھندی، البرھان۔

۵۸) ملا علی القاری، المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ۔

۵۹) علامہ شبلنجی، نور الابصار۔

۶۰) شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین۔

۶۱) ابوالسرور احمد بن ضیاء حنفی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

۶۲) عماد الدین حنفی۔

۶۳) محمد بن محمد مالکی، الفتویٰ۔

۶۴) یحییٰ بن محمد حنبلی، الفتونی۔

۶۵) نصر بن علی جہضمی امام بخاری اور مسلم کے شیخ، موالید آئمہ۔

ان اسما کو پاکستان کے مشہور خطیب و روضہ خوان طالب جوہری صاحب نے اپنی کتاب علامات ظہور مہدی میں بھی جمع کیا ہے۔

ہماری اس کتاب کے باب اول کی طرف بھی رجوع کریں جس میں حوالے درج ہیں۔

امام مہدیؑ کے بارے میں صحیح احادیث

اس باب میں ہم ان ۵۰ احادیث کو پیش کریں گے جو محدثین اہل سنت کے نزدیک صحیح اور قابل اعتبار ہیں۔

۱) عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کا طویل کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں ایک آدمی کو مبعوث فرمائیں گے جو میرے اہل بیت سے ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و زیادتی سے بھر چکی ہوگی۔

(ابوداؤد، ترمذی، جمع الفوائد، ص ۵۱۲، ج ۲، ح ۹۹۱۳)

۲) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی میری آل سے ہوگا یعنی فاطمہؑ کی اولاد سے ہوگا۔

(ابی داؤد، جمع الفوائد، ج ۲، ص ۵۱۲، ح ۹۹۱۳)

۳) ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہوگا کھلی پیشانی والا، طویل و باریک ناک والا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا

جیسے کہ وہ ظلم و زیادتی سے بھر چکی ہوگی۔ اس کی حکومت سات سال تک ہوگی۔

۴) حضرت علیؓ نے اپنے فرزند حسنؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ان کی نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا جن کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ اخلاق میں نبیؐ سے مشابہ ہوگا لیکن جسم میں مشابہ نہیں ہوگا۔

(جمع الفوائد، ج ۲، ص ۲۱۳، ح ۹۹۱۳، ابوداؤد)

۵) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر زمانے کا ایک دن بھی باقی ہوگا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایک آدمی میرے اہل بیت سے پیدا فرمائیں گے جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی۔

(ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۲، کتاب المہدی)

۶) حضرت ام سلمہؓ کی روایت جو نمبر ۲ پر گزری، ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۲۔

۷) حضرت ام سلمہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کے انتقال کے وقت اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ اس کے پاس آ کر زبردستی اس کی بیعت کریں گے حالانکہ وہ اسے ناپسند ہوگی۔ اہل شام اس کے پاس اپنا لشکر بھیجیں گے تو اس کا لشکر مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر اس کے بعد قریش کا ایک آدمی جس کے ماموں کلب قبیلے کے ہوں گے۔ اس کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجیں گے تو مہدی کا لشکر قریش کے عسکر پر غالب آ جائے گا۔ خسارہ ہو اس آدمی کے لیے جو قبیلہ بنی کلب کے مال غنیمت کے لیے موجود نہ ہو۔ مہدی مال تقسیم کریں گے اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عمل کریں گے۔ اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا یعنی پھیل

جائے گا۔ سات سال تک رہیں گے۔ اس کے بعد وفات پائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۲، کتاب المہدی)

اس کو حاکم نے سند متصل سے روایت کر کے اس کا سقم دور کر دیا ہے۔

مستدرک حاکم، ج ۴، ص ۴۲۹، علامہ ذہبی نے تلخیص المستدرک للذھبی، ص ۴۲۹، ج ۴۔

۸) حضرت ام سلمہ کی ہی ایک روایت ابوداؤد میں انہیں الفاظ میں آئی ہے (ج ۲، ص ۲۳۳)۔

۹) ام سلمہ ہی کی ایک روایت (ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۳)۔

۱۰) عبداللہ ابن مسعود کی وہ روایت جو نمبر ۱ پر سنن ترمذی کے حوالے سے ہم نقل کر چکے ہیں۔

(صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۳۶، باب خروج المہدی)

۱۱) امام ترمذی نے عاصم بن بہدلہ کی مسند سے ایک روایت حضرت ابوہریرہ سے نقل کی ہے۔

(ج ۲، ص ۳۶، باب خروج المہدی)

۱۲) امام ترمذی ہی نے حضرت ابوسعید خدری سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ابوسعید خدری کہتے ہیں ہمیں ڈر محسوس ہوا کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کے بعد کوئی فتنہ ہو تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: ہماری امت میں مہدی خروج کرے گا۔ وہ پانچ، سات یا نو سال زندہ رہے گا (شک زید العمی کو ہے) ان کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کہے گا: اے مہدیؑ مجھے مال دیدے۔ وہ کپڑا ابھر کر اس کو اتنا دے گا جتنا کہ وہ اٹھا سکے گا۔

ترمذی، ج ۲، ص ۴۶، باب خروج المہدی، یہ حدیث حسن ہے اور ابوسعید کی مسند سے دوسرے الفاظ میں بھی منقول ہے۔ اس روایت کو امام ابوداؤد نے السنن میں بھی روایت کیا ہے۔

(ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۲، نیز امام حاکم کی المستدرک مع تلخیص ذھبی، ج ۴، ص ۵۵۷)

۱۳) امام ابن ماجہ نے بھی خروج مہدی کے متعلق احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں پہلی روایت عبداللہ بن مسعودؓ سے ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اتنے میں بنی ہاشم کے کچھ لڑکے سامنے آئے۔ جب نبی کریمؐ نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور رنگ متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض کی ہم آپؐ کے چہرے پر غم کے آثار دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پسند نہیں۔ فرمایا: ہم ایسے گھرانے کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت کو اختیار فرمایا۔ میرے اہل بیت پر میرے بعد مصیبت آئے گی۔ یہاں تک کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم آئے گی۔ ان کے ساتھ کالے جھنڈے ہوں گے۔ وہ مال مانگیں گے تو لوگ نہیں دیں گے۔ لہٰذا وہ لڑیں گے اور کامیاب ہو جائیں گے۔ پھر ان کو مانگی ہوئی چیز دی جائے گی لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ حکومت میرے اہل بیت میں سے ایک کے حوالے کریں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے انہوں نے اسے ظلم و جور سے بھرا ہوگا۔ جس کو یہ وقت ملے، وہ ان کے پاس آئے، اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑا۔

(سنن ابن ماجہ، ص ۲۹۹)

۱۴) ابوسعید خدریؓ کی وہ روایت جو ابوداؤد، ترمذی اور جمع الفوائد کے حوالے سے گزری ابن ماجہ میں بھی دوسری سند سے موجود ہے۔

(ابن ماجہ، ص ۳۰۰)

۱۵) ابن ماجہ نے حضرت ثوبانؓ کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمہارے خزانے کے پاس تین آدمی لڑیں گے۔ ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا لڑکا ہوگا۔ لیکن یہ خزانہ ان تینوں میں سے کسی کا نہیں ہوگا، پھر مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے آئیں گے۔ وہ تم سے ایسے لڑائی لڑیں گے جو ان سے پہلے کسی دوسرے نے نہ لڑی ہوگی پھر آپؐ نے ایک بات کہی .... جو راوی کو یاد نہیں۔ پھر فرمایا: جب تم اسے دیکھ لو تو اس کی بیعت کرنا۔ اگرچہ تمہیں برف پر گھسٹ کے ان کے پاس آنا پڑے۔ اس لیے کہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

(ابن ماجہ، ص ۳۰۰)

اس روایت کے جعلی ہونے پر سیوطی نے الملآلی میں ج ۱، ص ۲۳۷ پر کلام کیا ہے۔

۱۶) حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: مہدیؑ اہل بیت میں سے ہیں۔ اللہ ان کے کام ایک رات میں ٹھیک کر دے گا۔

(سنن ابن ماجہ، ص ۳۰۰)

حضرت علیؑ کی یہی روایت صحیح سندوں کے ساتھ ترمذی، ج ۲، ص ۳۶، باب خروج المہدی، ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۳۲، مستدرک حاکم، ج ۴، ص ۵۵۲،۵۷ نے بھی دی ہے۔ حاکم اور ذہبی دونوں اس کی صحت پر متفق ہیں۔

۱۷) سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ ہم ام المومنین ام سلمہؓ کے ہاں بیٹھے تھے کہ ہم نے آپس میں مہدی کے متعلق گفتگو شروع کی تو جناب ام سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے میں نے سنا ہے کہ مہدی حضرت فاطمہؑ کی اولاد سے ہوگا۔

(ابن ماجہ، ص ۳۰۰)

۱۸) انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے

کہ آپ فرماتے تھے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد جنت کے سردار ہوں گے یعنی حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔ (سنن ابن ماجہ، ص ۳۰۰)

۱۹) عبداللہ بن الحارث بن جزء الذبیری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یعنی مشرق کی طرف سے لوگوں نکلیں گے اور مہدی کے لیے راہ ہموار کریں گے۔
(سنن ابن ماجہ، ص ۳۰۰)

۲۰) حضرت ابوہریرہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی دمشق کے درمیان سے نکلے گا جس کو سفیانی کہا جائے گا اس کے فرمانبردار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے۔ وہ لوگوں کو قتل کرے گا، یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا۔ قبیلہ قیس کے لوگ ان کے مقابلے میں جمع ہو جائیں گے وہ ان کو بھی قتل کر دے گا یہاں تک کہ کوئی بھی باقی نہیں رہے گا اور میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا (یعنی مہدی) حرہ کے مقام پر سفیانی اس کے مقابلے کے لیے فوج بھیجے گا۔ مہدی ان کو شکست دے گا پھر سفیانی اپنے لشکر سمیت خود مقابلے کو آئے گا یہاں تک کہ وہ جب مقامِ بیداء پر پہنچے گا تو زمین اس کے لشکر سمیت دھنس جائے گی اور ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔
(المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۵۲۰، امام ترمذی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا، ج ۲، ص ۳۶)

۲۱) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عنقریب فتنہ ہوگا۔ اس میں لوگ ایسے حاصل ہوں گے جیسے کہ کان میں سونا نکلتا ہے۔ تم اہلِ شام کو گالیاں مت دو بلکہ وہاں کے ظالم لوگوں کو برا کہو۔ ان میں ابدال بھی ہوں گے۔ وہاں کے لوگوں پر بارش برسے گی زیادہ تر لوگ غرق اور کمزور ہو جائیں گے۔ اگر گیدڑ بھی ان سے لڑے گا تو ان پر غالب آجائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ہاشمی کو یعنی مہدی کو مبعوث کریں گے۔ جو نبی کریمؐ کی اولاد سے ہوں گے۔ ان کے ساتھ بارہ پندرہ ہزار کا لشکر ہوگا۔ ان کا شعار لفظ امت

ہوگا۔ تین جھنڈوں کے نیچے ان کا لشکر لڑے گا جبکہ مخالفین سات جھنڈوں کے نیچے ہوں گے۔ ہر جھنڈے والا اقتدار کی طمع میں ہوگا۔ یہ لوگ لڑیں گے اور شکست کھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہاشمی کو یعنی مہدی کو فتح دے گا۔

(مستدرک حاکم، ج۱، ص۵۵۳)

اس روایت میں لفظ مہدی کی تصریح نہیں ہے لیکن حضرت علیؑ سے مروی اس کے مشابہ روایت میں وضاحت موجود ہے۔

(سنن ابوداؤد، ج۲، ص۲۳۲، ترمذی، ج۲، ص۳۶)

۲۲) مستدرک حاکم کی ایک اور روایت حضرت علیؑ سے ان کے فرزند محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ مہدی آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے۔

(المستدرک، ج۴، ص۵۵۴)

امام ذھبی نے بھی اسے صحیح تسلیم کیا ہے۔ محمد بن الحنفیہ کی یہ روایت سنن ابن ماجہ، ص۳۰۰ پر بھی ہے۔

۲۳) ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک زمین ظلم و زیادتی سے بھر نہیں جاتی۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ اس کے بعد میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

(مستدرک حاکم، ۵۵۷، ج۴، ترمذی، ج۲، ص۳۶، ابوداؤد، ج۲، ص۲۳۲، ابن ماجہ، ص۳۰۰)

ذہبی نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

۲۴) ابوسعید خدری ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی اہل بیت میں سے ہوگا۔ کھلی پیشانی، سیدھی اور باریک ناک والا، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

(مستدرک حاکم، ج۴، ص۵۵۷)

۲۵) سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدی کا ظہور حق ہے اور وہ بنی فاطمہ میں سے ہوگا۔ یہ حدیث امام ذہبی اور حاکم دونوں کے نزدیک صحیح ہے اور ایسی حدیث جس کی صحت پر یہ دونوں حضرات متفق ہوں۔ محدثین کے نزدیک صحیح سمجھی جاتی ہے۔

(درس ترمذی، ج ۱، ص ۵۳، محمد تقی عثمانی)

اب ہم بعض روایات مصنف عبدالرزاق سے نقل کرتے ہیں:

۲۶) قتادہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خلیفہ کی موت کے بعد اختلاف پیدا ہوگا۔ مدینہ سے ایک شخص نکلے گا اور مکہ چلا جائے گا لوگ اسے گھر سے زبردستی نکال کے بیعت کریں گے حالانکہ وہ اسے پسند نہیں کرے گا۔ یہ بیعت رکن و مقام کے درمیان ہوگی۔ پس شام سے اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب یہ لوگ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ پس ان کی طرف عراق کے زعما اور شام کے ابدال آ کر بیعت کریں گے۔ وہ خزانے نکالے گا اور مال تقسیم کرے گا اور زمین پر اسلام پھیلائے گا۔ اس طرح وہ سات یا نو (۷/۹) سال حکومت کرے گا۔

(مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۳۷۱، باب المہدی، ح ۲۰۷۶۹)

اس کی صحت کو امام نور الدین ہیثمی نے بھی مجمع الزوائد میں تسلیم کیا ہے۔ محدث علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی نے مصنف عبدالرزاق کے حاشیے میں لکھا ہے کہ اسے طبرانی نے بھی روایت کیا۔ الہیثمی نے کہا: اس کے رجال صحیح ہیں۔

(تعلیقات، مصنف عبدالرزاق، ج ۷، ص ۳۱۵، ۳۷۱)

۲۷) ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کو ایسی بلا وفتنہ گھیرے گا کہ ظلم سے بچنے کے لیے کسی کو جائے پناہ نہیں ملے گی۔ پس اللہ تعالیٰ

میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو کھڑا کرے گا پس وہ زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔

ملاحظہ ہو مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، ۳۷۲، ح ۲۰۷۷۰۔ یہ حدیث قبلا ابوداؤد، ابن ماجہ اور مستدرک حاکم کے حوالے سے گزر چکی۔ علامہ اعظمی نے تصریح کی ہے کہ زوائد ہیثمی میں بھی یہ موجود ہے لیکن یہ الفاظ حاکم نے نقل کیے ہیں۔

۲۸) ابی الجلد سے روایت ہے کہ تین بڑے فتنے ہوں گے۔ ان کے بعد چوتھا بہت بڑا فساد ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ سب چیزوں کو حلال قرار دیدیا جائے گا۔ اس کے بعد لوگ ایک بہتر اور بزرگ آدمی یعنی مہدی پر جمع ہو جائیں گے۔ اس کے پاس امارت آسانی سے آئے گی یعنی خود بخود جبکہ وہ گھر میں بیٹھا ہو گا۔

(مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۳۷۲، ح ۲۰۷۷۱)

۲۹) ابی سعید الخدریؓ نے فرمایا: مہدی چوڑی پیشانی اور روشن چہرے والے ہوں گے۔

(مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۳۷۲)

۳۰) جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک امام ہوگا جس کے دور میں درہم گنے نہیں جائیں گے بلکہ وہ سب کو دے گا۔

(مصنف عبدالرزاق، ص ۳۷۲، ج ۱۱، ح ۲۰۷۷۳)

۳۱) علی بن عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ مہدی کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک سورج کے ساتھ ایک نشانی ظاہر نہ ہو گی۔

(مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۳۷۳)

۳۲) ابن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے۔ ان کے اوپر دو زرد قسم کے کپڑے ہوں گے۔ اذان و اقامت کا درمیانی وقت ہوگا۔ لوگ ان سے

کہیں گے کہ نماز کے لیے آگے آجایئے۔ وہ فرمائیں گے کہ نہیں تم اس امت کے لوگ ایک دوسرے کے امام ہو۔ تمہارا امام نماز پڑھائے۔

اس روایت میں امام مہدی کی تصریح موجود نہیں ہے مگر اس کے فوری بعد والی روایت میں ہے: یعنی عیسیٰ علیہ السلام جس امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ امام مہدی ہوں گے۔

(مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱، ص ۳۹۹)

اس کے حاشیے پر علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی لکھتے ہیں: اس کے بعض معنی کو بخاری (ج ۶، ص ۳۱۷)، اور مسلم نے ابو ہریرہ اور احمد نے جابر اور اس کا بعض حصہ مسلم نے جابر سے روایت کیا ہے۔

(مسلم، ج ۱، ص ۸۷)

۳۳) جناب ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا حال کیسا ہوگا۔ جب تم میں حضرت عیسیٰ فیصلہ کرنے والے بن کر اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(مصنف عبدالرزاق، ص ۴۰۰)

یہ روایت صحیح ہے کیونکہ اسے بخاری و مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۴ و ۳۵) عبداللہ بن صفوان ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ صحیح میں مسلم نے اسے دو روایتوں میں دو الفاظ میں بیان کیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایک لشکر بیت اللہ کا قصد کرے گا۔ جب یہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے زمین میں دھنسا دے گا۔

(الصحیح المسلم، ج ۲، ص ۳۸۸)

۳۶) عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار خاتم النبیین

المعین ﷺ سوتے میں مضطرب ہو گئے۔ میں نے پوچھا: آج آپ نے ایسا کام کیا جو اس سے پہلے کبھی نہ کیا تھا۔ فرمایا: ہاں تعجب ہے کہ میری امت میں سے کچھ لوگ قریش کے ایک آدمی کو قتل کرنے کے لیے بیت اللہ کا قصد کریں گے۔ جبکہ اس نے وہاں پناہ لی ہوئی ہو گی۔ یہاں تک کہ یہ لشکر بیداء کے مقام پر پہنچ کر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

(المسلم، ج ۲، ص ۳۸۸)

۳۷) جابرؓ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس نہ درہم و دینار آئیں گے اور نہ غلہ۔ ہم نے پوچھا: یہ مصیبت کس کی طرف سے آئے گی؟ کہا: غیروں کی طرف سے۔ جو کہ اسے روک دیں گے۔ پھر فرمایا: قریب ہے کہ اہل شام کی بھی یہی حالت ہو گی۔ ہم نے پوچھا: یہ کس کی طرف سے ہو گا؟ فرمایا: اہل روم کی طرف سے پھر آپ ایک لمحے کے لیے چپ ہو گئے اور رسول اللہؐ نے فرمایا: میری امت میں آخر میں ایک خلیفہ ہو گا جو مال کو گنے بغیر تقسیم کرے گا۔ جریری کہتے ہیں کہ میں ابو نضرہ اور ابو العلا سے پوچھا: کیا اس سے مراد عمر بن عبد العزیز ہیں؟ کہا: نہیں۔

(المسلم، ج ۲، ص ۳۹۵)

۳۸) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوں گے جو مال کو بغیر گنے تقسیم کریں گے۔

(صحیح مسلم، ج ۲، ص ۳۹۵)

۳۹) ابی سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ دونوں سے روایت ہے کہ خاتم المعین ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوں گے جو بغیر گنے مال تقسیم کریں گے۔

(المسلم، ج ۲، ص ۳۹۵)

۴۰) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔
(صحیح مسلم، ج۱، ص ۸۷)

علامہ شبیر احمد عثمانی نے فتح الملہم میں لکھا ہے کہ اس سے مراد امام مہدیؑ ہیں۔

(ج۱، ص۳۰۳)

۴۱) جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت حق کے لیے لڑتی رہے گی اور وہ غالب رہے گی، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو مسلمانوں کے امیر ان سے کہیں گے کہ آپ نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے، نہیں اس امت کے لوگ خود بعض بعض کے لیے امام و امیر ہیں۔

(مسلم، ج۱، ص ۸۷)

فتح الملہم کی تصریح کے مطابق یہاں امیر سے مراد مہدیؑ موعود ہیں۔
(ج۱، ص ۳۰۳)

اب ہم کچھ روایات منتخب کنز العمال سے نقل کرتے ہیں جو مسند احمد بن حنبل سے ماخوذ ہیں اور ان کے متعلق صاحب منتخب کنز العمال محدث علی متقی ہندی نے تحریر فرمایا ہے: مسند احمد بن حنبل کی ہر روایت مقبول ہے۔ اس کی ضعیف روایت بھی حسن کے قریب قریب ہے۔

۴۲) حضرت ابوسعید الخدری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مہدی کے بارے میں تمہیں بشارت ہو جو میرے اہل میں سے ہوگا اور اس کا ظہور امت کے اختلاف اور زلزلوں کے وقت ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا

کہ وہ ظلم وزیادتی سے بھر چکی ہوگی۔ زمین وآسمان کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے۔ وہ برابری وعدل کے ساتھ مال تقسیم کرے گا اور امت محمدی کے دلوں کو مستغنی کردے گا۔ یہاں تک کہ ان کا منادی ندا دے گا: اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو وہ میرے پاس آئے۔ سوائے ایک آدمی کے اور کوئی پاس نہ آئے گا۔ وہ ان سے سوال کرے گا تو وہ فرمائیں گے کہ میرے خزانچی کے پاس جاؤ۔ وہ جا کر خزانچی سے کہے گا کہ مجھے مہدیؑ نے بھیجا ہے۔ مجھے مال دیدو۔ وہ کہے گا لے لو۔ وہ شخص اتنا مال لے لے گا کہ اٹھا نہ سکے گا۔ پھر کم کر کے اتنا لے گا جتنا اٹھا سکے پھر باہر جا کر نادم ہوگا کہ پوری امت کو آواز دی گئی۔ سوائے میرے کوئی نہیں آیا۔ پھر وہ مال واپس کرنا چاہے گا لیکن خزانچی کہے گا کہ نہیں جب ہم کوئی چیز دیدیتے ہیں تو واپس نہیں لیتے۔ مہدی چھ، سات، آٹھ یا نو سال رہیں گے۔

(منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند احمد، ج ۳، ص ۵۲)

یہ حدیث گذشتہ صفحات میں ابوسعید خدری کی روایات میں گزر چکی ہے۔

۴۳) جب تم خراسان کی طرف سے کالے جھنڈوں کو آتا دیکھو تو اس کی طرف چل پڑو اس لیے کہ اس میں خدا کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(منتخب کنزالعمال، ج ۶، ص ۲۹)

اس روایت کو محدث علی متقی ہندی نے مسند احمد اور مستدرک حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت ثوبان کی صحیح حدیث انہیں الفاظ میں درج ہے جو اوپر منقول ہوئے۔

(ج ۵، ص ۲۷۷، المسند)

۴۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد خلفاء ہوں گے، پھر امیر ہوں گے، پھر بادشاہ ہوں گے، پھر جابر حکمران ہوں گے، پھر میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی

نکلے گا وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر چکی ہو گی۔ ان کے بعد قحطانی امیر ہوں گے، وہ عدل میں ان سے کم نہیں ہوں گے۔

(منتخب کنزالعمال، ج ۶، ص ۳۰۰)

۴۵) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کی بیعت رکن و مقام کے درمیان کی جائے گی اور وہ بیت اللہ میں جنگ حلال قرار نہیں دیں گے۔ مگر اس کے بعد سب کی ہلاکت ہو گی، حبشی آئیں گے اور بیت اللہ کو ویران کریں گے۔ اس کے بعد کبھی اس کی تعمیر نہیں ہو گی اور یہی لوگ بیت اللہ کا خزانہ دریافت کریں گے۔

(منتخب کنزالعمال، ج ۶، ص ۳۲)

۴۶) حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب تک تم ایک دوسرے کے منہ پر تھوکنے نہ لگو مہدی کا خروج نہیں ہو گا۔

(منتخب کنزالعمال، ص ۳۲، ج ۶)

۴۷) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب سفیانی کا لشکر کوفہ میں خروج کرے گا تو اہل خراسان کی طلب میں لشکر بھیجے گا اور اہل خراسان مہدی کی طرف آئیں گے تو کالے جھنڈوں سے ملاقات ہو گی۔ وہاں ہاشمی اور سفیانی کے لشکروں میں لڑائی ہو گی۔ ہاشمی لشکر غالب ہو گا۔ سفیانی بھاگ جائیں گے۔ اس وقت لوگ مہدی کی تمنا کریں گے اور انہیں تلاش کریں گے۔

(منتخب کنزالعمال، ص ۲۶، ج ۳)

۴۸) عن علی قال المهدی فتیً من قریش آدم ضرب من الرجال

(منتخب کنزالعمال، ج ۶، ص ۳۲)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ مہدی قریش کے نوجوان ہوں گے اور چھریرے بدن کے آدمی ہوں گے۔

۴۹) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مہدی ہم میں سے اولادِ فاطمہ میں سے ہوں گے۔

(منتخب کنزالعمال، ج۶، ص۳۲)

۵۰) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ اہل بیت میں سے جس پر قابو پائیں گے پکڑلیں گے اور بنو ہاشم کے مردوں اور عورتوں کو قتل کریں گے جبکہ "مہدی" اور "مبیض" مکہ بھاگ جائیں گے۔

(منتخب کنزالعمال علی حاشیہ مسند احمد بن حنبل، ج۶، ص۳۲)

عقیدۂ مہدیؑ اور محدثین

کمپیوٹر کے اس جدید اور ترقی یافتہ دور میں جہاں علوم وفنون کی تحصیل ونشر میں کمپیوٹر کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔ وہاں دوسری جانب لاتعداد ویب سائٹس ایسی ہیں جو اسلام کے بارے میں غلط عقائد ونظریات کی ترویج "اسلامی حقیقی عقائد" کے طور پر کررہی ہیں۔ ایسی کتابیں بھی دنیا بھر میں شائع وذائع ہورہی ہیں۔ عقیدۂ ظہور مہدی علیہ السلام کے بارے میں بھی بہت سی غلط باتیں نشر ہورہی ہیں۔ خاص کر یہ کہ اس عقیدے کو بہت بعد کی پیداوار اور علماء کے درمیان غیر معتبر قرار دینے کی کوشش تیز ہوگئی ہے۔ اس سلسلے میں ایک خاص پروپیگنڈا یہ بھی کیا جارہا ہے کہ یہ علمائے اہل سنت کا عقیدہ نہیں بلکہ اس کا تعلق اہل تشیع سے ہے۔ گذشتہ ابواب میں درج کی گئی۔ احادیث سے واضح ہوگیا ہوگا۔ یہ مسلمانوں کا متفقہ علیہ عقیدہ ہے۔

اس باب میں ہم ان مشہور محدثین کا ذکر کریں گے، جن کے مجامع میں عقیدۂ مہدی کے عناوین قائم ہیں۔

۱) امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ البوتجی الترمذی، المتوفی ۲۷۹ھ، سنن ترمذی ابواب

الفتن، باب ماجاء فی المہدی، ج ۲، ص ۵۶۔

۲) امام سلیمان بن اشعث ابوداؤد السجستانی التوفی ۲۷۵ھ، کتاب السنن، احادیث مہدی، ج ۲، ص ۲۳۲۔

۳) امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ القزوینی، ۲۷۳ھ، کتاب السنن باب خروج المہدی، ص ۲۹۹۔

۴) عبدالرزاق بن ہمام بن نافع، المصنف، ظہور المہدی، ج ۱۱، ص ۳۷۱۔

۵) الامام الحافظ ابوعبداللہ الحاکم النیساپوری، المستدرک، ج ۴، ص ۵۰۲، ۵۳۰ تا ۵۵۸۔

۶) الامام الحافظ جلال الدین السیوطی، جمع الجوامع، الجامع الصغیر وغیرہ میں ظہور مہدی کے متعلق احادیث تخریج کی ہیں۔ الحاوی علی الفتاوئی میں ایک رسالہ خاص اسی موضوع پر موجود ہے جس کے حوالے ہم گذشتہ صفحات میں نقل کر چکے ہیں۔

۷) علامہ علاؤ الدین علی المتقی نے جمع الجوامع للسیوطی کی تبویب کرتے ہوئے امام مہدی علیہ السلام پر علیحدہ باب قائم کیا اور اس کے ثبوت میں تمیں روایتیں درج کی ہیں۔

(کنز العمال، ج ۱۴، ص ۵۸۳ تا ۵۹۹)

نیز منتخب کنز العمال کی روایتیں ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔

۸) امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں مختلف صحابہ سے اسے روایت کیا ہے۔

۹) حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی التوفی ۸۰۷ھ، نے مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۳۱۴، پر "ظہور مہدی" کے متعلق احادیث نقل کی ہیں۔

۱۰) مسند ابویعلیٰ میں سند صحیح کے ساتھ اسے روایت کیا گیا ہے۔

۱۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ازالۃ الخفاء، ج ۱، ص ۶۔

۱۲) محدث کبیر انور شاہ کشمیری، عرف الشذی، باب ما جاء فی المہدی، ص ۴۶۴۔

۱۳) علامہ شبیر احمد عثمانی، فتح الملہم، ج ۱، ص ۳۰۳۔

۱۴) اکمال اکمال المعلم، (شرح مسلم)، علامہ اُبّی مالکی، ج ۱، ص ۲۶۸، انہوں نے ترمذی کی حدیث ابن مسعود کو صحیح کہا ہے۔

۱۵) مسلم ہی کی دوسری شرح مکمل اکمال الاکمال، علامہ سنوسی المتوفی، ۸۹۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۸۔

۱۶) ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۱۰، ۱۷۳۔

۱۷) مولانا محمد ادریس کاندھلوی، التعلیق الصبیح، ج ۶، ص ۱۹۸، انہوں نے حدیث ظہور مہدی کو متواتر قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس پر اعتقاد واجب ہے۔

۱۸) علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی فی شرح الترمذی، ج ۶، ص ۴۸۴۔

۱۹) امام شوکانی، الفتح الربانی، کہتے ہیں کہ اس ضمن میں پچاس ۵۰ مرفوع احادیث اور ۲۸ آثار ہیں۔ بحوالہ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۴۸۵۔

۲۰) ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری ج ۶، ص ۳۸۵، میں اسے متواتر قرار دیا ہے۔ باب نزول عیسیٰ بن مریم۔

۲۱) قاضی ابوبکر ابن العربی، عارضۃ الاحوذی، ج ۹، ص ۷۸۔

۲۲) محدث خطابی نے لکھا ہے کہ حافظ منذری نے ابوداؤد کی تلخیص میں ظہور مہدی کے متعلق بعض احادیث کو صحیح کہا ہے۔

(شرح معالم السنن، ج ۶، ص ۱۶۳-۱۵۶)

۲۳) محدث کبیر انور شاہ کشمیری نے جن کی عرف الشذی کا حوالہ اوپر گزرا۔ اپنی

شرح صحیح البخاری المسمی بفیض الباری میں واماکم منکم (اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا) کی شرح میں لکھا ہے۔

فھذا صریح فی ان مصداق الامام فی الاحادیث ھو الامام المھدی دون عیسیٰ علیه الصلوة والسلام

(فیض الباری، ج۴، ۴۷-۴۶)

پس یہ حدیث صریح ہے اس بارے میں کہ احادیث میں امام کا جو لفظ آیا ہے اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی بجائے امام مہدی ہیں۔

۲۴) اہل سنت کے قطب الاقطاب رشید احمد گنگوہی ایک حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے جواب میں حضرت مہدیؑ کا ذکر کیا کہ مہدی کا ظہور ہوگا تو وہ لوگوں کو شرک و بدعت سے پاک کریں گے۔ ان کا تزکیہ کریں گے اور انہیں تعلیم دیں گے۔

(الکوکب الدری، ج۲، ص ۵۷)

۲۵) محدث خلیل احمد سہارنپوری نے ابوداؤد کی شرح بذل المجھود، ج ۱۷، ص ۱۹۰ تا ۲۰۰ اس عقیدے پر احادیث کی شرح فرمائی ہے۔

۲۶) علامہ مناوی نے الجامع الصغیر کی شرح فیض القدیر میں لکھا ہے کہ ظہور مہدی کی احادیث بہت اور مشہور ہیں۔ بہت سے افراد نے اس پر مستقل تالیفات لکھی ہیں۔

۲۷) علامہ نور الحق بن شاہ عبدالحق محدث دہلوی، صحیح بخاری کی شرح تیسیر القاری، ج ۳، ص ۳۴۶ میں لکھتے ہیں کہ امام سے مراد حضرت مہدیؑ ہیں۔

۲۸) حافظ جلال الدین سیوطی کے رسالے "العرف الوردی" کا ذکر ہم کرچکے

ہیں جو خاص اسی موضوع پر ہے اور ان کی کتاب الحاوی میں چھپ چکا ہے۔

۲۹) حافظ ذہبی نے مختصر منہاج السنۃ میں لکھا ہے کہ وہ احادیث جن سے خروج مہدی پر استدلال کیا جاتا ہے وہ صحیح ہیں۔ ان کو احمد ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ان میں ابن مسعود، ام سلمہ، ابوسعید اور حضرت علی کی احادیث ہیں۔

۳۰) مشہور محدث مولانا بدر عالم نے ظہور مہدی پر طویل کلام کیا ہے اور روایات کو جمع کیا ہے۔

(ترجمان السنۃ، ج ۴، ص ۳۷۷)

۳۱) محدث عبدالغنی مجددی نے ابن ماجہ کے حاشئیے انجاح الحاجۃ (ص ۳۰۰) میں اس پر طویل کلام کیا ہے۔

۳۲) عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۳۱۸ میں احادیث کو متواتر کہا ہے۔

محدث کبیر ناصر الدین الالبانی کا افادہ

العلامۃ المحدث ناصر الدین البانی اس صدی کے بڑے محدثین میں شمار ہوتے تھے۔ دو سال قبل ان کا انتقال ہوگیا۔ اپنی مشہور کتاب سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ کی چوتھی جلد میں انہوں نے یہ حدیث تخریج کی ہے:

لتملأن الارض جورا و ظلما فاذا ملئت جورا و ظلما بعث اللہ رجلا منی اسمہ اسمی فیملوھا قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما

(ج ۴، ص ۳۸، ح ۱۵۲۹)

اسے تخریج کیا بزاز نے (ص ۲۳۶-۲۳۷، زوائد ابن حجر) اور ابن عدی نے الکامل (۱/۱۳۹) ابونعیم نے اخبا اصبھان (۲/۱۶۵)۔ اس کی سند یوں ہے: داؤد

بن الحبر ، ابی الحبر بن قحذم اس کا باپ قحذم بن سلیمان، معاویہ بن قرۃ، قرۃ، مرفوعاً

بزاز کہتے ہیں کہ اسے معمر، ہارون، معاویہ بن قرۃ، ابی الصدیق، ابی سعید کی سند بھی روایت کیا گیا ہے۔ داؤد اور اس کا باپ دونوں ضعیف ہیں۔ جیسا کہ ان دونوں کو ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ضعیف کہا ہے (۷/۳۱۴)۔

ان دونوں کے ضعیف ہونے کے باوجود محدث البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ بہت سے طریق سے اور بہت سے صحابہ سے۔ اسی میں وہ سند ہے جو ابی الصدیق کی ہے۔ جس کی طرف بزاز نے اشارہ کیا۔ محفوظ بات یہ ہے کہ یہ حدیث معاویہ بن قرۃ عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری درست اور صحیح ہے۔

اسی طرح اسے حاکم نے (ج ۴، ص ۴۶۵) درج بالا سند سے روایت کیا ہے اور آخر میں کہا: صحیح الاسناد۔ ذہبی نے کہا: اس کی سند مظلم ہے کیونکہ وہ عمر / عمرو بن عبید اللہ العدوی کو نہ جانتے تھے لیکن عمر کی روایت ہارون بن رباب سے جس کو بزاز نے تعلیقاً روایت کیا ہے۔ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ روایت معاویہ سے محفوظ ہے۔ یہی بات ہم درست سمجھتے ہیں۔ معاویہ کے بہت سے متابعات ہیں بلکہ میرے نزدیک یہ حدیث ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری متواتر ہے۔ اس سند سے اس کے دو طرق صحیح ہیں: (۱) عوف بن ابی جمیلہ، ابو الصدیق الناجی، ابی سعید الخدری جس کے الفاظ یہ ہیں: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین ظلم، جور، عدوان سے بھر نہ جائے پھر میرے اہلبیت یا عترت میں سے ایک شخص خروج کرے گا جو اسے عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وعدوان سے بھر چکی ہوگی

(احمد، ج ۳، ص ۳۶، ابن حبان، ۱۸۸۰، حاکم ۴/۵۵۷، ابونعیم، الحلیۃ ۳/۱۰۱)

حاکم نے کہا: بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ ابونعیم نے اس قول کو درج کرنے کے بعد کہا: ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری کی سند سے یہ حدیث مشہور ہے۔ مشہور کے معنی ایسی حدیث جو کثرتِ اسناد کی وجہ سے مشہور ہو۔

ابوصدیق کا نام بکر بن عمرو ہے جو بخاری اور مسلم سمیت تمام محدثین کے نزدیک قابلِ اعتماد ہے۔ متاخرین میں سے جس نے ان کی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے "جو مومنین کے راستے پر نہیں"۔ امام حاکم نے اسے اس طریق سے اور دوسرے اسناد سے اسے صحیح کہا ہے اور جس نے حاکم کی طرف یہ بات منسوب کی کہ مہدی سے متعلق سب احادیث کو انہوں نے ضعیف کہا ہے تو اس نے یہ جھوٹ بولا عمداً یا سہواً۔

اس کا دوسرا سلسلۂ اسناد جو صحیح ہے وہ یہ ہے: سلیمان بن عبید، ابوالصدیق الناجی، ابوسعید الخدری۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

يخرج في امتي المهدي، يسقيه الله الغيث و تخرج الأرض نباتها و يعطي المال صحاحاً، تكثر الماشية، و تعظم الامة يعيش سبعاً او ثمانياً يعني حججاً

میری امت میں مہدی خروج کرے گا جس کے ذریعے اللہ بارش برسائے گا، زمین نباتات اگل دے گی، وہ بھر بھر کے مال دے گا۔ مویشی کثرت سے ہوں گے۔ امت کو عظمت حاصل ہوگی۔ وہ سات یا آٹھ سال جیئے گا۔ اس کو حاکم نے تخریج کیا۔ اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

(ج ۴، ص ۵۵۸-۵۵۷)

ذہبی نے بھی اس کی تائید کی ہے یہاں تک کہ ابن خلدون جیسے منکر مہدی نے بھی اسے درست تسلیم کیا ہے۔ (المقدمہ، فصل ۵۳، ص ۲۵۰) اور کہا ہے کہ گو کہ سلیمان بن عبید سے کوئی روایت صحاح ستہ میں نہیں لیکن ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے تو اس پر کوئی گفتگو نہیں ہو سکتی۔

میں کہتا ہوں کہ اسے ابن معین اور ابو حاتم نے بھی ثقہ و سچا کہا ہے۔

حاکم، ذہبی اور ابن خلدون کے حوالے سے ثابت ہو گیا کہ یہ اسناد صحیح ہے جہاں تک بقیہ طرق اور شواہد کا تعلق ہے تو میں نے اس کی تخریج ''الروض النضیر'' میں کی ہے۔ حدیث ابن مسعود (۶۴۷) کے ضمن میں اس کا سلسلۂ سند یوں ہے: عن عاصم بن أبي النجود، زر بن حبیش عنہ۔

اس کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے مثلاً طبرانی کی المعجم الکبیر (۱۰۲۱۳–۱۰۲۳۰) اس کو ترمذی حاکم، ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔ (۱۸۷۸) اس کے الفاظ ابوداؤد کے نزدیک یہ ہیں: اگر دنیا کی بقا کا صرف ایک دن ہی رہ جائے گا تو بھی مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کھڑا ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو بھر دے گا عدل سے......

جن لوگوں نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ان میں امام ابن تیمیہ بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: ان الاحادیث التی یحتج بہا علی خروج المہدی احادیث صحیحۃ، رواہا أبوداؤد والترمذی و احمد و غیرہم من حدیث ابن مسعود وغیرہ

(منہاج السنہ، ج ۴/۲۱۱)

جن احادیث سے خروج مہدی پر استدلال کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح ہیں انہیں ابوداؤد، ترمذی اور احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ ابن مسعود وغیرہ کی سند ہے۔

ایسا ہی المنتقی من منہاج الاعتدال میں حافظ ذہبی نے کہا ہے (۵۳۴) میں کہتا ہوں کہ علم حدیث کے ان پانچ آئمہ کبار نے اسے صحیح کہا ہے۔ متقدمین میں سے بہت سے لوگوں نے اسے صحیح کہا ہے۔

مثلاً ابوداؤد، العقیلی، ابن العربی (عارضۃ الاحوذی) القرطبی بحوالہ اخبار المہدی للسیوطی، الطیبی بحوالہ مرقاۃ المفاتیح ملا علی القاری، ابن القیم الجوزی المنار المنیف، حافظ ابن حجر فتح الباری، ابوالحسن الابری، مناقب الشافعی بحوالہ فتح الباری، الشیخ علی القاری فی المرقاۃ السیوطی فی العرف الوردی، العلامۃ مبارک فوری تحفۃ الاحوذی اور بہت سارے بہت سارے۔

(محدث کبیر ناصر الدین الالبانی کا افادہ تمام ہوا)۔

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی کا افادہ

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی نے اپنی وقیع تالیف التعلیق الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا: زاد عدد الاحادیث المرفوعة فی المهدی علی تسعین والآثار سوی ذلک.

امام مہدی کے بارے میں مرفوع احادیث کی تعداد ۹۰ سے زائد ہے جبکہ آثار صحابہ وتابعین اس کے سوا ہیں۔ پھر حافظ سیوطی کے حوالے سے ابوالحسن محمد بن الحسین بن ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے۔

قد تواترت الاخبار و استفاضت بکثرة رواتها عن المصطفی

بمجئی المهدی و انه من اهل بیته

(ج۶،ص۱۹۸-۱۹۷)

نبی کریم ﷺ سے امام مہدی کی آمد اور یہ کہ آپ اہل بیت میں سے ہوں گے جو روایات منقول ہیں وہ کثیر اور متواتر ہیں۔

اسماء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

امام مہدی علیہ الصلاۃ والسلام کے ظہور سے متعلق احادیث متعدد صحابہ کرام سے مروی ہیں جن کی تعداد پچاس تک پہنچتی ہے۔ ہم ذیل میں ان صحابہ کے اسمائے گرامی ان کتابوں کے حوالے ساتھ لکھ رہے ہیں جن میں ان کی روایات پائی جاتی ہیں:

۱) حضرت ابو امامہ باہلی ان کی روایت البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۵ میں پائی جاتی ہے۔

۲) حضرت ابو ایوب انصاری، ینابیع المودۃ، ص ۵۲۱، ط النجف۔

۳) ابو الحجاف، الغیبۃ للشیخ الطوسی، ص ۱۱۱، ط النجف۔

۴) ابوذر الغفاری، کفایۃ الاثر۔

۵) ابو سعید الخدری، متعدد کتب جن کے حوالے پہلے گزر چکے ہیں۔

۶) ابو سلمٰی راعی رسول اللہ ﷺ، الغیبۃ للشیخ الطوسی، ص ۹۶۔

۷) ابو لیلیٰ، ینابیع المودۃ، ص ۴۸۔

۸) ابو ھریرہ، صحیح البخاری، ۲/ ۱۷۸۔

۹) حضرت ام سلمہ، مسند ابوداؤد، ۴/ ۱۵۱۔

۱۰) انس بن مالک، سنن المصطفیٰ، ابن ماجہ، ۴/ ۵۱۹۔

۱۱) تمیم الداری، ینابیع المؤدۃ، ۵۹۰، عن العرائس للثعلبی۔

۱۲) ثوبان، سنن المصطفیٰ، ابن ماجہ، ۵۱۹/۲۔

۱۳) جابر بن عبداللہ الانصاری، ینابیع المودۃ، ۵۳۶۔

۱۴) الجارود بن المنذر العبدی، منتخب الاثر، ۱۱۲، عن اربعین مجلسی۔

۱۵) حذیفہ ابن اسید، منتخب الاثر، ص۵۰۔

۱۶) حذیفہ بن یمان، ینابیع المودۃ، ص۵۸۸۔

۱۷) ابوقتادہ الحرث بن ربیع، الشیخ والرجہ، ۵۰/۱۔

۱۸) الامام الحسن علیہ السلام، کفایۃ الاثر۔

۱۹) الامام الحسین علیہ السلام، کشف الغمہ، ۳۰۱/۳۔

۲۰) زربن عبداللہ، کشف الغمہ، ۲۶۱/۳۔

۲۱) زرارۃ بن عبداللہ، غایۃ المرام، ص۲۰۰۔

۲۲) زید بن ارقم، منتخب الاثر، ص۴۸۔

۲۳) زید بن ثابت، منتخب الاثر، ۲۰۳۔

۲۴) سعد بن مالک، کفایۃ الاثر۔

۲۵) سلمان الفارسی، مقتل الحسین للخوارزمی، ۱۴۶/۱۔

۲۶) طلحہ بن عبیداللہ، منتخب لاثر، ۳۵۱، عن البرھان فی علامات مہدی آخر الزمان۔

۲۷) ام المومنین عائشہ، ینابیع المؤدۃ، ص۵۶۰۔

۲۸) العباس بن عبدالمطلب، غایۃ المرام، ص۷۰۴۔

۲۹) عبدالرحمٰن بن سمرۃ، غایۃ المرام، ص۷۰۴۔

۳۰) عبدالرحمٰن بن عوف، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۶۔

۳۱) عبداللہ بن ابی اوفی، منتخب الاثر، ص ۱۱۶، عن البحار۔

۳۲) عبداللہ بن جعفر الطیار، الغیبۃ النعمانی، ص ۳۶۔

۳۳) عبداللہ بن حارث بن جز الزبیدی، سنن المصطفیٰ لابن ماجۃ، ۲/۵۱۹۔

۳۴) عبداللہ بن عباس، الفصول المھمۃ، ص ۲۷۸۔

۳۵) عبداللہ بن عمر، الفصول المھمۃ، ص ۲۷۷۔

۳۶) عبداللہ بن عمرو بن العاص، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۴۔

۳۷) عبداللہ بن مسعود، الفصول المھمۃ، ص ۲۷۹۔

۳۸) عثمان بن عفان، کفایۃ الاثر۔

۳۹) العلاء، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۵۔

۴۰) علقمہ بن عبداللہ، الفصول المھمۃ، ص ۲۷۹۔

۴۱) الامام علی بن ابی طالب، مسند ابی داؤد، ۴/۱۵۱۔

۴۲) علی الھلالی، مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۱۶۵۔

۴۳) عمار بن یاسر، منتخب الاثر، ص ۳۰۵۔

۴۴) عمران بن حصین، منتخب الاثر، ص ۵۰۔

۴۵) عمر بن الخطاب، الشیعۃ والرجعۃ، ۱/۳۶۔

۴۶) فاطمۃ الزھرا، کفایۃ الاثر۔

۴۷) قتادہ، الملاحم والفتن، ص ۵۱۔

۴۸) قرۃ المزنی، ینابیع المودۃ، ص ۴۳۰۔

۴۹) کعب، الملاحم والفتن، ص ۱۳۷۔

۵۰) معاذ بن جبل، المهدی، آیت اللہ الصدر، ص ۱۹۱۔

۵۱) ام حبیبہ، تعلیق الصبیح، ج ۶، ص ۱۹۷۔

۵۲) عمرو بن شعیب، تعلیق الصبیح، ج ۶، ص ۱۹۷۔

اسمائے تابعین رضوان اللہ علیہم

تابعین ان حضرات کو کہا جاتا ہے جنہوں نے صحابہ کرام سے احادیث سن کر آگے لوگوں تک انہیں روایت کیا۔ ذیل میں ہم پچاس تابعین کے اسماء ذکر کرتے ہیں جن سے حدیث ظہور مہدی منقول ہے:

۱) ابراہیم بن علقمہ، الملاحم والفتن، ص ۵۲۔

۲) ابراہیم بن محمد بن الحنفیہ، السنن لابن ماجہ، ۲/۵۱۹۔

۳) ابو اسماء الرحبی، السنن لابن ماجہ، ۲/۵۱۹۔

۴) ابوسلمہ عبدالرحمٰن بن عوف، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۶۔

۵) ابو الصدیق الناجی، سنن مصطفیٰ لابن ماجہ، ۲/۵۱۸۔ ان کی روایت عن ابی سعید صحیح ہے۔

۶) ابو عمرو المقری، منتخب الاثر، ۴۳۹۔

۷) ابو نضرۃ، مسند ابی داؤد، ۴/۱۵۲۔

۸) ابو ہارون العبدی، الغیبۃ للطوسیؒ، ص ۱۱۶۔

۹) اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، السنن لابن ماجہ، ۲/۵۱۹۔

۱۰) اصبغ بن نباتہ، غایۃ المرام، ۶۳۹۔

۱۱) ایاس بن سلمۃ بن الاکوع، کفایۃ الاثر۔

۱۲) ثابت بن دینار، ینابیع المودۃ، ص ۵۹۲۔

۱۳) جابر الصدفی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۹۔

۱۴) جابر بن یزید الجعفی، ینابیع المودۃ، ص ۵۹۳۔

۱۵) الحارث بن سعید بن قیس، منتخب الاثر، ص ۱۱۸ عن المناقب۔

۱۶) حنش بن المعتمد، منتخب الاثر، ۳۶۔

۱۷) زاذان، دلائل الامامۃ۔

۱۸) ذر بن حبیش، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۰۔

۱۹) شھاب الدین الزھری، الملاحم والفتن۔

۲۰) السائب الثقفی، کفایۃ الاثر۔

۲۱) سالم بن عبداللہ بن عمر، الغیبۃ للنعمانی، ص ۳۵۔

۲۲) سعید بن الجبیر، غایۃ المرام، ۶۹۳۔

۲۳) سعید بن المسیب، مسند ابی داؤد، ۱۹۱/۴۔

۲۴) سلامۃ، مقتل الحسین للخوارزمی، ۹۶/۱۔

۲۵) سلیم بن قیس الھلالی، ینابیع المودۃ، ۵۳۴۔

۲۶) سلیمان بن ابی حبیب، غایۃ المرام، ۶۹۳۔

۲۷) شھر بن حوشب، منتخب الاثر، ۹۶، عن نفس الرحمٰن۔

۲۸) طاؤس الیمانی، کفایۃ الاثر۔

۲۹) عبایۃ بن الربعی، ینابیع المودۃ، ۵۲۱۔

۳۰) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ینابیع المودۃ، ۵۲۱۔

۳۱) عطیۃ العوفی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ۸۵۔

۳۲) علی بن الحسینؑ، ینابیع المودۃ، ۵۳۷۔
۳۳) علی بن عبداللہ بن العباس، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۸۔
۳۴) علی بن علی الھلالی، مجمع الزوائد، نور الدین الھیثمی، ۹/۱۶۵۔
۳۵) عمارۃ بن جوین العبدی، الغیبۃ للشیخ الطوسیؒ، ص ۱۱۱۔
۳۶) ابوزرعۃ عمرو بن جابر الحضرمی، سنن المصطفیٰ لابن ماجہ، ۲/۵۱۹۔
۳۷) عمرو بن عثمان بن عفان، کفایۃ الاثر۔
۳۸) عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک، الشیعۃ والرجعۃ، ۱/۳۶۔
۳۹) کثیر بن مرۃ، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۱۔
۴۰) مجاہد، ینابیع المودۃ، ص ۵۲۹۔
۴۱) الامام محمد الباقرؑ، ینابیع المودۃ، ۵۳۷۔
۴۲) محمد بن جارود العبدی، غایۃ المرام، ۷۰۸۔
۴۳) محمد بن الحنفیۃ، السنن لابن ماجہ، ۲/۳۱۹۔
۴۴) محمد بن المنذر، غایۃ المرام، ۶۹۲۔
۴۵) محمد بن لبید، کفایۃ الاثر۔
۴۶) مطرف بن عبداللہ، منتخب الاثر، ص ۵۰۔
۴۷) المعلی بن زیاد، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۵۔
۴۸) مکحول، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۶۔
۴۹) نافع مولیٰ ابی قتادہ، صحیح البخاری، ۲/۱۷۸۔
۵۰) وھب بن منبہ، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۷۔

امام مہدیؑ کے متعلق تالیفات

امام مہدی علیہ الصلوۃ والسلام کا تشریف لانا اور آپ کا ظہور علمائے اہل سنت کے درمیان غیر اختلافی مسئلہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ظہور کے متعلق ہر عہد میں علماء نے کتب تصنیف وتالیف کی ہیں۔ ان میں سے بعض کے نام ہم یہاں درج کررہے ہیں:

۱) احوال صاحب الزمان، سعد الدین حموی۔

۲) اربعین حدیث فی المہدی، ابی العلا ہمدانی۔

۳) البیان فی اخبار صاحب الزمان، تالیف علامہ گنجی شافعی۔

۴) تحدیق النظر فی اخبار المہدی المنتظر، محمد بن عبدالعزیز بن مانع من علماء نجد۔

۵) تلخیص البیان فی اخبار المہدی آخر الزمان، علی متقی الہندی۔

۶) جمع الاحادیث الواردۃ فی المہدی، ابی بکر بن الخیثمہ۔

۷) رسالۃ فی الاحادیث القاضیۃ بخروج المہدی، محمد بن اسماعیل الیمنی الصنعانی۔

۸) العرف الوردی فی اخبار المہدی، جلال الدین السیوطی الشافعی۔

۹) عقد الدرر فی اخبار المہدی المنتظر، یوسف بن یحییٰ بن علی المقدسی۔

۱۰) فرائد فوائد الفکر فی الامام المہدی المنتظر، مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی۔

۱۱) القطر الشہدی فی اوصاف المہدی، منظومۃ، شہاب الدین احمد بن احمد بن اسماعیل الحلوانی۔

۱۲) کتاب المہدی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی۔

۱۳) المہدی، شمس الدین ابن القیم الجوزیہ۔

۱۴) النجم الثاقب فی بیان ان المہدی من اولاد علی ابن ابی طالب (مقدمہ ینابیع المودۃ)۔

۱۵) القواصم عن المعن القواصم، علامہ علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی۔

۱۶) ابراز الوہم المکنون من کلام ابن خلدون، احمد بن صدیق البخاری۔

۱۷) اخبار المہدی، حماد بن یعقوب رواجنی۔

۱۸) اربعین حدیث فی المہدی، حافظ ابو نعیم اصفہانی۔

۱۹) البرھان فی علامات مہدی اخر الزمان، علی متقی الھندی۔

۲۰) تلخیص البیان فی علامات مہدی آخر الزمان، ابن کمال پاشا۔

۲۱) التوضیح فی تواتر ماجاء فی المہدی المنتظر والدجال والمسیح، قاضی محمد بن علی الشوکانی۔

۲۲) الرد علی من حکم وقضی أن المہدی الموعود جاء ومضی، ملا علی القاری۔

۲۳) العطر الوردی فی شرح القطر الشہدی فی اوصاف المہدی، محمد بن محمد بن احمد الحسینی البلبیسی۔

۲۴) علامات المہدی، جلال الدین السیوطی۔

۲۵) فوائد الفکر فی المہدی المنتظر، مرعی بن یوسف الکرمی المقدسی۔

۲۶) القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر، احمد شہاب الدین ابن حجر الہیثمی

۲۷) المشرب الوردی فی اخبار المہدی، ملا علی القاری۔

۲۸) المہدی الی ماورد فی المہدی، شمس الدین محمد بن طولون۔

۲۹) الھدیۃ المہدویۃ، ابی الرجا محمد الھندی۔

ان کے سوا سینکڑوں ان کتابوں کے حوالے آپ اوپر پڑھ چکے ہیں جن میں امام مہدی علیہ السلام سے متعلق احادیث موجود ہیں۔ یہاں ہم حال ہی میں شائع ہونے والی ایک اہم کتاب کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں۔ یعنی ''عقیدہ ظہور مہدی'' احادیث کی روشنی میں۔ یہ مفتی نظام الدین شامزی کی ایک عمدہ تالیف ہے۔ ہم نے اس کتاب سے بھی استفادہ کیا ہے۔

کیا حضرت عیسیٰؑ ہی مہدی ہیں؟

بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہے کہ ''مہدیؑ'' کا کوئی وجود نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہی مہدی ہوں گے۔ اس کی بنیاد ایک روایت ہے، جس میں یہ الفاظ آتے ہیں: ولا مہدی الا عیسٰی عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

یہ روایت منکر ہے۔ اس کو روایت کیا ابن ماجہ نے (۴۹۵/۲) اور حاکم نے (۴۴۱/۴) اور ابن عبدالبر نے جامع العلم میں (۱۰۰/۱) نیز ابو عمرو الدانی نے السنن الواردۃ فی الفتن (ج ۳/۳/۴۵۲/۹/۵۰۱/۲۲/۲) اور سلفی نے الطیوریات (۱/۶۲) میں تخریج کیا۔ محمد بن خالد الجندی کی سند سے عن ابان بن صالح عن الحسن عن انس۔ یہ روایت سنداً مرفوع ہے لیکن ضعیف ہے۔ اس میں تین علتیں پائی جاتی ہیں:

۱) حسن بصری کا ''عن'' سے روایت کرنا کیونکہ وہ تدلیس کرتے تھے۔

۲) محمد بن خالد الجندی مجہول ہے جیسا کہ حافظ نے التقریب میں اور بعض علماء نے کہا ہے۔

۳۲) علی بن الحسینؑ، ینابیع المودۃ، ۵۳۷۔

۳۳) علی بن عبداللہ بن العباس، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۸۔

۳۴) علی بن علی الھلالی، مجمع الزوائد، نورالدین الھیثمی، ۱۶۵/۹۔

۳۵) عمارۃ بن جوین العبدی، الغیبۃ للشیخ الطوسیؒ، ص ۱۱۱۔

۳۶) ابوزرعۃ عمرو بن جابر الحضرمی، سنن المصطفیٰ لابن ماجہ، ۵۱۹/۲۔

۳۷) عمرو بن عثمان بن عفان، کفایۃ الاثر۔

۳۸) عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک، الشیعۃ والرجعۃ، ۳۶/۱۔

۳۹) کثیر بن مرۃ، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۱۔

۴۰) مجاہد، ینابیع المودۃ، ص ۵۲۹۔

۴۱) الامام محمد الباقرؑ، ینابیع المودۃ، ۵۳۷۔

۴۲) محمد بن جارود العبدی، غایۃ المرام، ۷۰۸۔

۴۳) محمد بن الحنفیۃ، السنن لابن ماجہ، ۳۱۹/۲۔

۴۴) محمد بن المنذر، غایۃ المرام، ۶۹۲۔

۴۵) محمد بن لبید، کفایۃ الاثر۔

۴۶) مطرف بن عبداللہ، منتخب الاثر، ص ۵۰۔

۴۷) المعلی بن زیاد، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۵۔

۴۸) مکحول، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۶۔

۴۹) نافع مولی ابی قتادہ، صحیح البخاری، ۱۷۸/۲۔

۵۰) وھب بن منبہ، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۷۔

مقابلے پر صحیح تر ہیں پس حکم اس پر لگایا جائے گا نہ کہ غیر صحیح روایت پر اس کی طرف حافظ ابن حجر فتح الباری میں (باب نزول عیسیٰ) میں بھی اشارہ کیا ہے۔

کیا امام مہدی عباسی نسل سے ہوں گے؟

عباسی اور اموی دور میں "وضع حدیث" یعنی احادیث گھڑنے کا جو فتنہ برپا ہوا۔ اس دوران ہزاروں کی تعداد میں بادشاہوں، علاقوں، خاندانوں وغیرہ کے بارے میں روایت گڑھ کے نبی کریم ﷺ سے منسوب کردی گئیں۔ علمائے اسلام نے اس فتنے کے خلاف سخت جہاد کیا اور ان گڑھی ہوئی روایات کو اپنی اپنی کتابوں میں مع علتوں کے بیان کردیا۔ ایسی ہی روایتوں کی حیثیت ہم ذیل میں واضح کرتے ہیں۔ ایک روایت یوں ہے: المھدی من ولد العباس عمی مہدی میرے چچا عباس کی نسل سے ہوگا۔

اس کی تخریج کی دار قطنی نے کتاب الافراد (ج ۲، رقم ۲۶) میں محمد بن الولید القرشی، اسباط بن محمد وصلۃ بن سلیمان الواسطی، سلیمان التیمی، قتادہ، سعید بن المسیب، عثمان بن عفان، مرفوعا۔ دار قطنی نے کہا: محمد بن الولید مولی بنی ہاشم اس سند سے روایت میں منفرد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس پر کذب کا اتہام لگایا گیا ہے۔ ابن عدی نے کہا: وہ حدیث گھڑا کرتا تھا۔ ابو عروبہ کہتے ہیں: انتہائی جھوٹا ہے۔ مناوی نے "الفیض" میں ابن جوزی کا یہی قول نقل کیا ہے۔ سیوطی نے الجامع الصغیر میں اس کی تخریج کی ہے تو یہ ان کی خطا ہے۔

اس روایت کے جھوٹ ہونے پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری عترت سے اولادِ فاطمہ سے

ہوں گے۔ اس کو تخریج کیا ابوداؤد نے (۲/۲۰۸-۲۰۷) ابن ماجہ نے (۲/۵۱۹) امام حاکم نے المستدرک میں (۴/۵۵۷) اور ابوعمرو الدانی نے السنن الواردۃ فی الفتن (۹۹--۱۰۰) اسی طرح العقیلی نے (۱۳۹، ۳۰۰) زیاد بن بیان عن علی بن نفیل، عن سعید بن المسیب، عن ام سلمہؓ یہ سند عمدہ ہے۔ اس کے سب راوی قابلِ اعتماد ہیں۔ اس کے شواہد بھی بہت ہیں۔

ایسی ہی موضوع روایات میں سے ایک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یا عباس ان اللہ فتح ھذا الأمر بی و سیختمہ بغلام من ولدک یملوھا عدلاً کما ملئت جوراً و ھو الذی یصلی بعیسٰی

اے عباس اللہ نے اس امر دین کو میرے ذریعے شروع کیا اور اس کا خاتمہ تمہاری اولاد میں سے ایک لڑکا پر ہوگا جو زمین کو عدل سے ایسا بھرے گا جیسا وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ وہی عیسٰیؑ کے ساتھ نماز پڑھے گا۔

اس کی تخریج کی خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں (۴/۱۱۷) احمد بن الحجاج بن الصلت کے تذکرے میں۔ سند یہ ہے: احمد بن الحجاج، سعید بن سلیمان، خلف بن خلیفہ، مغیرۃ، ابراہیم، علقمہ، عمار یاسر، مرفوعاً۔ یہ پوری سند اچھی ہے کہ اس کے راوی سب ثقہ ہیں اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ سوائے احمد بن الحجاج، ذہبی نے اس حدیث سے متہم کیا ہے اور کہا کہ اس شخص کی آفت یہ ہے کہ غلط روایت صحیح سند سے بیان کرتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ خطیب نے اسے ذکر کیا ہے۔ لیکن اس کے ضعف کو بیان نہیں کیا ہے۔ حافظ نے لسان المیزان میں ذہبی کی موافقت کی ہے۔ حافظ سیوطی نے بھی اسے اللآلئ المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ (۱/۴۳۱-۴۳۴) میں درج کیا ہے، جو موضوع احادیث کے بارے میں لکھی گئی ہے۔

اسی سے ملتی جلتی ایک روایت ابن الجوزی نے اپنی الموضوعات میں نقل کی ہے اور کہا: اس پر روایت کا اتہام الغلابی پر ہے۔ السیوطی نے اللآلی میں بھی اسے روایت کیا (۴۳۵/۱)۔

ان وضاحتوں سے پتہ چلا کہ علمائے اہل سنت، فقہاء، محدثین، متکلمین، مفسرین سب اس بات پر متفق ہیں کہ امام مہدی علیہ الصلاۃ والسلام کا ظہور ہوگا۔ آپ اولاد فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اور عترت رسول سے ہوں گے۔

حرفِ آخر

ہم کیا کریں....؟

گذشتہ صفحات میں تھکا دینے والے حوالہ جات امام زمانہ علیہ السلام کے وجودِ مسعود کو ثابت کرنے کے لیے نہیں کہ یہ تحصیل حاصل ہے بلکہ آپ پر یقین کو "کاملیت" تک پہنچانے کے لیے آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیے گئے ہیں۔ اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اس دنیا کے خاتمے سے قبل جبکہ زمین ظلم و جور، ناانصافی اور خلافِ شریعت امور سے بھر چکی ہوگی۔ اس روئے زمین پر جلوہ افروز ہوں گے۔ پردۂ غیبت چاک ہوگا اور آپ اعلانیہ ظہور فرمائیں گے۔

ہر ایک کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب ہم کیا کریں؟ یہ ایک بنیادی سوال ہے جس کا حقیقت پسندانہ جواب معلوم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر ایک جملے میں اس کا جواب دیا جائے تو یہ ہوگا: "ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی خالصۃً اسلامی اصولوں اور احکام کے مطابق ڈھال لینی چاہیے" یہ جواب جس قدر بادی النظر میں سادہ ہے۔ اپنی شرح میں اسی قدر پیچیدہ، دوررس اور ظہورِ امام علیہ السلام کے زمانے سے مربوط بھی ہے۔

ہم اپنی بات کی ابتدا یہاں سے کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام کون ہیں؟ اور آپ ظہور کے بعد کیا کام سرانجام دیں گے؟ ان سوالات کے جوابات دعائے ندبہ

سے حاصل کرنے چاہئیں جو معتبر ترین ماخذ میں روایت ہوئی ہے۔

اس دعا کی ابتداان ہادیوں کے تذکرے سے ہوتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے بھیجا جو زہد و وفا کے راستے سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقرب اور اس کی وحی کے حقدار قرار پائے۔ لہذا ان پر انعامات کی بارش ہوئی۔ اور انہیں اللہ تبارک و تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ بنایا گیا۔ یعنی کہ ان کی تعلیمات اور کردار کی پیروی تقرب الٰہی عطا کرنے والی ہے۔ بالکل اسی معانی میں جس میں نماز اور روزہ تقرب الٰہی عطا کرتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اختصاصات کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کے اوصیاء کا بھی بیان ہے اور اس سلسلۂ ہدایت کے قیام کی وجہ یہ بتائی گئی ہے:

و تخیرت له اوصیاء مستحفظا بعد مستحفظ من مدة الی مدة اقامة لدینک و حجة علی عبادل و لئلا یزول الحق عن مقره و یغلب الباطل علی اهله ولا یقول احد لولا ارسلت الینا رسولا منذرا اقمت لنا علما هادیا فنتبع ایاتک من قبل ان نذل و نخزیٰ

تاکہ ایک مدت سے دوسری مدت تک یکے بعد دیگرے شریعت کی حفاظت کریں۔ تیرے دین کو قائم کریں۔ تیرے بندوں پر حجت بنے رہیں تاکہ دین اپنے مرکز پر جما رہے اور باطل اہلِ حق پر غالب نہ آسکے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے اگر تو ہماری طرف ڈرانے والا رسول بھیج دیتا اور ہمارے لیے ہدایت کے پرچم قائم کر دیتا تاکہ ہم تیرے آیات کی پیروی اپنے ذلیل و خوار ہونے سے پہلے کر لیتے۔ یہی جملے

زمانے میں امام یا وحیِ رسولؐ کی موجودگی کو ثابت کرتے ہیں۔ گویا انبیاء و رسل اور اماموں کا کام یہ ہے کہ دین کو قائم رکھیں اور اسے مرکز پر جما کر رکھیں۔ یہاں یہ جملہ قابلِ غور ہے کہ یہ نہیں فرمایا کہ اہلِ باطل اہلِ حق پر غالب نہ آجائیں بلکہ فرمایا کہ باطل اہلِ حق پر نہ چھا جائے۔ یعنی جو لوگ حق کی پیروی کرنے والے ہیں وہ باطل کی پیروی شروع نہ کردیں۔

ان جملوں کے بعد اشرف الانبیاء ختم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور آپ کی صفات و اختصاصات کا بیان ہے اور یہ کہ دین اسلام تو غالب ہونے کے لیے بھیجا گیا ہے یعنی یہ غالب ہو کر رہے اور جس طرح انبیائے ماسبق کے اوصیا و جانشین ہوئے اسی طرح نبی کریمؐ کے اوصیا و جانشین مقرر کیے گئے یعنی اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم جنہیں معصوم و پاک و پاکیزہ بنایا گیا اور ان کی محبت و مودت کو اجرِ رسالت قرار دیا گیا۔ پھر خصوصیت سے حضرت علی علیہ السلام کی خلافت و امامت کا تذکرہ ہے اور آپ کے اختصاصات کا بیان ہے اور یہ کہ کس طرح آپ کے بارے میں دو گروہ ہوئے۔ جن میں سے ایک نے آپؑ کے خلاف سازشیں کیں۔ بدر، احد، خیبر اور حنین کے بدلے لینے کی کوشش کی اور آپ کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا۔ جبکہ دوسرے گروہ نے قلیل ہونے کے باوجود آپ کی نصرت کی۔ حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ جیسی ہی عظیم شخصیات ہیں جن کے فقدان پر آنسو بہانا چاہیے۔ نالہ و شیون کرنا چاہیے۔ آہ و فغاں کرنی چاہیے۔

مومن وہ ہے جو غیبتِ امام علیہ السلام کے زمانے میں ہدایت کی نامیسری پر اپنے ہادیوں کو اور اماموں کو یاد رکھتا ہے اور گھبرا گھبرا کر یاد کرتا ہے کہ امام حسینؑ کی اولاد میں وہ آئمہ کہاں گئے جو ہماری ہدایت کا ذریعہ تھے۔

دعائے ندبہ کے یہ جملے "أين اعلام الدين و قواعد العلم اين بقية الله التى لا تخلوا من العترة الهادية اين المعد لقطع دابر الظلمة اين المنتظر لاقامة الامت و العوج اين المرتجى لازالة الجور والعدوان اين المدخر لتجديد الفرآئض والسنن اين المتخير لاعادة الملة والشريعة اين المؤمل لاحيآء الكتاب و حدوده اين محيى معالم الدين و اهله اين قاصم شوكة المعتدين اين هادم ابنية الشرك والنفاق اين مبيد اهل الفسوق والعصيان والطغيان اين حاصد فروع الغى والشقاق اين طامس آثار الزيغ والاهوآء اين قاطع حبآئل الكذب والافترآء اين مبيد العتاة والمردة اين مستاصل اهل العناد والتضليل والالحاد اين معز الاوليآء و مذل الاعدآء اين جامع الكلمة على التقوىٰ اين باب الله الذى منه يوتىٰ اين وجه الله الذى اليه يتوجه الاوليآء اين السبب المتصل بين الارض والسمآء اين صاحب يوم الفتح و ناشر راية الهدىٰ اين مؤلف شمل الصلاح والرضا اين الطالب بذحول الانبيآء و ابنآء الانبيآء اين الطالب بدم المقتول بكربلآء اين المنصور على من اعتدى عليه وافترىٰ اين المضطر الذى يجاب اذا دعىٰ اين صدر الخلآئق ذوالبر والتقوىٰ"

امام زمانہ علیہ السلام کے دورِ ظہور کا بہترین تعارف بھی ہیں اور ہمارے لیے آئینہ بھی تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ ہم میں تو وہ باتیں نہیں پائی جاتیں کہ جن کی وجہ سے حضرت کی ضربِ شدید کا پہلا نشانہ ہم ہی ہوں۔ ان جملوں کا ترجمہ یہ ہے کہ " یہ دین کے پرچم اور علم کے ستون کہاں ہیں؟ ہدایت کی ذمہ داری عترتِ طاہرہ میں

سے بقیۃ اللہ کہاں ہیں جن کے وجود سے زمین خالی نہیں رہ سکتی۔ کہاں ہیں وہ جن کو اللہ نے ظالموں کی جڑ کاٹنے کے لیے فراہم کیا تھا؟ وہ کہاں ہیں جن کا انتظار امت کو سیدھا کرنے اور برائیوں کو دور کرنے کے لیے کیا جارہا ہے؟ وہ کہ جن سے امید ہے کہ جور وستم، ظلم و تعدی کو دور کریں گے۔ وہ کہاں ہیں؟ وہ کہاں ہیں جو فرائض اور سنتوں کی تجدید کرنے کے لیے محفوظ ہیں؟ وہ کہاں ہیں جنہیں عقیدے اور شریعت کے اعادے کا اختیار دیا گیا ہے؟ کہاں ہیں وہ جن سے کتاب خداوندی اور اس کے حدود کی احیا کی امید ہے؟ تعلیمات دین اور اہل دین کا احیا کرنے والے کہاں ہیں؟ سرکشوں کی شان و شوکت مٹانے والے، شرک و نفاق کے محلوں کو گرانے والے، فاسقوں، نافرمانوں اور سرکشوں کو ہلاک کرنے والے، گمراہی اور نفرت کی شاخوں کو کاٹنے والے کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ جو باطل اور ہوا و ہوس کے آثار کو مٹا دیں گے؟ کہاں ہیں وہ جو کذب و افتراء کے حیلوں کو کاٹ ڈالیں گے؟ متکبروں اور سرکشوں کو ختم کرنے والے کہاں ہیں؟ دشمنوں، گمراہوں اور ملحدوں کو برباد کرنے والے کہاں ہیں؟ اپنے دوستوں کو عزت بخشنے والے اور اپنے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرنے والے کہاں ہیں؟ لوگوں کو کلمۂ تقویٰ پر اکھٹے کرنے والے، اللہ تک پہنچنے کا دروازہ کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ وجہ اللہ جن کی طرف اولیاء خدا کی توجہ رہتی ہے؟ ارض و سماوات کے درمیان جو سبب متصل ہے وہ کہاں ہے؟ وہ کہاں ہے جو ہدایت کا پرچم لہرانے والا اور یومِ فتح کا حکمران ہے؟ کہاں ہے وہ جو کہ صلاح و رضا کے ساتھ لوگوں کے معاملات درست کرے گا؟ وہ کہاں ہے جو انبیاء اور ان کی اولاد اور کربلا میں شہید ہونے والوں کے خون کا بدلہ لے گا؟ کہاں ہے وہ فاتح جن پر لوگ ظلم، زیادتی اور افتراء کریں گے؟ کہاں ہے وہ جو لوگوں کی حالت پر مضطرد

پریشان ہے کہ لوگ اسے پکاریں تو وہ جواب دیتا ہے؟ کہاں ہے وہ صاحب نیکی و تقویٰ جو مرکز خلائق ہے؟

اگر ہم ظالم و جابر ہیں، سرکش اور ستم گر ہیں تو امام علیہ السلام کی ضرب ہم پر پڑے گی۔ اگر ہم فرائض اور سنن سے غافل ہیں یا ان کے قیام میں مزاحمت کرنے والے ہیں تو امامؑ کی ضرب ہم پر پڑے گی اور اگر ہمارا عقیدہ درست نہیں اور ہم شریعت سے دور یا اس کی راہ میں مزاحم ہیں تو امام علیہ السلام کے غضب کا نشانہ ہم بنیں گے۔ اگر ہم کتاب خدا اور اس کی قائم کردہ حدود کا لحاظ نہیں کرتے تو امام علیہ السلام ہمیں ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ تعلیمات دین اور اہالیان دین کا احیا فرمانے والے ہیں۔ اگر ہم نے سرکش ہو کر شان و شوکت حاصل کی ہے تو حضرت ہمیں مٹا دیں گے۔ اگر ہم شرک اور نفاق میں مبتلا ہیں تو آپ ہمیں بیخ و بن سے اکھاڑ دیں گے۔ اگر ہم فاسق و نافرمان ہیں تو ہماری تباہی آپؑ کے ہاتھوں ہوگی۔ گمراہی اور نفرت کی جڑوں اور شاخوں کو آپ کاٹ ڈالیں گے۔ اگر ہماری زندگی کی بنیاد ہوا و ہوس اور باطل ہے تو آپؑ کی مزاحمت کا ہمیں سامنا کرنا ہوگا۔ نہ ہمیں ہمارے جھوٹے دعوے بچا سکیں گے نہ کذب و افتراء۔ اگر ہمارے افعال اسلام دشمنی پر مبنی ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔ دین کے نہ ماننے والے ہیں تو امام علیہ السلام کی ضرب سے ہم بچ نہیں سکتے۔

عزیزو! جب ہم ان جملوں پر نظر کرتے ہیں اور پھر اپنے کرداروں، اعمال، عقائد و نظریات پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سب سے بڑے دشمن امام زمانہ علیہ السلام ہوں گے۔ ان کی زبردست مخالفت کا سامنا ہمیں کرنا پڑے گا اور کیونکہ وہ وصی رسول ہیں۔ نمائندہ خداوندی ہیں جنہیں تائید الٰہی حاصل ہے تو ہم

آپ سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اگر ہم ایسے ہی رہے تو آپ کے ہاتھوں تباہ و برباد ہونا ہی ہمارا مقدر ہوگا۔

لہٰذا اپنے اعمال و کردار نیز عقائد کو سدھانے کے لیے ہمیں قران و اہلبیت کی طرف رجوع کرنا چاہیے ان کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو کتاب و سنت اور اس کے حدود کا دفاع کرنے والے اور انہیں قائم کرنے والے ہیں جو لوگوں کو کلمہ تقویٰ پر جمع کرنے والے، قرب الٰہی کا ذریعہ اور وجہ اللہ ہیں۔ جو نبی کریمؐ، خدیجۃ الکبریٰ، فاطمہ زہراؑ، علی مرتضیٰ، حسن مجتبیٰ، حسین مظلوم کربلا کے فرزند ہیں۔ اسی طرح ہم اللہ تعالیٰ کے اس غضب سے بچ سکتے ہیں جو امام زمانہ علیہ السلام کی صورت میں ہم پر ہماری بداعمالیوں، کفر، شرک اور نفاق کے ذریعے آنے والا ہے۔

آپ کی ذاتِ والا صفات ایک جراح کی نشتر کی طرح ہے جو سرطانی پھوڑے کو کاٹتا ہے تو بے انتہا تکلیف ہوتی ہے لیکن بالآخر آرام آتا ہے اور مریض اس جراح کو دعائیں دیتا ہے کہ اس نے کس اذیت سے نجات دلائی اور اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اس سرجن کی توفیقات میں اضافہ فرمائے تاکہ دکھی انسانیت کی تکالیف اس کے ہاتھوں سے کم ہوں۔ اسی طرح دعائے ندبہ کے آخر میں امام مہدی علیہ السلام اور خود اپنے لیے دعا مانگی گئی ہے:

اللھم و اقم به الحق وادحض به الباطل و ادل به اولیآئک و اذلل به اعدآئک و صل اللھم بیننا و بینه وصلة تؤدی الی مرافقة سلطه واجعلنا ممن یأخذ بحجزتھم و یمکث فی ظلھم و اعنا علی تادیة حقوقه الیه والاجتھاد فی طاعته و اجتناب معصیته وامنن علینا برضاه و ھب لنا رافته و رحمته و دعآئه و خیره مانال به سعة من

رحمتک و فوزا عندک واجعل صلوتنا به مقبولة و ذنوبنا به مغفورة ودعآئنا به مستجابا واجعل ارزاقنا به مبسوطة و هومنا به مکفیة و حوآئجنا به مقضیة و اقبل الینا بوجهک الکریم واقبل تقربنا الیک وانظر الینا نظرة رحمیة نستکمل بها الکرامة عندک ثم لا تصرفها عنا بجودک و اسقنا من حوض جده صلی اللہ علیه و آله بکاسه و بیده ریًا و رویًا هنیئا سآئغا لاظما بعده یا ارحم الراحمین

پروردگاران کے ذریعے سے تو حق کو قائم فرما۔ آپ کے ہاتھوں باطل کو مٹا دے۔ ان کے ذریعے اپنے دوستوں کی راہنمائی فرما۔ اپنے دشمنوں کو ان کے ذریعے ذلیل فرما۔ پروردگار ہمارے اور ان کے درمیان ایسا رابطہ اور وسیلہ قرار دے جو ہمیں ان کے آباء و اجداد سے متصل کردے اور ہمیں ایسا بنادے جو ان کے دامن سے متمسک اور ان کے زیر سایہ ہوں۔ ان کے حقوق کو ادا کرنے میں تو ہمارے مدد فرما اور اس میں ہم ان کی اطاعت میں انتہائی کوشش کریں۔ ان کی نافرمانی سے بچیں۔ نیز یہ کہ آپ کی رضا کے لیے ہم پر احسان فرما اور ہمیں ان حضرت کی مہربانی، رحمت، دعا، حسن وسلوک عطا فرما۔ جس کے ذریعے، جس کی وجہ سے ہم تیری وسیع رحمت کو حاصل کرسکیں اور تیرے نزدیک رستگار ہوں۔

پروردگار ان کے ذریعے ہماری نمازوں کو قبول فرما۔ آپ کے ذریعے ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما۔ آپ کے ذریعے ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ آپ کے ذریعے ہمارے رزق میں کشادگی فرما اور ہمارے ہموم و افکار کو دور فرما۔ آپ کے ذریعے ہماری حوائج کو پورا فرما اور ہماری طرف اپنا رخ رحمت موڑ دے۔

پروردگار تیرے تقرب کے لیے ہماری کوششوں کو قبول فرما اور ہماری طرف

نظر رحمت فرما تا کہ تیرے نزدیک مکرم ہونے کی ہماری خواہش کی تکمیل ہو۔ پھر اپنی عطاو بخشش کے صدقے اس نظر رحمت کو ہم سے پھیر نہ لینا پروردگار ہمیں امام زمانہ علیہ السلام کے جد محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے سیراب فرما۔ انہیں کے ساغر سے انہیں کے دست مبارک سے خوشی خوشی ہشاش بشاش ہو کر ہمیں پھر کبھی پیاس نہ لگے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے!

واضح ہو کہ ہماری صرف وہی نمازیں قبول ہوں گی جو آپ کی تعلیمات کے مطابق ہوں نہ کہ اپنی طرف سے اضافوں کے ساتھ۔ آپ کی اطاعت سے ہمارے گناہوں کی مغفرت ہوگی اور ہم مومن بن کر اس لائق ہوں گے۔ ہماری دعائیں اللہ قبول فرمائے۔ ہمارے رزق میں اللہ اضافہ فرمائے۔ ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ ہماری حاجتوں کو اللہ پورا فرمائے اور اپنا رخ رحمت ہمارے طرف موڑ دے۔

آپ کی اطاعت، محبت، مودت، اتباع اخلاص کے ساتھ تو ہم وہ لطف پیدا کرسکتے ہیں جس کا ذکر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے تذکرے میں قرآن میں فرمایا ہے کہ جب وہ تسبیح فرماتے تھے تو بعض موجودات ساتھ ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

من مات و لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ کا مقصود یہ ہے کہ امام و تعلیمات امام سے دوری و عدم اتباع اور کفر و جاہلیت میں کوئی فرق نہیں۔

و من مات علی حب محمد و آل محمد فقد مات شھیدا کے معنی یہ ہیں کہ جو اطاعت محمد و آل محمد میں مرتا ہے وہ ان کی تعلیمات کی حقانیت کے

گواہ کے طور پر مرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ایسی ہی موت و ایسی ہی زندگی بخشے جو امام زمانہؑ کی تعلیمات کے مطابق واقع ہو۔

سُورَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۗ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۗ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۧ

ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے جو سب پر اور مسلسل رحم کرنیوالا ہے
ہم نے اسے قدر و منزلت والی رات میں اتارا۔ کیا تمہیں اس شبِ قدر کی حقیقت کی خبر ہے؟ یہ ایک شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے کیونکہ اس میں ملائکہ اور روحِ قدس اپنے رب کی اجازت سے ہر حکم لے کر نازل ہوتے ہیں، یہ سلامتی کی رات ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جائے۔

یہ شب ہر سال رمضان کے آخری عشرے میں آتی ہے۔ فرشتے اور روحِ قدس اپنے رب کی طرف سے احکام لے کر طلوعِ فجر تک آتے رہتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ زمین پر ان احکام کو وصول کون کرتا ہے؟

"جو مر گیا بغیر معرفتِ امام وہ جاہلیت کی موت مرا"

(الحدیث)

چند وضاحتیں

یہ کتاب بنیادی طور پر علم الحدیث سے متعلق ہے لہذا اس میں اثنائے تحریر بہت سی اصطلاحات علم الحدیث کی آگئی ہیں۔ جن کو سمجھے بغیر کتاب کے مندرجات کو مکمل طور پر سمجھنا عام قاری کے لیے ممکن نہیں لہذا ہم نے یہاں ان کی وضاحت ضروری خیال کی یہ بات مدنظر رہے کہ ان توضیحات کو اہلسنت علماء و محدثین سے اخذ کیا گیا ہے۔ان اصطلاحات کی دو قسمیں ہیں (۱) کتب حدیث سے متعلق (۲) سند حدیث سے متعلق پہلے ہم کتب حدیث کے متعلق اصلاحات کی وضاحت کرتے ہیں اس سلسلے میں صحیح، مسند اور سنن کے الفاظ زیادہ استعمال ہوئے ہیں بعض جوامع کا ذکر بھی ہم نے کیا ہے۔ 'جامع' محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس میں مقررہ آٹھ قسم کی احادیث پائی جائیں یعنی عقائد' احکام' رقاق' کھانے' پینے' وسفر وحضر اور نشست برخاست کے آداب' تفسیر اور تاریخ وسیر' فتنوں سے متعلق اور فضائل ومناقب پر مشتمل ہوتی ہیں انہیں موطاء' صحیح بخاری' صحیح مسلم' جامع الاصول جمع الجوامع وغیرہ داخل ہیں۔ السنن وہ کتاب ہے جس میں کتاب الطہارت سے وصایا تک احادیث موجود ہوں۔ یہ فقہی ترتیب پر ہوتی ہیں جیسے ابن ماجہ' ابوداؤد اور نسائی ان چھ کتابوں کو ملا کر صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

مسند وہ کتاب ہے جس میں مختلف موضوعات پر راویوں کی روایات راویوں کے نام کے اعتبار سے ایک جگہ جمع کر دی جاتی ہیں مثلاً احمد بن حنبل میں حضرت ابو بکر کی روایات ایک جگہ حضرت عمر کی ایک مقام پر اور حضرت علی کی ایک مقام پر جمع ہیں۔ مسند احمد کے علاوہ مسند ابو یعلی موصلی 'مصنف عبدالرزاق' مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ اور مسند عبد ابن حمید مسند ابوداؤد طیالسی وغیرہ کے حوالے ہم نے دیئے ہیں۔

سند حدیث پر بنیاد رکھتے ہوئے رواتیوں کی وضاحت میں یہ اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں متواتر وہ حدیث ہے جس کی روایت کرنے والے ہر زمانے میں اتنے کثیر ہوں کہ ان کا جھوٹ بولنا عقلا محال ہو۔ مرفوع وہ حدیث ہے جس میں آنحضرتؐ کے قول فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔ مشہور وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقے میں تین سے کم نہ ہوں صحیح وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی عادل کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو حسن وہ حدیث ہے جس کے راوی صرف ضبط میں کچھ ناقص ہوں باقی صحیح والی شرائط پوری ہوں ضعیف وہ حدیث ہے جس کے راویوں میں صحیح اور حسن کے شرائط نہ ہوں موضوع وہ حدیث ہے جس کے راوی پر نبی کریمؐ کی حدیث کے سلسلے میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو۔ متصل وہ حدیث ہے جس کی سند میں راوی پورے مذکور ہوں مسند وہ حدیث ہے کہ اس کی سند آنحضرت تک متصل ہو منقطع وہ حدیث ہے جس کی سند پوری نہ ہو بلکہ راوی ساقط ہوں مرسل وہ حدیث جس کی سند سے آخر میں کوئی راوی ساقط ہو جیسے تابعی آنحضرتؐ سے روایت کرے اور صحابی کا نام نہ لے جس کے ذریعے وہ خود روایت کرتا ہے۔

سند میں عن براہ راست سننے پر دلالت کرتا ہے۔ ثنا کی علامت حدثنا کا مخفف ہے یعنی ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی۔ صرف ''نا'' کی دلالت اخبرنا کے لیئے ہے یعنی ہمیں خبر دی۔

تمت

بعون اللہ العزیز الحکیم

مصنف کی دیگر تصانیف

- ☆ سیرت وسوانح امام رضا علیہ السلام
- ☆ سیرت وسوانح امام محمد تقی علیہ السلام
- ☆ تحفۃ المومنین، دعاؤں کا مجموعہ
- ☆ تحقیقِ حدیثِ غدیر
- ☆ امام جعفر صادقؑ اوران کا عہد
- ☆ مذہب اور معاشرہ
- ☆ قرآن: حیرت انگیز کتاب
- ☆ نورِ ہدایت ترجمہ مصباح الشریعۃ
- ☆ امام مہدی علیہ السلام احادیثِ رسولؐ کی روشنی میں
- ☆ Imam Mehdi (as) and the Traditions of Holy Prophet
- ☆ Quran Explained vol.1, (Al-Fateha & Al-Baqarah)